نقشبندی کشکول

سوانح حیات

حضرت مولانا سیّد عبداللہ شاہ صاحب بونیریؒ

نقشبندی، مجدّدی، غفوری

مُرتّبہ

نصیر حسین رحمۃ اللہ علیہ، نقشبندی غفوری

ناشر

لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

نقشبندی کشکول

سوانح حیات

حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب بونیری
نقشبندی مجددی غفوری

خلیفہ مجاز
قطب العالم حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی

مرتبہ
جناب نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوری رحمہ اللہ

ملنے کا پتہ
ادارۂ غفوریہ
۵۹ سلیم ہاؤسنگ پروجیکٹ شاہ فیصل کالونی ۳ کراچی ۲۵

کتاب ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ دیوبند ۔ محلہ جنگی ' عقب قصہ خوانی ۔ پشاور

۲۔ مکتبہ رحمانیہ ۔ محلہ جنگی ' عقب قصہ خوانی ۔ پشاور

۳۔ مکتبہ کوہاٹ ۔ ہوں بازار ۔ کوہاٹ

۴۔ ادارۂ اسلامیات ۔ انارکلی بازار ۔ لاہور

۵۔ ادارہ تالیفات اشرفیہ ۔ بیرون بوہڑ گیٹ ۔ ملتان

۶۔ مکتبہ سعیدیہ ۔ بیرون بوہڑ گیٹ ۔ ملتان

۷۔ کتبخانہ مظہری ۔ گلشن اقبال ' کراچی

۸۔ بیت القرآن ۔ اردو بازار ۔ کراچی

۹۔ ادارۃ القرآن ۔ لسبیلہ چوک ۔ کراچی

۱۰۔ مکتبہ نعمانیہ (اقبال نعمانی صاحب) صدر ۔ کراچی

۱۱۔ اقبال بکڈپو ۔ صدر ۔ کراچی

۱۲۔ دارالاشاعت ۔ اردو بازار ۔ کراچی

۱۳۔ جامعہ احسن العلوم ۔ گلشن اقبال ۔ کراچی

۱۴۔ مکتبہ دارالعلوم ۔ کورنگی ۔ کراچی

۱۵۔ اسلامی کتب خانہ ۔ بنوری ٹاؤن ۔ کراچی

مطبوعہ : ایجوکیشنل پریس ۔ ادب منزل پاکستان چوک ۔ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسافر آخرت

شیخ کامل شیخ العلماء والمشائخ حضرت نصیر حسین صاحب نقشبندی غفوریؒ

کا سانحہء ارتحال۔

تقریباً ۱۴ ماہ کی طویل علالت کے بعد ۱۹/دسمبر ۱۹۹۸ء مطابق ۲۹ شعبان المعظم ۱۴۱۹ھ بروز ہفتہ دار فانی سے رحلت فرما گئے' آپ سلسلہ نقشبند کے ایک کامل شیخ طریقت تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی۔ نماز جنازہ آپ کے خلیفہ مجاز' مدرسہ گلشن عمر سہراب گوٹھ کے ناظم اعلی جناب حضرت قاری مفتاح اللہ صاحب نے پڑھائی۔

شیخ محترم اپنے اسلاف کا صحیح نمونہ تھے۔ کتاب ہذا "نقشبندی کشکول" حضرت مرحوم کی آخری تصنیف ثابت ہوئی جو کہ وصال سے ایک ماہ بعد شائع ہوئی۔ علاوہ عبادت الہی اور ذکر واذکار کے آپ کا انہماک کتب بینی اور تصنیف و تالیف میں روز اول سے مثالی تھا۔ سلسلہ نقشبند کی اشاعت و تبلیغ کیلئے اپنے آپ کو ہمہ تن وقف کر رکھا تھا۔ ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کر کے حیات روحانی بخشی۔ کراچی اور کراچی سے باہر ملک کے دور دراز حصوں میں ذکر و فکر کے حلقے قائم کر کے نقشبندی خانقاہیں قائم کیں' چنانچہ خرابئی صحت کے باوجود سلسلہ کے فروغ کیلئے افغانستان کا تبلیغی سفر کیا۔ جہاں جلال آباد اور کابل کے گورنروں نے والہانہ انداز سے آپ کا استقبال کیا۔

آپ کی شخصیت اتباع سنت ' استغنا ' تواضع اور خوش اخلاقی کا پیکر تھی۔

دیکھنے والا اول تو مرعوب ہو جاتا مگر تھوڑی دیر بعد نزدیک آنے پر سراپا گردیدہ ہو جاتا۔

آپ کا وصال فطری طور پر تمام مریدین اور عقیدت مندوں کیلئے باعث اضطراب اور صدمہ بنا، مگر رضا و تسلیم بندۂ مومن کی صفت ہے۔ ہر ذی حیات کی غایت موت ہی ہے۔ مگر کاملین کی موت کی بھی عجیب ہی شان ہوتی ہے۔

ویسے تو حیرت انگیز واقعات بے شمار ہیں مگر ایک خاص بات جو بدیہی طور پر اتباع سنت ہی کی ایک برکت قرار دی جاسکتی ہے کہ تدفین کے وقت ایک عجیب قسم کی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔ عین وصال کے وقت آسمان کی طرف نگاہِ مبارک اٹھائی پھر مسکرائے اور ساتھ ہی بلند آواز میں لآ الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھ کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ ساری عمر اللہ اللہ کرنے کرانے میں گزاری تھی۔ بہر حال تفصیل کا یہ موقع نہیں انشاء اللہ مناسب وقت پر اس قطب زماں کے حیرت انگیز واقعات کتابی شکل میں منظر عام پر لانے کی کوشش کی جائے گی۔

رب کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور اس صبر جمیل پر سب کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

رفت از دنیا آں قطب زماں — پیر کامل خواجہ نصیر حسین

مقتدائے عارفان نقشبند — پیشوائے رہبر ہر متقی۔

کتبہ الفقیر

حاجت خان نقشبندی

(خلیفہ مجاز حضرت نصیر حسینؒ)

۲۶ دسمبر ۱۹۹۸ء

فہرست

نقشبندی کشکول
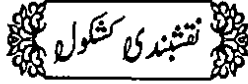
سوانح حیات

حضرت مولانا سیّد عبداللہ شاہ صاحب بونیری رحمۃ اللہ علیہ

تفصیل تلاوت ختمات مذکورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّلین

سلسلۂ نقشبندیہ کی تعریف

طریقۂ عالیہ نقشبندیہ خلیفہ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جاری ہے جن کا ایمان تمام اُمت کے ایمان سے بھاری اور حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام عُمر کی نیکیوں سے ان کی ایک نیکی بہتر فرمائی ہے' غرضیکہ اُمت میں بالاتفاق بعد انبیائے کرام علیہم السلام کے آپ کا مرتبہ ہے کہ جمعہ کے روز ہر مُلک میں ہر خطیب ممبر پر یہ پڑھتا ہے خَیْرُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِیَآءِ بِالتَّحْقِیْقِ حَضْرَتُ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔

سلسلۂ نقشبندیہ کا نام حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے جاری ہوا ہے جو کہ امام الطریقت ہیں۔ آپ حضرت امیر کلال

رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں اور علم طریقت میں مرتبہ اجتہاد کو پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے روزِ ازل سے اُمت کیلئے آسانی کرنے والا پیدا فرمایا تھا۔ جب آپ نے صوفیہ کے طریقوں میں طالبین حق کو دیکھا اور سنا کہ کسی نے سالہا سال سے سونا ترک کر دیا ہے اور کسی نے شب کو جاگنا اور دن کو روزہ رکھنا اختیار کیا ہے اور کسی نے دو ختم کلام اللہ روز پڑھنا مقرر کر رکھا ہے اور کسی نے پانچ سو رکعتیں روز پڑھنا اپنا معمول بنایا ہوا ہے کسی نے ایک کمبل میں تیس تیس' چالیس چالیس برس گزارے ہیں کسی نے اسی برس تک آسمان کی طرف نہیں دیکھا کسی نے پیر پھیلانا موقوف کر دیا۔ کوئی بوجہ ضعف پیری یا بیماری کے صوفیہ کرام کے مذکورہ اذکار ادا کرنے سے مجبور و معذور ہے اور وقت اس کا غفلت میں گزرتا ہے اور ارشادِ حق جل و علیٰ شانہ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِكُمْ (اللہ کا ذکر کرو کھڑے' بیٹھے' لیٹے (ہر حال میں) کی تعمیل میں قاصر ہے اور وقت بیکار جاتا ہے تو كُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهٖ نے ظہور پکڑا نوشتہ روزِ ازل نے حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ مبارک میں جوش پیدا کیا اور آپ سربسجود ہو کر خُدا کی جناب میں عرض کرنے لگے' الٰہی اُمت کے قویٰ ضعیف ہو گئے' سختی کھینچنے اور برداشت کرنے کی ان میں ہمت و قوت نہ رہی' زمانہ خیر و برکت نبوت کا ان سے دور ہوتا جاتا ہے' اپنے فضل سے مجھ کو ایسا طریق عنایت فرما جو کہ آسان ہو اور تجھ تک جلد پہنچنے والا ہو۔

پندرہ روز تک آپ سجدہ میں گریہ و زاری کرتے رہے۔ صرف نماز باجماعت اور حوائج ضروری کو حجرہ سے باہر تشریف لاتے۔ پندرھویں روز

دریائے رحمت الٰہی موجزن ہو کر الہام ہوا کہ اے محمد بہاؤ الدین ہم تجھ کو وہ طریق عنایت فرماتے ہیں کہ جو ہمارے حبیب کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں تھا یعنی وقوف قلبی اور اتباع سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آپ نے اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کیا اور سجدہ سے سر اُٹھایا اور اس طریق جدید کو رواج دیا۔

بفضل تعالیٰ اس طریق نے ایسی ترقی کی کہ اب کروڑوں آدمی اس سلسلۂ مبارک میں ہیں اور بوجہ قبولیت مثل آفتاب کی روشنی کے طریقہ نقشبندیہ تمام روئے زمین پر پھیل گیا۔ ملک روم، شام، کردستان، عرب، بخارا، ترکستان، کابل، چین، ہندوستان و پاکستان سب جگہ خلفاء و طلبۂ نقشبندیہ بکثرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور زیادہ کریں۔ آمین۔ انہی بزرگوں میں ایک بزرگ پاکستان کے شہر کراچی میں گزرے ہیں جن کا نام نامی حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی، مجددی، غفوری ہے۔ آپ نے سلسلۂ نقشبندیہ کی نشر و اشاعت میں شب و روز انتھک کوشش فرمائی اور بندگانِ خدا کی ایک کثیر تعداد آپ سے فیض یاب ہوئی۔

اہل اللہ کی زندگی اور ان کے ملفوظات کا مطالعہ کرنے سے انسان کی زندگی میں ایک بہت بڑا انقلاب برپا ہو جاتا ہے گمراہ ہدایت یافتہ ہو جاتے ہیں اور ہدایت یافتہ کو قربِ خداوندی میں ترقی کا شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ کسی کا کوئی شیخ نہ ہو تو وہ بزرگان دین کے ملفوظات کا مطالعہ کیا کرے یہ ملفوظات بزرگوں کی صحبت کا کسی حد تک بدل ہو جاتے ہیں۔

برادرانِ سلسلہ کے تقاضے پر اس فقیر سراپا تقصیر نے سیدی و مولائی حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات لکھنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس ناقص کوشش کو قبول فرمائے اور اس کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

ننگ اسلاف

نصیر حسین غفرلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت حضرت سیّد عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی غفوری رحمۃ اللہ علیہ

خاندانی حالات

سیدی و مولائی حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب کا تعلق پاکستان کے صوبہ سرحد کے علاقہ بونیر سے تھا۔ آپ کے گاؤں کا نام تورورسک ہے۔ آپ کے آباء و اجداد شروع شروع میں رستم میں رہائش پذیر تھے۔ بعد میں رستم کو چھوڑ کر مذکورہ گاؤں تورورسک میں رہائش پذیر ہوگئے۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے کراچی ہجرت فرمائی اور تاحین حیات یہیں مقیم رہے۔

ولادت

آپ کی ولادت باسعادت گاؤں تورورسک (بونیر) میں ۱۳۱۹ھ میں ہوئی۔

سلسلہ نسب

آپ ساداتِ حسینی میں سے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح پر ہے: حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (خانم اللہ) بن سید غلام نبی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بن سید نصیر احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ المعروف اخون بابا بن سید بھائی خان رحمۃ اللہ علیہ عرف کوٹکی بابا بن سید علی خان رحمۃ اللہ علیہ عرف الوخان بن سید احمد رحمۃ اللہ علیہ بن سید حسن علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ بن سید احمد مشوانی رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ بن سید علی رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد ایوب رحمۃ اللہ علیہ بن سید نائب رحمۃ اللہ علیہ بن سید نور الدین رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد ہاجر رحمۃ اللہ علیہ بن سید علی فرد الدین رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد حمزہ رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد علی رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد اصغر رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

بن سید موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ بن جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بن سید محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ بن سید زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ بن حضرت سید حسین رضی اللہ عنہ بن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ) بنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تعلیم و تربیت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی زمانہ توردرسک (بونیر) میں گزرا اور اسی علاقہ میں اردو، فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اوائل عمری میں رام پور (ہندوستان) تشریف لے گئے اور وہاں مدرسہ عالیہ (رام پور) میں داخلہ لیا۔ تمام درسی کتابیں وہیں پڑھیں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے وطن مالوف کی طرف رجوع فرمایا۔

انتقال پُر ملال

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمر شریف کا بڑا حصہ کراچی میں گزرا اور اکیانوے سال کی عمر میں مورخہ ۲۶ / جولائی ۱۹۹۱ء مطابق ۱۳، محرم الحرام ۱۴۱۲ھ (شب جمعہ) (بعارضہ قلب) داعئ اجل کو لبیک کہا اور ماڈل کالونی (کراچی) کے قبرستان میں آرام فرما ہوئے۔ آپ کا مزار پُر انوار زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

حلیہ شریف

سر مبارک پر بال نہیں رکھتے تھے۔ سفید رنگ کا گول عمامہ باندھتے تھے جو نہایت خوبصورت معلوم ہوتا تھا۔ یہ بات مشہور ہے کہ سادات خوبصورت ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حسینی النسب ہونے کے ناطے سے ظاہری حسن و جمال کا ایک نمونہ تھے۔ رنگت سفید سرخی مائل، پیشانی کشادہ، بھنوئیں صاف اور واضح، پلکیں گھنی، آنکھیں بڑی بڑی نہایت خوبصورت اور نورانی، ناک کھڑی، ہونٹ گلابی اور پتلے، داڑھی مبارک گول اور گھنی، بتیسی گول اور خوبصورت۔

جسم مبارک لمبا گداز اور قوی تھا۔ چلتے وقت قدم مبارک جلدی جلدی اُٹھاتے تھے۔ شانے پر بڑا رومال اور دست مبارک میں عصا ہوتا تھا۔ ہمیشہ سفید لباس استعمال فرماتے تھے۔ کرتا لمبا ڈھیلا نصف پنڈلی تک اور شلوار ڈھیلی ڈھالی ٹخنوں کے اوپر تک ہوتی تھی۔

تقویٰ و پرہیزگاری

تصویر کشی سے نفرت

ولی کے لیے تقویٰ شرط ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی تقویٰ و پرہیزگاری میں بسر کی۔ خلاف شرع بات نہ دیکھنا پسند کرتے تھے اور نہ سننا۔ تصویر کھینچنے اور کھنچوانے کو سختی سے منع فرماتے تھے (مجبوری کی صورت مستثنیٰ تھی مثلاً پاسپورٹ' شناختی کارڈ کے لیے فوٹو) شادی بیاہ کی دعوت قبول فرماتے تھے اور شرکت بھی فرماتے تھے لیکن بوقت نکاح اگر فوٹوگرافر فوٹو کھینچنے کی کوشش کرتا تو اس کو سختی سے ڈانٹتے تھے اور فوٹو نہ کھینچنے دیتے تھے۔

تقریب کتنے ہی معزز اور مالدار آدمی کی ہوتی آپ نہی عن المنکر کے فریضے کو ترک نہ فرماتے۔ اگر خاص الخاص خادم کی تقریب نکاح میں تشریف لے جاتے تو وہاں بھی کوئی رعایت نہ فرماتے۔ نکاح کے موقع پر ایک مرتبہ منع کرنے کے باوجود فوٹوگرافر فوٹو کھینچنے سے باز نہ آیا تو حضرت شاہ صاحب کا حسینی خون جوش میں آگیا اور اپنا عصا مبارک لے کر کھڑے ہوگئے اور اس کے ذریعے فوٹوگرافر کو فوٹو کھینچنے سے روکا۔

ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں آپ کے پیر و مرشد حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ تشریف فرما تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ساتھ تھے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مشہور مصری قاری عبدالباسط کے استاد تشریف فرما تھے'

عید کا موقع تھا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ قاری صاحب کو عید کی مبارکباد دینے کے لیے تشریف لے گئے تھے دیگر معززین بھی جمع تھے۔ اسی اثناء میں اچانک ایک فوٹوگرافر آیا اور اس نے تصویر کھینچی۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو فوٹوگرافر کی آمد کا پتہ نہ لگا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب پتہ لگا تو آپ نے کھڑے ہو کر اپنا رومال حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ انور کے سامنے کر دیا جس کی وجہ سے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تصویر نہ کھنچ سکی۔ بعد میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو سارا قِصّہ سنایا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قِصّہ سُن کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بہت دُعائیں دیں۔

(راقم) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔

آج کونسا گھر ہے جس میں کسی جاندار کی تصویر نہ ہو الا ماشاء اللہ۔ ہمارے گھر اللہ کی رحمتوں سے محروم ہوگئے۔ ٹی۔ وی' وی۔ سی۔ آر نے تو رہی سہی کسر پوری کر دی۔ ہمارے گھروں سے تلاوتِ قرآن اور اللہ کے ذکر کی آوازوں کے بجائے بیہودہ اور مخربِ الاخلاق گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔ ماں' بیٹیاں' بہو' بیٹے اور باپ اپنی حیاء و شرم کو بالائے طاق رکھ کر وی۔ سی۔ آر پر فحش اور عریاں مناظر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ نوجوان ٹی۔ وی پر ڈاکے اور چوری کے مناظر دیکھ کر عوام کو تختہ مشق بناتے ہیں۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ علماء و مشائخ نے بھی تصویری احکامات کو پس پشت ڈال دیا۔ منع کرنا تو درکنار باقاعدہ کھڑے ہو کر فوٹو کھنچواتے ہیں اور یہ فوٹو پھر اخبارات میں چھپتے ہیں۔ ایک عالم کے بھٹکنے سے ساری قوم بھٹک جاتی ہے جب عوام کو اس گناہ سے روکا جاتا ہے تو وہ علماء کے فعل کو حُجت بناتے ہیں۔ اسی لیے

بد عمل عالم کے لیے سخت سے سخت وعیدیں احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے اور قیامت کے دن کی رسوائی سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔
"مُسلمانان درگور و مُسلمانی در کتاب۔"

پردہ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عورتوں کو پردہ کی بہت تاکید فرماتے تھے۔ عورتوں کی بڑھتی ہوئی بے حیائی، بے غیرتی اور بے پردگی سے بہت دلگیر رہتے تھے۔ ایک موقع پر فرمایا کہ نماز دن میں پانچ مرتبہ فرض ہے اور پردہ عورت پر ہر وقت فرض ہے۔ فقہاء نے فرمایا ہے کہ عورت جب گھر سے باہر بے پردہ نکلتی ہے تو جب تک وہ گھر کے اندر نہیں آجاتی اس پر اللہ کی لعنتیں برستی رہتی ہیں۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اپنے گھر میں بھی پردے کا بڑا اہتمام رہتا تھا۔ والدۂ روحانی کسی مرید کے گھر تشریف نہیں لے جاتی تھیں۔ ساری زندگی گھر کی چار دیواری اور پردہ میں گزاری اور اسی پردہ کی حالت میں دُنیا سے پردہ فرمایا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں آرام فرما ہو گئیں۔

مستورات اگر بیعت ہونے کا ارادہ ظاہر کرتیں تو ان کو پردہ میں بیعت فرماتے تھے۔ پگڑی مبارک اندر زنان خانے میں بھیج دیتے تھے۔ عورتیں اس کو پکڑ کر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل ہوتی تھیں۔

(راقم) دُنیا پرست پیروں نے سلسلوں کو بہت بدنام کیا ہے۔ عورتوں کو بے پردہ سامنے بٹھا کر بیعت کرتے ہیں اور ان کو سمجھاتے ہیں کہ پیر روحانی باپ ہوتا ہے اس سے پردہ کی ضرورت نہیں۔ صحابیات تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پردہ کریں اور ان پیر صاحب سے پردہ کی ضرورت نہیں۔ العیاذ باللہ۔ یہ عورتیں عقیدت کے جوش میں پیر صاحب کے پیر بھی دباتی ہیں۔

انہی شرعی بے ضابطگیوں کی وجہ سے کتنی جوان عورتیں اور بچیاں عصمت

سے محروم ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دین کے ڈاکوؤں سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ☆ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

مالِ حرام سے اجتناب

حلال روزی کے حصول کی بہت تاکید فرماتے تھے۔ فرماتے تھے جب تک پیٹ میں حلال روزی نہ جائے باطنی ترقی ممکن نہیں۔ حرام روزی سے دل میں ظلمت پیدا ہوتی ہے اور حلال روزی سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے۔ عبادت میں لذت پیدا ہوتی ہے۔ بنک کی نوکری کو حرام سمجھتے تھے اور اپنے منتسبین کو بنک کی ملازمت سے سختی سے منع فرماتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بنک کے ساتھ سودی لین دین کو سختی سے منع کرتے تھے اور زندگی میں کبھی بنک میں پیسہ نہیں رکھا۔ حلال روزی حاصل کرنے کے لیے حضرت شاہ صاحب نے شروع میں ایک گھی کی دکان کھولی تھی اور کافی مدت تک گھی کا کاروبار کرتے رہے۔

(راقم) آج نام نہاد پیران طریقت کسب کو عیب سمجھتے ہیں' پیری کے خلاف سمجھتے ہیں۔

ہمارے پردادا پیر حضرت مولانا فضل قریشی رحمۃ اللہ علیہ کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے خود ہل چلاتے تھے۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے کسب معاش کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں کی بکریاں اُجرت کے عوض چرائی ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنا کر فروخت کیا کرتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کاشتکاری کا پیشہ اختیار کیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس ملازمت کی۔

سیاست

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سیاست سے طبعی نفرت تھی بالخصوص آج کل کی سیاست جو جھوٹ، مکر و فریب کا مجموعہ ہے۔ علماء کو سیاست میں حصّہ لیتے دیکھتے تو بہت ناراض ہوتے۔ علماء کے اس موقف سے اتفاق نہ کرتے کہ وہ اسلامی حکومت لانے کے لیے سیاست میں حصّہ لیتے ہیں۔ فرماتے کہ یہ اسلام کے کمزور ہونے کے دن ہیں۔ اسلام دن بدن کمزور ہوتا جائے گا۔ اسلامی حکومت مہدی رضی اللہ عنہ کے آنے پر قائم ہوگی۔ علماء کو چاہیے کہ بجائے سیاست میں حصّہ لینے کے منبر رسول کو سنبھالیں ان کی عزت دین کی خدمت کرنے میں ہے۔

اپنے حضرت مولانا شیخ عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ اکثر بیان فرماتے "سیاست سراسر غلاظت ہے۔" حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے شکایت کی کہ آپ کا فلاں مرید سیاست میں حصّہ لیتا ہے اس پر آپ نے اپنے مرید کو تنبیہ فرمائی اور مذکورہ جملہ تحریر فرمایا کہ "سیاست سراسر غلاظت ہے۔"

نماز باجماعت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز باجماعت کی بہت پابندی فرماتے تھے۔ آخری عُمر میں بینائی برائے نام تھی اس پر بھی گھر سے مسجد پانچوں وقت نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ گرمی، سردی، برسات کوئی بھی موسم ہو آپ جماعت کی نماز نہ چھوڑتے تھے۔ آخر میں بینائی بالکل جواب دے گئی، بغیر کسی رہبر کے چل پھر نہ سکتے تھے۔ بایاں ہاتھ فالج کی وجہ سے ناکارہ ہو چکا تھا، اپنی طاقت سے نہ بیٹھ سکتے تھے اور نہ اُٹھ سکتے تھے۔ طرح طرح کے جسمانی امراض بھی تھے۔ ان تمام اعذار اور مجبوریوں کے باوجود حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پانچوں وقت نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے رہے۔ ایک خادم دست مبارک تھام کر مسجد لے آتا اور نماز کے بعد اسی طریقے سے گھر لے جاتا۔ مسجد پہنچنے کے بعد صف میں اپنی طاقت سے نہ بیٹھ سکتے تھے خادم

اپنے سینے سے لگا کر بٹھاتا تھا اور سینے سے لگا کر اُٹھاتا تھا۔ پیروں میں اتنی طاقت نہ تھی کہ خود سے بیٹھ سکیں اور کھڑے ہو سکیں۔

(راقم) حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو بھی جماعت سے نماز پڑھنے کی بہت تاکید فرماتے تھے۔ اگر کوئی جماعت کی نماز میں سستی کرتا تو بہت ناراض ہوتے تھے۔ کبھی عذر کی وجہ سے یہ عاجز فجر کی جماعت میں حاضر نہ ہوتا تو فوراً فون کے ذریعے یا کسی اور طریقے سے خیریت معلوم کرتے کہ کہیں سستی کی وجہ سے تو جماعت کی نماز نہیں چھوڑ دی۔

(راقم) حضور اکرم ﷺ نے جماعت کی نماز کو کبھی ترک نہیں فرمایا حتیٰ کہ مرض الوفات میں جب آپ ﷺ میں خود چلنے کی طاقت نہ رہی تو دو صحابہ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے سہارے پاؤں گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جو شخص جماعت کی نماز چھوڑ دیتا تھا آپ ﷺ کو اس پر سخت غُصّہ آتا تھا اور سخت سے سخت سزا دینے کو دل چاہتا تھا۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں " خُدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے' میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ ایک آدمی کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں' جب لکڑیاں جمع ہو جائیں تو نماز پڑھنے کا حکم دوں اور اس نماز کے لیے اذان کا حکم دوں' پھر کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔"

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مؤذن کی اذان سنے اور پھر بلا کسی عذر شرعی (جیسے خوف یا مرض) کے مسجد میں نماز باجماعت کے لیے حاضر نہ ہو تو جو علیحدہ نماز پڑھی ہے وہ قبول نہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا : "اگر کسی بستی یا جنگل میں تین مُسلمان ہوں اور باجماعت نماز نہ پڑھیں تو اُن پر شیطان غلبہ پا لیتا ہے لہٰذا جماعت کے ساتھ نماز

پڑھنے کی پابندی کرو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو گلہ (ریوڑ) سے الگ ہوتی ہے۔" (ابوداؤد، نسائی)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ سلف صالحین کا یہ دستور تھا کہ جس کی جماعت کی نماز چھوٹ جاتی تو سات روز تک اس کی ماتم پرسی کرتے۔

مہمان نوازی

اولیاء اللہ میں جہاں اور اعلیٰ اوصاف ہوتے ہیں ان میں ایک خاص وصف مہمان نوازی کا بھی ہوتا ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں مہمانی نوازی کی صفت بدرجہ اتم موجود تھی۔ شاید ہی کوئی دن ہو کہ مہمان سے خالی جاتا ہو۔ مہمان کے آنے سے کبھی طبیعت مبارک پر ملال نہ آتا تھا۔ کھانے کے وقت کھانا اور چائے کے وقت چائے پیش کی جاتی تھی۔ فرماتے تھے کہ مہمان اللہ کی رحمت ہے۔ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کتابوں میں لکھا ہے کہ مہمان گھر میں رحمتیں لے کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو گناہ لے کر جاتا ہے یعنی گھر والوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ایک کتاب کے حوالے سے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی کسی کے پاس مہمان جائے اور میزبان اس کی کوئی خاطر نہ کرے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے قبرستان گیا اور واپس آگیا۔

ایک مرتبہ فرمایا کہ باطنی فیض بھی مہمانی کے اعتبار سے ہے جس درجہ کا مہمان نواز ہوگا اسی درجہ کا فیض اس سے جاری ہوگا۔

پیرانی صاحبہ خوش دلی کے ساتھ ہمہ تن مہمانوں کی خدمت میں لگی رہتی تھیں۔ بعض مہمان معہ اہل و عیال مہینہ مہینہ بھر بھی قیام فرماتے تھے ان کے لیے رات دن خدمت میں لگی رہتی تھیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیرانی صاحبہ کی خدمات سے بہت متاثر رہتے تھے۔ ایک مرتبہ حالتِ اعتکاف میں پیرانی صاحبہ کے لیے دُعا فرماتے فرماتے رو پڑے اور فرمایا میرے بچوں کی والدہ نے میری بہت خدمت کی۔

'حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں دعوتوں کا سلسلہ بھی بہت کثرت سے جاری رہتا تھا۔ اکثر علماء' مشائخ اور خدام کی دعوتیں کیا کرتے تھے۔

تواضع و سادگی

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اندر تواضع و سادگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے بزرگی کا اعلیٰ مقام عنایت فرمایا تھا لیکن کبھی قول و فعل کنایہ و اشارہ سے اس کا اظہار نہ فرماتے تھے۔ سبزی' ترکاری و گوشت وغیرہ خریدنے کے لیے بنفس نفیس بازار تشریف لے جاتے اور سامان خود اُٹھا کر لاتے تھے۔ ایک مرتبہ صادق آباد سے کراچی واپس تشریف لا رہے تھے۔ ہمراہ ایک من سے زیادہ وزن کا کوئٹہ کا پتھر تھا جو کہ ایک بڑی چادر میں بندھا ہوا تھا۔ مخدوم الملک جناب میران شاہ صاحب نے یہ پتھر حضرت شاہ صاحب کے مکان شریف کی تعمیر کے سلسلہ میں ہدیہ فرمایا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کی گاڑی خلاف معمول ایئرپورٹ اسٹیشن پر رک گئی جو کہ آپ کے دولت خانہ سے نزدیک تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وزنی پتھر لے کر اسٹیشن پر اتر پڑے۔ یہاں پر کوئی مزدور نہ تھا جو کہ وزن اُٹھا کر گھر لے جاتا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ وزنی پتھر اپنے سر مبارک پر رکھوایا اور مزدور کی طرح اس سامان کو گھر پہنچا دیا۔

جماعت کے ساتھ جب مسکین پور شریف سالانہ اجتماع میں تشریف لے جاتے تو جماعت کے ساتھ ہی تیسرے درجے میں سفر کرتے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت کی وجہ سے اہل جماعت کے چہروں پر بہار رہتی تھی۔ ایک سکون' طمانیت اور خوشی کی کیفیت ان پر طاری رہتی تھی۔ پروانوں کی طرح مریدین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گھیرے میں لیے رہتے تھے۔

مسکین پور شریف میں مشائخ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے۔ جب وہ بزرگ واپس ہوتے تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان کی جوتیاں

دُرست کرنے کے لیے دوڑتے۔

عمامہ کی سنّت

سیّدی و مرشدی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ عمامہ سر مبارک پر باندھا۔ سفر و حضر میں کبھی اس کو ترک نہ فرمایا۔ زندگی کے آخری ایام میں عمامہ باندھنا مجبوراً ترک فرما دیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک ہاتھ فالج کی وجہ سے بیکار ہو گیا تھا جس کی وجہ سے عمامہ نہ باندھ سکتے تھے۔ علماء و مشائخ کو جب بغیر عمامہ دیکھتے تو بہت مغموم ہوتے اور ان کو اس سنت کی ترغیب بھی دلاتے۔

ایک مرتبہ صوفی سلیم صاحب مرحوم کے گھر پر آیت کریمہ کا ختم تھا جماعت حاضر تھی ان میں علماء بھی تھے۔ ان میں ایک عالم تھے جو کہ قراقلی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے درد بھرے انداز میں ان کو عمامہ کی ترغیب دی۔ ان عالم پر بڑا اثر ہوا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ آج کے بعد سے میں اس سنت کو نہیں چھوڑوں گا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اپنا عمامہ اور ٹوپی اُتار کر ان عالم کے باندھ دیا اور خود سر مبارک پر رومال رکھ کر گھر تشریف لے گئے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ رمضان شریف میں حافظ جب آپ کی مسجد کی محراب میں قرآن سنانے کھڑا ہوتا تو اس کے پہلے عمامہ باندھتے پھر وہ نماز شروع کرتا۔

(راقم) تمام حضرات نقشبند نے عمامہ کی سنّت کو مضبوطی سے تھاما اور آج تک یہ سنّت ان حضرات کے یہاں جاری ہے۔ ہمارے دادا پیر حضرت مولانا محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ جب تبلیغ کے سلسلے میں دیوبند تشریف لے گئے تو ظہر کی نماز کے لیے مسجد تشریف لائے۔ نماز کی امامت جناب قاری محمد طیب صاحب خلیفہ ارشد حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی۔ قاری طیب صاحب جو بعد میں دارالعلوم دیوبند کے مہتمم بنے دورانِ امامت ان کے سر پر عمامہ نہ تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت

قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے قاری صاحب سے فرمایا کہ مولانا! اتنے بڑے دارالعلوم میں امامت اور عمامہ کی سنّت کا ترک نہایت افسوسناک ہے۔ قاری صاحب پر حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت کا بڑا اثر ہوا اور ہدایت فرمائی کہ آئندہ جو بھی نماز پڑھائے عمامہ کے ساتھ نماز پڑھائے۔ اس سلسلے میں قاری صاحب نے ایک عمامہ منبر پر مستقل طور پر رکھوایا تاکہ جو بھی امامت کرے اس عمامے کو پہن کر کرے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عمامہ کی فضیلت پر ایک مضمون اپنی تصنیف "اصلاح المسلمین" میں تحریر فرمایا ہے جو نہایت مختصر اور جامع ہے۔ قارئین کے فائدے کے لیے ہو بہو نقل کیا جاتا ہے:

"عمامہ باندھنا اسلاف میں سے نہ صرف علماء و صلحاء بلکہ اکثر عوام مسلمین کا بھی شعار تھا اور عمامہ باندھنا سنّت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: تَسَوَّمُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ اپنے آپ کو خاص نشانوں اور علامات سے ممتاز و نمایاں کرو کہ فرشتوں نے بھی خاص نشان اور علامت سے اپنے آپ کو ممتاز کیا ہے اس میں عمامہ باندھنے کی طرف اشارہ ہے جس کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے ﴿ يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (اَىْ مُعَلَّمِيْنَ) ﴾ "اللہ نشان زدہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا" اس خاص نشان و علامت سے عمامہ مُراد ہے۔ چنانچہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ نازل ہونے والے فرشتے ابلق گھوڑوں پر سوار تھے اور زرد رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کے عمامے سفید تھے جن کے شملے انہوں نے دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ رکھے تھے وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنِّبُوْا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يُذَنِّبُ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "شملے چھوڑا کرو اس لیے کہ شیطان شملہ نہیں چھوڑتا۔"

عمامہ کی فضیلت ہی کے سلسلہ میں ارشاد ہے:

وَعَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ مَعَ الذَّنَبِ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ رَكْعَةٍ بِلَا ذَنَبٍ یعنی عمامہ کے ساتھ دو رکعت پڑھنا بغیر عمامہ کے ستر رکعت پڑھنے سے زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔

نیز بدائع الصنائع میں ہے اَلصَّلٰوةُ مُتَعَمِّمًا اَفْضَلُ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا افضل ہے۔ فضیلت کی مقدار حدیث بالا میں بتائی گئی ہے' لیکن افسوس تو اس بات کا ہے کہ عوام مسلمین اور آئمہ مساجد و خطباء کا تو کیا ذکر اکثر علماء و مشائخ (جن کے معتقدین و مریدین اور پیرو متبعین شمار سے باہر ہوتے ہیں) عمامہ و شملہ کی اس سنت مبارکہ کو ترک کر کے قراقلی' بانات یا باریک ململ یا چکن کی ٹوپیاں اوڑھتے ہیں' اپنے وعظ و نصیحت سے مجالس و محافل کو گرماتے ہیں۔

ہمارا بھی کیا حال ہے کہ دُنیا کی تجارت میں تو ایک پیسے کے خسارہ سے روتے ہیں اور آخرت کی تجارت میں اتنے بڑے خسارہ کی فکر نہیں۔ ستر گنا ثواب سے محروم ہوتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عَظِّمُوْا عَمَائِمَكُمْ عمامے باندھا کرو کہ عمامہ باندھنا علماء و صلحاء اور مشائخ کے شعار میں سے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے اپنی نوع کے سوا کسی اور کا لباس پہنا تو اس کو ادب سکھاؤ اور اس سے کہو کہ اپنی نوع ہی کا لباس پہنا کرے (بریقہ محمودیہ شرح طریقہ محمدیہ ص ۱۲۲ ج ۴)

غرض انتہائی افسوس و رنج کا مقام ہے کہ محض فیشن کے لحاظ سے بعض پیشوایان و مقتدیان و آئمہ مساجد اور خطباء ان فرامین محمدیہ اور سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو عمداً ترک کرتے ہیں' سنن نبویہ پر عمل میں جب ان کا یہ حال ہے تو ان کے مقتدین و متبعین اور مریدین و معتقدین کا کیا حال ہو گا۔

داڑھی کی سنت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ داڑھی کی مردہ سنت کو زندہ کرنے کی سعی بلیغ فرماتے تھے۔ جب تک کوئی داڑھی شریعت کے موافق یعنی ایک مشت رکھنے کا وعدہ نہ کرتا اس کو بیعت نہ فرماتے تھے۔ یہی معمول حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا اور یہی معمول ہمارے دادا پیر حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

اگر کسی امام کی داڑھی غیر شرعی ہوتی یعنی ایک قبضہ سے کم ہوتی اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مجبوراً اس کے پیچھے نماز پڑھنا پڑتی تو آپ اس نماز کا اعادہ فرماتے تھے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے "داڑھی کی سنت سے بے اعتنائی" کے موضوع پر ایک نہایت جامع اور مختصر مضمون اپنی تصنیف "اصلاح المسلمین" میں تحریر فرمایا ہے قارئین کرام کے افادہ کے لیے نقل کیا جارہا ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

"بخاری و مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کترواؤ' یہ دونوں صیغے امر کے ہیں اور امر کے اصل معنی وجوب کے ہیں' اس لیے داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کتروانا اور پست و چھوٹی کرانا واجب ہے اور ترکِ واجب حرام ہے' سخت ترین گناہ ہے' غرض داڑھی منڈوانا یا کتروانا دونوں فعل ناجائز اور ممنوع ہیں۔

اور ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص اپنی لبیں نہ لے' یعنی اپنی مونچھیں نہ کتروائے وہ ہماری جماعت سے نہیں یعنی اس کا تعلق کامل مسلمانوں کی جماعت سے نہیں اور وہ ان کے زمرے میں شامل نہیں۔" (احمد' ترمذی' نسائی)

جب یہ دونوں امر یعنی داڑھی کا منڈوانا یا کتروانا اور مونچھوں کا نہ کتروانا خلافِ شریعت مطہرہ ہیں تو مسلمانوں کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ خلافِ شریعت کام

کریں چہ جائیکہ اس پر اصرار ہو اور اس کا جواز ثابت کرنے کے لیے بے سروپا باتیں کرے۔ اس لیے کہ صغیرہ گناہ پر اصرار اس کو کبیرہ بنا دیتا ہے اور اس سے بڑا اور بد تر گناہ یہ ہے کہ آج کل داڑھی والوں کا مختلف طریقوں سے مذاق اُڑایا جاتا ہے' جس سے سنّت کا استخفاف (یعنی اسے معمولی اور حقیر سمجھنا اور اس کی توہین کرنا) لازم آتا ہے اور استخفاف و تحقیر اور اہانت سنّت میں زوال ایمان کا خطرہ ہے۔

چونکہ شریعت اسلامی کے احکام عقل کے تقاضوں کے مطابق ہیں اور یہ دین' دین فطرت ہے اس لیے عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان وجہ فرق اور مابہ الامتیاز کوئی چیز ہو کہ جس سے دونوں کی شناخت بھی ہو سکے کہ مرد کا امتیاز داڑھی کی وجہ سے ہے اور عورت کا اس کے سر کے بالوں یعنی اس کی زلف اور چوٹی کے باعث۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اسی عقلی تقاضا کے مطابق اپنی ہیئت و صورت بنائیں اور اپنے اپنے امتیازات و خصوصیات کو قائم رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں ایک جماعت ہے جس کی تسبیح کے یہ الفاظ ہیں سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ یعنی پاکی ہے اس ذات کے لیے جس نے مردوں کی زینت داڑھیوں سے کی اور عورتوں کی سر کے بالوں سے۔

اللہ پاک فرماتا ہے میں نے انسان کو اچھی صورت میں پیدا کیا ہے تو اگر داڑھی سے مرد کی خوبصورتی کم ہوتی ہے تو پھر یہ تو اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہوگا اور عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ مرد اور عورت الگ الگ صنف ہیں تو ان میں ظاہری امتیاز بھی ہونا چاہئے جو داڑھی سے ہو جاتا ہے۔

آج کل یہ مرض اتنا عام ہوگیا ہے کہ مغربی علوم کا درس حاصل کرنے والوں اور اس کے قارئین کا تو کیا ذکر' دینی مدارس میں علومِ دینیہ کی تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم بھی اس مرض میں مبتلا ہیں کہ وہ داڑھی نہیں رکھتے' یہ تو پھر بھی

طالب علم ہیں، بعض اساتذہ اور بعض علماء بھی داڑھی منڈواتے یا شرعی مقدار سے کم برائے نام داڑھی رکھتے نظر آتے ہیں ع

چوں کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

کے مصداق جب پیشوایانِ مذہب اور مقتدایان دین علماء و مشائخ کا یہ حال ہے تو وہ کسی اور کو کیا حق اور خیر کی دعوت دے سکیں گے اور اگر دعوت دیں بھی تو اس کا کیا اثر ہو سکتا ہے جبکہ عملی نمونہ اس کے خلاف ہو۔ وہ اپنی اس بے عملی کی وجہ سے خود بھی گنہگار ہوتے ہیں اور عوام متبعین کے گناہوں میں بھی شریک و حصہ دار ہو جاتے ہیں۔

مدارسِ دینیہ کے اساتذہ اور مہتممین و منتظمین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسے طلبہ کو اس سے منع کریں اور باز رکھیں۔ شریعت مطہرہ کی اس خلاف ورزی اور ترک سنت سے باز نہ آئیں تو انہیں مدارس سے خارج کریں ایسے بد عملوں کو ہرگز مقتدائے دین نہ بنایا جائے۔

اس سے زیادہ تکلیف دہ اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ اکثر آئمہ مساجد ایسے نظر آتے ہیں جن کی داڑھیاں مقدار شرعی سے کم ہوتی ہیں جن کی اقتداء میں نماز مکروہ تحریمی ہے جو واجب الاعادہ ہے (ملاحظہ ہوں کتب فقہ)۔

رمضان میں تراویح میں قرآن مجید سنانے کے لیے ایسے حفاظ مقرر کئے جاتے ہیں جو سال کے گیارہ مہینے تو داڑھی منڈاتے نظر آتے ہیں اور رمضان میں داڑھی رکھ لیتے ہیں کیا یہ دین محمد ﷺ کو کھیل تماشا بنانا اور اس کا مذاق اُڑانا، تمسخر کرنا نہیں ہے۔ حالانکہ مساجد کے منتظمین پر لازم ہے کہ وہ متشرع حافظ نہ ملنے کی صورت میں متشرع امام مسجد کے پیچھے اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ہی سے تراویح پڑھ لیا کریں انشاء اللہ ختم قرآن مجید کے برابر ہی ثواب ملے گا اور ان دس سورتوں کے مہینہ بھر پڑھنے کو ختم قرآن مجید ہی شمار کیا جائے گا۔

شرعی داڑھی ٹھوڑی کے نیچے سے ایک قبضہ یعنی ایک مٹھی ہے یعنی تینوں طرف سے مٹھی برابر ہونا چاہئے۔ ایک روایت میں اس سے زائد کا کٹوانا مستحب ہے' ایک روایت میں واجب۔ (رد المحتار کتاب الحج) زیادہ تفصیل مطلوب ہو تو بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ" جلد ۴ صفحہ ۸۲ ملاحظہ فرمائیں۔

ضروری استفتاء اور اس کا جواب

(بحوالہ انجمن تحفظ اُمت فیصل آباد)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو حافظ داڑھی کٹواتا ہو اور شرع کے مطابق نہ رکھتا ہو اس کو نمازِ تراویح کے لیے امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟ بَيِّنُوا تُوجَرُوا۔

الجواب: جو حافظ چار انگلی سے کم داڑھی رکھتا ہو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے' ایسے حافظ سے وہ امام بہتر ہے جو متشرع ہو اور تراویح میں چھوٹی سورتیں پڑھے۔ (بندہ محمد اسحٰق نائب مفتی خیر المدارس ملتان ۹۴۔۹۔۴)

جو شخص داڑھی منڈاتا ہے یا قبضہ سے کم رکھتا ہے دونوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے خواہ فرض ہو یا نفل۔

(عبدالحمید غفرلہ جامعہ مدنیہ لاہور ۱۹\ شعبان المعظم ۹۵ھ)

جو شخص داڑھی ایک مشت سے کم کرتا ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس لیے تراویح کے لیے ایسے حافظ مقرر کریں جو متشرع ہوں اور ان کی داڑھی بھی شرعی ہو۔ (محمد عبدالغفار دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۹۵۔۸۔۱۸)

جو حافظ داڑھی منڈواتا ہے' اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اس کو امام بنانا جائز نہیں بلکہ متشرع امام کے پیچھے نماز ﴿الم تر کیف﴾ ہی سے پڑھی جائے۔

(محمد عبداللہ عفی اللہ عنہ ۴\ رمضان ۱۳۹۴ھ قاسم العلوم ملتان)

داڑھی منڈانا یا قبضہ کے بعد بھی کتروانا (یعنی قبضہ کے برابر نہ رکھنا) خلافِ

سنت ہے' عامل سنت اور موافق سنت حافظ کے پیچھے جو اجرت نہ لیتا ہو تراویح پڑھی جائے' ورنہ نماز مکروہ ہوگی اور شرعاً ایسے آدمی کو امام بنانا درست نہیں۔

(سید مصباح الدین کاکا خیل مدرسہ اشاعت العلوم فیصل آباد رمضان ۹۵ھ)

داڑھی منڈوانے یا کتروانے والے یعنی حد شرعی (قبضہ) سے کم رکھنے والے فاسق معلن ہیں (جو اپنے فسق کا اعلان اور اس کی تشہیر کرتے ہیں) ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اور واجب الاعادہ ہے وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَهِيَ دُوْنَ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَ مُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ یعنی داڑھی جو ایک مشت سے بھی کم ہو' اس میں سے کم کرانا اور ترشوانا جیسا کہ بعض یورپین مغربی لوگ اور زنخے یعنی ہیجڑے کیا کرتے ہیں اس کو کسی نے بھی جائز قرار نہیں دیا' سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے۔ درمختار میں ہے يَحْرُمُ عَلَى الرَّجُلِ قَطْعُ لِحْيَتِهٖ مرد کے لیے داڑھی کٹوانا اور ترشوانا حرام ہے' ایسے امام کے پیچھے فرض، نفل کسی قسم کی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(ابوالخلیل غفرلہ جامعہ رضویہ فیصل آباد)

داڑھی کو چار انگشت سے کم کرنے والے کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔

(محمد فرید عفی عنہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۱۷\ رمضان ۹۴ھ)

داڑھی کی اہمیت اور لزوم کے تعلق سے فتاویٰ تو آپ نے پڑھ لیے لیکن ہماری صورتِ حال یہ ہے کہ اس سنت مؤکدہ پر جو واجب کے قریب ہے اگر عمل کرنا بھی چاہیں تو کسی کو والدین کی ناراضگی اور خفگی کا اندیشہ ہے تو کسی کو بیگم صاحبہ کی بے رُخی و بے توجہی کا خوف دامن گیر ہے' دوست احباب کی طرف سے اس بات کا ڈر ہے کہ وہ طعنوں کی بوچھاڑ کر دیں گے' طنز کے نشتر لگائیں گے' تمسخر و استہزاء کا نشانہ بنائیں گے' پیر بن گیا سادہ لوح لوگوں کو خوب بیوقوف بنائے گا' انہیں اچھی طرح لوٹے گا وغیرہ وغیرہ۔ اس کے برعکس اس سنت کی خلاف ورزی کرنے

والوں سے سب ہی خوش و خرم نظر آتے ہیں جو افسوسناک ہے۔

یہ دور جس سے ہم گزر رہے ہیں فتنوں سے پُر ہے۔ دراصل یہی فسادِ اُمت کا زمانہ ہے اور اسی میں سنّت پر عمل کرنے والے کو سو شہیدوں کے اجر کی خوشخبری ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ اس دور میں سنّت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تمسک اور اس پر عمل سے بے شمار اجر و ثواب کے مستحق بنیں۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا التَّمَسُّكَ بِسُنَّةِ نَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيْعِ الْاُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ آمین۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنّت پر میری اُمت میں (فتنہ و) فساد رونما ہونے کے موقع پر عمل اور مداومت و مواظبت کا مظاہرہ کیا تو اس کے لیے سو شہیدوں کا اجر و ثواب ہے یعنی جس زمانہ میں سنّت نبویہ پر عمل نہ کیا جاتا ہو بلکہ اس کا استخفاف کیا جاتا ہو، اس کی توہین کی جاتی ہو، مذاق اُڑایا جاتا ہو، ایسے زمانہ میں کسی شخص نے سنّت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر عقیدت و محبّت کے ساتھ عمل کیا وہ اس کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے سو شہیدوں کے برابر اجر و ثواب مرحمت فرمائے یعنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

اسلام میں شہادت کا بہت بڑا درجہ ہے۔ اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت زہر کا اثر (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر میں کھلایا گیا تھا) ظاہر ہوا تاکہ شہادت کا درجہ حاصل ہو جائے۔ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ بھی شہادت کی موت کے لیے دُعا مانگتے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہادت کی موت کے لیے سفر کی مشقت برداشت کرتے تھے۔ مال خرچ کرتے تھے۔ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ نیزوں اور تیروں کے زخم کھاتے تھے اور

جب مرتے تھے تو انہیں صرف ایک شہادت کا درجہ ملتا تھا لیکن اوپر کی حدیث کی روشنی میں اب آج کل اگر کوئی مُسلمان رسول اکرم ﷺ کی سنّت پر عمل کرے جس میں نہ کوئی مشقت ہے اور نہ کوئی مالی نقصان اور نہ تیر و تفنگ کا مقابلہ ہے تو اسے سو شہیدوں کا اجر ملتا ہے پھر بھی ہم اتباع سنّت سے اجتناب کریں تو تف ہے ہماری سمجھ پر اور حیف ہے ہماری قسمت پر۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا التَّمَسُّکَ بِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَ شَفِیْعِ الْاُمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا۔ آمین۔

دعوت کا قبول فرمانا

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر کس و ناکس کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ کسی کی دعوت رد نہ فرماتے تھے۔ امیر و غریب میں کوئی تفریق نہ فرماتے تھے۔ بعض جماعت میں بہت مفلوک الحال تھے۔ وہ جب بھی دعوت دیتے ان کے گھر تشریف لے جاتے اور کھانا نوش فرما کر ان کی دلجوئی فرماتے۔ دعوت میں اپنے ساتھ اسی کو لے جاتے جو مدعو ہوتا۔ جو مدعو نہ ہوتا اس کو اپنے ساتھ کبھی نہ لے جاتے چاہے وہ کتنا ہی مخلص مرید ہوتا۔ کھانا شروع ہونے سے قبل دست مبارک کو ضرور دھوتے۔ اس سنّت کو کبھی ترک نہ فرماتے۔ بعض مقامات پر جگہ کی تنگی یا لوگوں کے اژدحام کی وجہ سے ہاتھ دھونا دشوار ہوتا لیکن آپ کسی نہ کسی طریقے سے پانی منگوا کر کسی برتن میں ہاتھ دھو لیتے۔ ہاتھ دھونے کے بعد تولیہ استعمال نہ فرماتے اس لیے کہ خلافِ سنّت ہے۔ البتہ کھانے کے بعد جب ہاتھ دھوتے تو ہاتھوں کو سکھانے کے لیے تولیہ استعمال فرماتے اور یہی سنّت ہے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر مسنون دُعا مانگتے۔ میزبان اور اس کے اہل خانہ کے لیے بھی دُعا فرماتے۔

خوشی و غمی میں شرکت

جماعت کے ہر فرد کی خوشی اور غمی میں ضرور شرکت فرماتے۔ شادی بیاہ' حج و عمرہ کی خوشی میں گھر تشریف لے جاتے اور مبارکباد پیش فرماتے۔

اگر جماعت کے کسی فرد یا اس کے خاندان کے کسی فرد کا انتقال ہو جاتا تو اس کی نماز جنازہ میں ضرور شرکت فرماتے۔ کتنی ہی سخت گرمی یا جاڑہ ہوتا یا بیمار ہوتے لیکن جنازہ میں ضرور شریک ہوتے۔ احقر کے والد محترم کے وصال پر بہ نفس نفیس تشریف لائے۔ پاپوش نگر کی جامع مسجد تشریف لے گئے اور نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تدفین تک موجود رہے اور تدفین کے بعد دُعا فرمائی اور اس کے بعد گھر تشریف لے گئے۔ والد مرحوم کے جنازہ میں جماعت کے اکثر احباب نے شرکت فرمائی۔ جماعت کے ایک عالم شرکت نہ فرما سکے تو ان پر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناراض ہوئے۔

آپ اگر کسی وجہ سے کسی کے جنازے میں شریک نہ ہو پاتے تو مرحوم کے اہل خانہ سے گھر جا کر تعزیت فرماتے۔

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شرکت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک قائداعظم کی وفات کی خبر سنی تو دل کو شدید صدمہ ہوا۔ جذبہ ایمانی اور حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار قائداعظم کے جنازے میں شرکت کا ارادہ فرمایا۔ گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ اندر جانے کی کوشش کی تو سنتری نے گیٹ پر روک لیا اور کہا کہ اندر صرف وزراء اور سفراء کے جانے کی اجازت ہے عام آدمی کی نہیں ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنتری سے ایسی جذباتی گفتگو کی کہ وہ آپ کے رُعب اور جلال سے مرعوب ہوگیا اور آپ کو اجازت دے دی۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک چبوترے پر جنازہ رکھا ہوا ہے اور معززین قطار بنائے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہرے کا آخری دیدار کر رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی قطار میں کھڑے ہوگئے۔ جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

باری آئی اور آپ نے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کا دیدار فرمایا تو بہت متاثر ہوئے۔ فرماتے تھے کہ چہرہ نہایت نورانی تھا اور چہرے پر اس قدر انوار برس رہے تھے کہ میرا بے اختیار دل چاہا کہ پیشانی کو بوسہ لوں لیکن اس خیال نے روک دیا کہ لوگ کہیں گے کہ میں تصنع کر رہا ہوں۔

کچھ دیر کے بعد قائداعظم کا جنازہ اُٹھایا گیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی جنازے کے ساتھ چلے اور اس مقام پر پہنچ گئے جہاں جنازہ دفن کے لیے رکھا ہوا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دفن کی جگہ پر اعتراض کیا کہ جہاں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا جا رہا ہے یہ جگہ گندی ہے۔ لوگ یہاں پر کوڑا کرکٹ اور گند پھینکتے ہیں۔ بانی پاکستان کو ایسی گندی جگہ دفن نہ کرنا چاہیے۔ ایک آفیسر نے وزیراعظم لیاقت علی خان کی طرف اشارہ کیا کہ آپ اس سلسلے میں ان سے بات کریں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ لیاقت علی خان کے پاس تشریف لے گئے اور لیاقت علی خان کے کندھے پر پیچھے سے ہاتھ رکھ کر پوچھا کہ کیا مُلک کے وزیراعظم آپ ہیں۔ لیاقت علی خان نے انکسار کے ساتھ جواب دیا "لوگ کہتے ہیں"۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے عرض کیا کہ جس جگہ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا جا رہا ہے اس پر مجھے اعتراض ہے۔ یہ جگہ نشیب میں ہے اور یہاں لوگ کوڑا کرکٹ اور گند پھینکتے ہیں مُلک کے بانی کو ایسی گندی جگہ دفن کرنا مناسب نہیں۔ لیاقت علی خان نے کہا کہ میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں میں ایک آفیسر کو آپ کے حوالے کر رہا ہوں جہاں آپ کہیں گے وہیں دفن کیا جائے گا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بلند جگہ کی نشان دہی فرمائی کہ یہاں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دفن کیا جائے۔ چنانچہ اس جگہ پر قائداعظم کو دفن کیا گیا۔ رات کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ شاہ صاحب کے خواب میں تشریف لائے اور شاہ صاحب سے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا آپ کے طفیل میں ایک تکلیف سے بچ گیا (یعنی گندی جگہ دفن ہونے سے بچ گیا)۔

رُعب و دبدبہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو نہایت درجہ کا رُعب و دبدبہ عنایت فرمایا تھا۔ شروع شروع میں جب یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت میں حاضر ہوا تو اس عاجز پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رُعب و دبدبہ کا بڑا اثر ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے میری زُبان نہ کھلتی تھی۔ بعض اوقات کوئی ضروری بات کرنا ہوتی تھی تو طاقت سے بولنے کی کوشش کرتا تھا لیکن آواز نہ نکلتی تھی۔ بسا اوقات آپ اپنے کانِ مبارک میرے مُنہ کے قریب لے آتے تھے تاکہ میری آواز سُن سکیں۔ سلسلے میں جو لوگ داخل ہوتے تھے کافی مدت تک ان کی بھی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بات کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

یہ عاجز جب شریفی مسجد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ ذکر میں شامل ہونے کے لیے حاضر ہوتا تو مسجد کے دروازے سے ہی محسوس ہونے لگتا تھا کہ آپ اندر تشریف فرما ہیں گویا آپ کے رُعب و دبدبے کا اثر مسجد کے دروازے پر ہی محسوس ہوتا تھا۔

گر ہمی خواہی کہ گردی درز و عالم ارجمند
دائماً باشی غلامِ خاندانِ نقشبند

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

سب سے پہلے داڑھی کے بال کس کے سفید ہوئے؟

سب سے پہلے داڑھی کے بال حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سفید ہوئے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ اے اللہ مجھ سے پہلے تو کسی کے بال سفید نہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ سفیدی میرا نور ہے اور میں اس نور کو نار سے نہ جلاؤں گا۔

آدم علیہ السلام کے جنت میں نہ رہنے کی وجہ

فرمایا: چونکہ آدم علیہ السلام نے گیہوں کھالیا تھا اور گیہوں سے خون اور فضلہ پیدا ہوتا ہے۔ فضلے کیلئے لازمی تھا کہ وہ نیچے کی طرف گرتا اور جنت چونکہ پاک جگہ ہے وہاں یہ چیز ممکن نہیں لہٰذا آدم علیہ السلام کا جنت سے باہر آنا ضروری تھا۔

رُوح کی صحت

فرمایا: جب امراض دور ہو جاتے ہیں' تندرستی آتی ہے (یعنی جب گناہ دور ہوتے ہیں تب ہی روح تندرست ہوتی ہے)۔

فرعون نے خُدائی کا دعویٰ کیوں کیا؟

فرمایا: ایک تفسیر میں لکھا ہے کہ فرعون نے اپنی زندگی میں کوئی غم یا تکلیف نہ اُٹھائی تھی اس چین و آرام کی وجہ سے اس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔

نعش تین دن کے بعد پانی سے باہر کیوں آتی ہے؟

فرمایا: مفسرین نے لکھا ہے کہ فرعون جب دریائے نیل میں غرق ہوگیا تو بنی اسرائیل کو ابھی پورا یقین نہ تھا۔ چنانچہ ان کے یقین کو مضبوط کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی نعش کو تین دن کے بعد پانی کے اوپر نکالا اور نعش پانی کے اوپر

تیرنے لگی۔ اس دن کے بعد سے جب بھی کوئی آدمی پانی میں ڈوب جاتا ہے اس کی نعش پانی کے اوپر تین دن کے بعد آ جاتی ہے۔ فرعون کے غرق ہونے سے پہلے جس طرح پتھر پانی کی تہہ میں بیٹھ جاتا ہے اسی طرح انسان کی نعش بھی پانی کی تہہ میں بیٹھ جایا کرتی تھی۔

عالم کے پیچھے نماز

فرمایا: حدیث میں ہے جس نے کسی عالم با عمل کے پیچھے نماز پڑھی گویا کسی نبی کے پیچھے نماز پڑھی (وجہ یہی ہے کہ عالم نائب رسول ہوتا ہے)۔

غلافِ کعبہ کو چومنا

فرمایا: کتابوں میں لکھا ہے کہ غلافِ کعبہ چومنا جائز ہے۔ وجہ یہی ہے کہ خانہ کعبہ پر اللہ کی رحمتیں برستی رہتی ہیں اور جب خانہ کعبہ پر برسیں گی تو غلافِ کعبہ پر بھی برسیں گی۔

مزار کی مٹی

فرمایا: کسی بزرگ کے مزار کی مٹی کو منہ پر لگانا خلافِ شریعت ہے۔

زیارتِ قبور

فرمایا: کتابوں میں لکھا ہے کہ قبر کے اندر اللہ تعالیٰ مردے کو دیکھنے کی قوت دے دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ قبر پر ہر آنے والے کو دیکھتا ہے لہذا جب کوئی زیارت کو جائے تو اس کو چاہئے کہ سر کی طرف سے نہ جائے کیونکہ وہ مڑ کر دیکھے گا اور اس کو تکلیف ہوگی۔ اسی طرح پیٹھ کی طرف سے بھی نہ جائے کیونکہ اس کو مڑنا پڑے گا اور تکلیف ہوگی۔ چاہیے کہ پیروں کی جانب سے جائے تاکہ اس کو دیکھنے میں تکلیف نہ ہو۔

اہل مکّہ کی بیان کردہ حدیث

فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو آخرت کا طالب ہو وہ مدینہ میں رہے۔ جو دُنیا کا طالب ہو وہ جدہ میں رہے اور جو دُنیا و آخرت دونوں کا طالب ہو وہ مکّہ میں رہے (یہ حدیث اہل مکّہ بیان کرتے ہیں)

حضور ﷺ کے والدین

فرمایا: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر مجتہدین فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے والدین کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا اور وہ حضور ﷺ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس کے بعد پھر انتقال ہو گیا۔ (حدیث)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ میں سکوت اختیار کیا ہے۔ سکوت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے اختیار کیا ہے کہ جو مذکورہ بالا روایت ان تک پہنچی ہے وہ ان کی نگاہ میں قوی نہیں ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرا وہی عقیدہ ہے جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے لیکن دل کچھ اس بات کی طرف راغب ہوتا ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا حضور ﷺ سے کہ ہم آپ کو راضی کر دیں گے تو حضور ﷺ کب راضی ہو سکتے ہیں جب تک ان کے والدین جنت میں داخل نہ ہوں۔

غائبانہ نمازِ جنازہ

فرمایا: امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔ دیگر مجتہدین کے نزدیک غائبانہ نمازِ جناہ جائز ہے۔ دلیل ان کے پاس یہ ہے کہ حضور ﷺ نے حبش کے بادشاہ کی نمازِ جنازہ غائبانہ ادا کی تھی۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے نمازِ جنازہ حبش کے بادشاہ کی ادا کی تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ اور بادشاہ کے درمیان پردہ ہٹا دیا تھا اور آپ ﷺ نے اس کو دیکھ کر

نمازِ جنازہ ادا کی۔

غائبانہ نمازِ جنازہ کی دوسری وجہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ خصوصیات انبیاء میں سے ہے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک وقت میں نو بیویاں جائز تھیں اسی طرح غائبانہ نمازِ جنازہ بھی جائز تھی۔

زیارتِ کعبہ

فرمایا: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ کعبہ کو ایک نگاہ دیکھنا ایک سال کی عبادت سے بڑھ کر ثواب ہے۔

حج

فرمایا: حدیث میں ہے کہ حج کرنے کے بعد آدمی گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے آیا ہے (یعنی سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں)

فقہاء لکھتے ہیں کہ حج کرنے سے گناہ معاف ہونے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ نماز' روزہ وغیرہ جو چھوٹ گئے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں بلکہ ان کی ادائیگی میں جو تاخیر ہوئی اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ فرض معاف نہیں ہوتا۔

کوئی گناہ نہیں

فرمایا: نمازی کے سامنے سے اگر طواف کرنے والا نکل جائے تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ طواف بھی ایک طرح کی نماز ہے۔

یا لطیف یا حفیظ

فرمایا: ایک مرتبہ میں اپنے شیخ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھا تو ارشاد فرمایا شاہ صاحب! گاڑی میں سوار ہونے کے بعد **یا لطیف یا حفیظ** کہہ لیا کرو (۵ - ۴ مرتبہ) اس سے کوئی حادثہ نہیں ہوتا۔ فرمایا یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی دُعا کنوئیں میں

فرمایا: جب یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو کنوئیں میں بھیجا۔ رات کے قریب جب جبرئیل علیہ السلام یوسف علیہ السلام سے رخصت ہونے لگے تو یوسف علیہ السلام نے کہا کہ رات کو اکیلے میں گھبراؤں گا۔ اس پر جبرئیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو مندرجہ ذیل دُعا سکھائی اور کہا اس سے ہر خوف اور غم دور ہو جائے گا:

يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ۔

اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کی۔

وَيَا غَوْثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ۔

اے فریاد سننے والے فریاد کرنے والوں کی۔

وَيَا مُفَرِّجَ كَرْبِ الْمَكْرُوْبِيْنَ۔

اے کھولنے والے تکلیف کے تکلیف والوں کی

قَدْ تَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ حَالِيْ۔

تحقیق دیکھتا ہے تو میری جگہ کو اور جانتا ہے تو میرے حال کو۔

وَلَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ۔

اور پوشیدہ نہیں ہے آپ پر کوئی چیز میرے کاموں سے۔

اِرْحَمْنِيْ۔

مجھ پر رحم کر۔

اِرْحَمْنِيْ شاہ صاحب نے اپنی طرف سے لکھوایا۔ اس کے علاوہ کوئی اور دُعا بھی مانگ سکتے ہیں۔

نورِ ایمانی

فرمایا: حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر فاسق و فاجر مُسلمان کا نورِ ایمانی ظاہر ہو

جائے تو مشرق و مغرب روشن ہو جائیں۔

طوافِ کعبہ

فرمایا: دن رات میں کوئی ایسا وقت نہیں ہوتا جس وقت کہ کوئی شخص بھی کعبہ کا طواف نہ کرتا ہو۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی طواف کرتا ضرور ملے گا۔ اگر کوئی انسان طواف کرنے والا نہیں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتہ کو انسان کی شکل میں بھیجتا ہے اور وہ طواف کرتا ہے۔

کلمہ طیبہ کی وجہ تسمیہ

فرمایا: طیب کے معنی ہوتے ہیں پاک۔ چونکہ یہ کلمہ انسان کو کفر سے پاک کرتا ہے اس لیے اس کا نام کلمہ طیبہ ہے۔

قاضی القضاۃ

فرمایا: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے پہلے دُنیا میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کا خطاب ملا۔

عِلم و عمل

فرمایا: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے شاگردوں کو وعظ کیا کرتے تھے کہ عِلم حاصل کرو بمنزلہ آٹے میں نمک کے اور عمل کرو بمنزلہ آٹے کے۔ اگر نمک ٹھیک ہے تو روٹی ذائقہ دار ہوتی ہے۔ نمک اگر زیادہ ہو جائے تو روٹی خراب ہو جاتی ہے یعنی عمل کم ہو اور عِلم زیادہ تو اس میں خرابی ہے۔ اسی طرح اگر نمک بہت کم ہو تو بھی روٹی کا ذائقہ کم ہو جاتا ہے یعنی عِلم اگر بہت کم ہو تو عمل صحیح نہیں ہو سکتا۔

فرمایا: پہلے لوگ عِلم عمل کرنے کے لیے حاصل کرتے تھے اور اب عِلم شہرت اور روپیہ کمانے کے لیے حاصل کرتے ہیں۔ عمل مقصود ہے عِلم مقصود نہیں۔ عِلم عمل کے لیے ہے۔ عمل کی وجہ سے انسان جنت میں جائے گا۔ عِلم کی وجہ سے جنت

میں نہ جائے گا' اگر علم کی وجہ سے جنت میں جاتا تو شیطان جاتا کیونکہ وہ سب سے بڑا عالم تھا۔

میرا جہل علم سے بڑھا ہوا ہے

فرمایا: ایک مرتبہ ایک سائل نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک مسئلہ پوچھا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو مسئلہ کا جواب نہ معلوم تھا لہٰذا انہوں نے کہا کہ مجھے اس کا جواب نہیں معلوم۔ سائل نے کہا آپ کو آدھے بیت المال کے برابر تنخواہ ملتی ہے اور آپ کو ذرا سا مسئلہ نہیں معلوم۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ یہ تنخواہ مجھ کو میرے علم کی وجہ سے ملتی ہے۔ اگر میرے جہل کی وجہ سے ملتی تو سارا بیت المال خالی ہو جاتا کیونکہ میرا جہل میرے علم سے بڑھا ہوا ہے۔

رزقِ حلال

فرمایا: کتے کو بھی حلال رزق میں سے کھانے کو دیا جائے تو ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ حاضر و ناظر

فرمایا: اگر کوئی شخص بلا گواہان کی موجودگی کے نکاح کرے اور کہے کہ میرے نکاح کے گواہ اللہ اور رسول ہیں تو فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ شخص کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر سمجھا۔

رزقِ حرام

فرمایا: حرام روزی کھانے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب حرام لقمہ پیٹ میں جاتا ہے تو اس سے منی اور خون پیدا ہوتا ہے۔ تو جو اولاد اس حرام منی سے جنم لیتی ہے اس کے اعمال بھی گندے ہوتے ہیں۔ اسی طرح خون حکماء کی تحقیق کے موافق دل میں جاتا ہے اور دل خُدا کے رہنے کی جگہ ہے تو جب یہ گندہ خون دل میں جائے گا تو اللہ تعالیٰ دل میں کس طرح رہ سکتا ہے یعنی خُدا کی

محبت اور معرفت کس طرح پیدا ہو سکتی ہے۔

حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تقویٰ

فرمایا: مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی متقی و پرہیز گار تھے۔ ان کا واقعہ سنا ہے کہ ایک مرتبہ ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے فرض نماز دہرائی اور فرمایا کہ اس امام نے فرض نماز تو بہت اطمینان سے آہستہ آہستہ پڑھائی اور سنتیں جلدی جلدی پڑھیں لہٰذا اس کی فرض نماز ریا کاری کی تھی۔

یزید کو کافر کہنا کیسا ہے

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ ﴾ کی تفسیر کے سلسلے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قاتل کو بھی مومن فرمایا ہے یعنی اے ایمان والو! تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے (مطلب یہ ہے کہ جو مومن کسی کو قتل کر دے اس پر قصاص ادا کرنا فرض ہے) جب اللہ تعالیٰ قاتل کو مومن فرما رہے ہیں تو ہم یزید کو کافر کس طرح کہہ سکتے ہیں ہم یہی کہیں گے کہ اس نے بہت بڑا گناہ کیا کیونکہ کفر و شرک کے بعد قتل سب سے بڑا گناہ ہے۔ فرمایا لوگوں کو اس معاملہ میں احتیاط کرنا چاہئے کیونکہ یزید کو کافر کہنے سے مذکورہ بالا آیت کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔

ظلم

فرمایا: مفسرین فرماتے ہیں کفر سے حکومت چل سکتی ہے لیکن ظلم سے حکومت نہیں چل سکتی۔

ناقص لوگ

فرمایا: ناقصوں کو سب ناقص نظر آتے ہیں۔

امام پر رحمت

فرمایا: حدیث شریف میں آتا ہے سب سے پہلے رحمت امام پر ہوتی ہے اس کے بعد اس پر جو اس کے قریب ہو۔

سانپ کے منہ میں زہر کیوں ہوتا ہے؟

فرمایا: چونکہ سانپ شیطان کو اپنے منہ میں رکھ کر جنت میں لے گیا تھا اس لیے اس کے منہ میں زہر ہوتا ہے۔ اس جرم کی وجہ سے سانپ کو جنت سے نکالا گیا۔ جس وقت یہ نکالا گیا اس کے بدن پر ستر ہزار لباس تھے۔ یہ تمام لباس اتار لیے گئے اور ایک چھوڑ دیا گیا۔ ہم موجودہ جو سانپ کی کھال دیکھتے ہیں یہ جنت کا لباس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سانپ کی کھال بہت خوش نما معلوم ہوتی ہے۔

ایامِ بیض کے روزے

فرمایا: آدم علیہ السلام دنیا میں آنے کے بعد اپنی خطا پر بے حد روتے تھے۔ رونے کی وجہ سے آپ کا جسم سیاہ پڑ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کو روزے رکھنے کا حکم دیا۔ ان روزوں کی وجہ سے ان کا جسم بالکل سفید اور نورانی ہو گیا۔ ان روزوں کی وجہ سے آدم علیہ السلام کا ظاہری جسم صاف ہو گیا۔ باطن کی صفائی کی ضرورت نہ تھی کیونکہ وہ پہلے ہی سے صاف تھا۔ اگر ہم بھی یہ روزے رکھیں تو ہمارا باطن صاف ہو گا۔ باطنی گندگی دور ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی ایک ہزار رحمتیں

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایک ہزار رحمتیں ہیں ایک رحمت دنیا میں انسانوں اور حیوانوں کے درمیان تقسیم کی گئی جس کی وجہ سے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ اسی رحمت کا نتیجہ ہے کہ بکری اپنے بچہ پر پیر رکھتی ہے تو پورا زور نہیں دیتی۔ بقیہ ۹۹۹ رحمتیں قیامت کے دن کیلئے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر فرمائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میت شریف

فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میت شریف دو دن اور دو رات رکھی رہی اور اس کے بعد دفن کی گئی۔ وجہ یہ تھی کہ ان دنوں زمین و آسمان کے فرشتے آتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے۔

فضیلت جمعہ

فرمایا: جمعہ کے دن کی فضیلت عید کے دن سے بھی زیادہ ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں جس شخص کا انتقال جمعہ کو یا جمعہ کی رات کو ہو جائے اس کو قیامت تک عذاب قبر نہ ہوگا۔ (الحمد للہ یہ فضیلت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔ ممدوح کا وصال شب جمعہ کو ہوا)

فجر کی نماز کے بعد سونا

فرمایا: فجر کی نماز کے بعد اشراق سے پہلے سونا مکروہ ہے اس وقت سونا افلاس کی طرف لے جاتا ہے۔

جدہ کی وجہ تسمیہ

فرمایا: عربی میں جدہ دادی اور نانی کو کہتے ہیں۔ چونکہ حضرت حوا ہماری دادی ہیں اور وہ جدہ میں جنت سے اتاری گئی تھیں اس لیے اس مقام کا نام جدہ پڑ گیا۔

عرفات کی وجہ تسمیہ

فرمایا: عرفات کہتے ہیں ایک دوسرے کو پہچاننے کو۔ چونکہ آدم اور حوا علیہما السلام نے ایک دوسرے کو اس میدان میں پہچانا تھا اس لیے اس کا نام عرفات ہوگیا۔

مزدلفہ کی وجہ تسمیہ

فرمایا: مزدلفہ ماخوذ ہے ازدلاف سے اور ازدلاف کہتے ہیں ایک ہی چادر میں دو

آدمیوں کا لیٹنا۔ چونکہ آدم اور حوا علیہما السلام ایک ہی چادر میں اس مقام پر لیٹے تھے اس لیے اس کا نام مزدلفہ ہے۔

یارِ بد

فرمایا: یارِ بد مارِ بد سے زیادہ بُرا ہے کیونکہ سانپ صرف جان لیتا ہے اور بُرا دوست ایمان لیتا ہے۔

بُرا دوست شیطان سے بھی زیادہ بُرا ہوتا ہے کیونکہ شیطان صرف دل میں بُرائی ڈالتا ہے لیکن بُرا دوست ہاتھ پکڑ کر بُرے کام کی طرف لے جاتا ہے۔

سنّت کا ثواب واجب سے زیادہ

فرمایا: بعض سنّتیں ثواب میں واجب سے بڑھ جاتی ہیں۔ مثلاً سلام کرنا سنّت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے مگر سلام کرنے کا ثواب جواب دینے سے بڑھ کر ہے۔

اہمیت نماز

فرمایا: اگر کسی عورت کے آدھا بچّہ پیدا ہوگیا ہو اور سورج غروب ہونے لگے تو اس کو تیمم کر کے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھنا لازم ہے۔

مال حرام بجائے حرام

فرمایا: فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس کا ذریعہ معاش حرام ہے یا حلال تو اس کا خرچ دیکھو۔ اگر خرچ خدا کی راہ میں کرتا ہے تو مال حلال ہے اور اگر خلاف شریعت خرچ کرتا ہے تو مال حرام ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب بھی پاک تھا

فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب بھی پاک تھا۔ ایک صحابی بیمار تھے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پیا اور شفاء ہوگئی۔

قسم کھانا

فرمایا: خدا کی ذات اور صفات کے علاوہ قسم کھانا جائز نہیں ہے۔ قسم وہی قسم ہے جو اللہ کی ذات یا صفات پر کھائی جائے۔ قرآن یا کعبہ کی قسم کھانا جائز نہیں۔

عدالتوں میں جو قرآن پر حلف اُٹھایا جاتا ہے اس کی فقہاء نے اجازت دی ہے کہ قرآن کی عظمت کی وجہ سے مدعی جھوٹ نہیں بولتا ورنہ قرآن کی قسم کھانے سے کوئی کفارہ لازم نہیں آتا کیونکہ شریعت میں یہ قسم نہیں ہے۔

جو قسم بلا ارادہ کھائی جائے اس پر مواخذہ نہیں اور نہ کفارہ ہے۔ ایسی قسم ایک طرح کی لغویات ہے جس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو قسم دل کے ارادے سے کی جائے اس پر مواخذہ ہے اور کفارہ ہے۔

قسم مستقبل کیلئے بھی ہو سکتی ہے اور ماضی کے لئے بھی ہو سکتی ہے۔ مستقبل کے لیے جو قسم کھائی جائے اس کے لیے کفارہ یعنی ایک غلام کو آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا صبح و شام کھانا کھلانا یا تین دن لگاتار روزہ رکھنا ہے اور ماضی کے لیے جو قسم کھائی جائے اس پر کفارہ نہیں مثلاً کوئی شخص کسی سے پوچھے تم فلاں جگہ گئے تھے تو اس کے جواب میں وہ شخص کہے کہ خدا کی قسم میں گیا تھا حالانکہ وہ نہیں گیا۔

بیوہ کی عدت ۴ ماہ ۱۰ دن کیوں؟

فرمایا: تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ لڑکے کے جسم میں روح تین مہینہ کے بعد پھونکی جاتی ہے اور لڑکی کے جسم میں ۴ مہینہ کے بعد اسی وجہ سے خاوند کے مرنے کے بعد عورت کے لیے عدت ۴ مہینہ ۱۰ دن ہے۔

عمل کثیر

فرمایا: نماز کے ہر رکن میں صرف ایک مرتبہ نماز کے علاوہ عمل کرنا جائز ہے

(مثلاً کھجانا وغیرہ) دوسری مرتبہ ایسا عمل کرنا مکروہ ہے اور تیسری مرتبہ ایسا عمل کرنے سے ہمارے امام صاحب کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے (رکن سے مراد سجدہ رکوع وغیرہ ہیں)۔

والدین کی تعظیم

فرمایا: فقہاء لکھتے ہیں کہ اگر باپ کافر ہو اور لڑکا مسلمان اور باپ مندر میں پوجا کرنے جائے تو لڑکا اس کے ساتھ نہ جائے لیکن جب باپ وہاں سے لوٹے تو اس کو کندھوں پر اٹھا کر لائے تاکہ باپ گناہ کی جگہ سے جلد از جلد ہٹ جائے اور دوسری وجہ کاندھوں پر بٹھانے کی والد کی ضعیفی ہے۔

قیامت کے دن ننگے اُٹھنے کی وجہ

فرمایا: حدیث میں ہے روزِ قیامت سب ننگے اُٹھیں گے (سوائے حضور ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام) ننگے اُٹھنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح عورت کا پیٹ ہوتا ہے اسی طرح قبر کا پیٹ ہوتا ہے اور چونکہ ماں کے پیٹ سے بچہ ننگا پیدا ہوتا ہے اسی طرح قبر کے پیٹ سے بھی آدمی ننگا نکلے گا۔

عالم باعمل

فرمایا: حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر عالم باعمل قبرستان سے گزر جائے تو چالیس دن تک عذابِ قبر ٹل جاتا ہے۔

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا

فرمایا: حدیث شریف میں ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے سے برکت ہوتی ہے اور فقر دور ہوتا ہے کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے جنون نہیں ہوتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے غوث

فرمایا: تصوف کی کتابوں میں لکھا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے غوث تھے۔

داڑھی منڈانے کی ابتدا

فرمایا: داڑھی منڈانے کی ابتدا سب سے پہلے قوم لوط نے کی۔ اس سے پہلے کسی نبی کی اُمت نے داڑھی نہیں منڈائی تھی۔ داڑھی منڈانے کی وجہ یہ تھی کہ یہ قوم لڑکوں سے بدکاری کرنے کے مرض میں مبتلا تھی۔ لہٰذا داڑھی منڈائی جاتی تھی تاکہ اس فعل کا ارتکاب کیا جائے۔

خضاب کس نے ایجاد کیا؟

فرمایا: سب سے پہلے خضاب کی ابتدا فرعون سے ہوئی۔ سب سے پہلے فرعون نے خضاب استعمال کیا لہٰذا اسلام نے اس کو منع کیا۔

اللہ

فرمایا: اللہ اسم جلال ہے لہٰذا اس میں سوزش ہے گرمی ہے۔

زُبان اور شرمگاہ کی حفاظت

فرمایا: اہل اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زُبان اور شرمگاہ کو دو پردوں میں چھپا رکھا ہے۔ زُبان کا پہلا پردہ دانت ہے اور دوسرا پردہ ہونٹ ہیں۔ اسی طرح شرمگاہ کا پہلا پردہ پاجامہ ہے اور دوسرا پردہ قمیص ہے۔ مقصد یہ ہے کہ ان پردوں کو اُٹھانے سے قبل انجام کو سوچ لو۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی ذوق

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مطالعہ بہت وسیع تھا۔ اکثر شامی و دیگر فقہ کی کتابیں زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ اٹھتے بیٹھتے اکثر مسائل بیان فرماتے رہتے تھے۔ اگر کوئی مسئلہ پر عمل کرنے میں غلطی کرتا تو اس کو ٹوکتے۔ اگر عالم ہوتا تو اس کو فقہی دلائل سے قائل فرماتے۔

درس دینے میں ملکہ حاصل تھا۔ نہایت سادہ اور دلنشیں انداز سے درس دیا کرتے تھے۔ کتاب کے مشکل سے مشکل مسائل آسانی کے ساتھ ذہن نشین فرما دیا کرتے تھے۔ راقم الحروف کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ آپ نے اس عاجز کو نور الایضاح، قدوری مکمل اور منیۃ المصلی (باب العبادات تک) نہایت شفقت و محبت سے پڑھائی۔ ان چند کتابوں کے پڑھنے سے اس عاجز کی فقہی معلومات میں کافی اضافہ ہوا۔ اس عاجز نے بھی بڑے ذوق و شوق سے مذکورہ کتابیں پڑھیں۔ دورانِ درس جو اہم اہم مسائل بیان ہوتے تھے یہ عاجز لکھ لیا کرتا تھا۔ ناظرین کے علمی افادے کی خاطر مذکورہ مسائل پیش خدمت ہیں۔

مسئلہ اگر پانی کے تین برتن ہوں۔ تین برتنوں میں سے دو برتنوں میں پانی پاک ہے اور ایک میں نجس اور ایسی صورت میں خبر نہ ہو کہ کس برتن میں پانی پاک ہے اور کس میں نجس ہے تو وضو کرنے والا شخص کچھ سوچے گا اور معلوم کرے گا اور معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ کس برتن کا پانی پاک ہے۔ پھر اپنی سمجھ کے موافق پانی وضو کے واسطے استعمال کرے گا اور پینے کے واسطے بھی استعمال کرے گا۔

مسئلہ اگر دو برتنوں میں پانی نجس ہے اور ایک میں پاک تو سوچے گا نہیں اور وضو

کی بجائے تیمم کرے گا لیکن پینے کے لیے یہ پانی استعمال ہو سکتا ہے۔

مسئلہ: نماز میں ضحک (اس طرح ہنسنا کہ صرف دانت نظر آئیں) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے لیکن وضو نہیں ٹوٹتا۔

قہقہہ سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ تبسم سے نہ نماز ٹوٹتی ہے اور نہ وضو۔

مسئلہ: غسل جمعہ کے سلسلے میں صحیح مسئلہ یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لیے غسل سنت ہے۔ اگر غسل کرنے کے بعد وضو ٹوٹ گیا اور پھر وضو کیا تو غسل سنت ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ: اگر نماز جنازہ یا نماز عید کے فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: جمعہ کی نماز فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمم جائز نہیں کیونکہ جمعہ کی نماز کا بدل ظہر کی نماز ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے پانی دینے کا وعدہ کیا تو جب تک پانی نہ آجائے انتظار کرنا واجب ہے چاہے نماز قضا ہو جائے تیمم جائز نہیں ہے۔ انتظار کرنا اس لیے واجب ہے کہ مومن سے وعدہ خلافی کی امید نہیں کی جا سکتی۔

مسئلہ: حیض: حیض کی کم از کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

نفاس: اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے اور کم از کم مدت مقرر نہیں ہے۔

استحاضہ: اگر خون حیض کی مدت کے بعد آئے یا ایک دن آ کر بند ہو جائے یا نفاس کی مدت کے بعد بھی آئے تو اس خون کو استحاضہ کہتے ہیں۔ وہ تمام چیزیں جو

حیض اور نفاس میں حرام تھیں (جیسے نماز، روزہ، مباشرت) حلال ہو جائیں گی۔

مسئلہ جن مقامات پر عشاء کا وقت نہیں ہوتا وہاں عشاء کی نماز معاف ہے۔ شامی نے ایک ملک کا نام لکھا ہے "بلغار" یہاں اندھیرا صرف اتنی دیر ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز ہو جائے اس کے بعد صبح صادق ہو جاتی ہے لہٰذا یہاں عشاء کی نماز معاف ہے۔

مسئلہ اگر مؤذن کے قول اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا نہ آتا ہو تو مَاشَآءَ اللّٰہُ کہے۔

مسئلہ طہارت مکان شرائط نماز میں سے ہے۔ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ صرف پیشانی رکھنے کی جگہ، دونوں ہاتھوں کے رکھنے کی جگہ، دونوں گھٹنوں کے رکھنے کی جگہ اور زانو رکھنے کی جگہ پاک ہونا چاہئے اور درمیان میں اگر زمین پلید ہو تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہے۔

مسئلہ ننگا آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ جائے اور قبلہ کی طرف پیر پھیلا دے۔ ہاتھوں کو بجائے ناف کے شرمگاہ پر رکھے اور نماز کو اشاروں سے پورا کرے۔

مسئلہ مرد کی عورت (یعنی جس کا چھپانا فرض ہے) ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔ ناف عورت میں شامل نہیں ہے۔

مسئلہ تشہد کے بعد صرف السلام کہنا واجب ہے علیکم کہنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ اگر امام عشاء کی نماز میں سورت ملانا بھول گیا تو اس کو چاہیے کہ بعد کی دو رکعت میں سورتوں کو ملائے اور اس صورت میں فاتحہ بھی جہر کے ساتھ پڑھے گا۔

مسئلہ فقہاء نے فرمایا ہے کہ امام نماز میں تین مرتبہ سے زیادہ تسبیحات نہ پڑھے۔ (تین مرتبہ اس لیے پڑھے تاکہ مقتدیوں میں کسی مقتدی کو تکلیف نہ ہو)

مسئلہ فرض نماز کے فوراً بعد سنتیں پڑھنے کے لیے کھڑا ہونا سنّت ہے۔ (یعنی فرض اور سنتوں کے درمیان کوئی وظیفہ وغیرہ نہ پڑھے۔)

مسئلہ اگر متیمم یعنی تیمم کرنے والا نماز پڑھ رہا ہے اور اس نے پانی دیکھ لیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ اس کو فوراً وضو کرنا چاہئے اور دوبارہ نماز پڑھنا چاہیے۔ اسی طرح اگر ننگا نماز پڑھ رہا ہے اور اس پر کسی نے کپڑا ڈال دیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر نماز میں زخم ٹھیک ہوگیا اور پٹی خود بخود گر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اب اس پر زخم کے حصّہ کا دھونا فرض ہو جائے گا۔

مسئلہ مندرجہ ذیل شرائط کی موجودگی میں مرد کی نماز عورت کے پیچھے فاسد ہو جائے گی:

(۱): تکبیر تحریمہ میں مرد و عورت مشترک ہوں۔

(۲): مرد و عورت کا مکان متحد ہو اور درمیان میں کوئی دیوار وغیرہ حائل نہ ہو۔

(۳): امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو۔

(۴): مرد عورت کے پیچھے محاذات میں کھڑا ہو۔ اگر ایک عورت ہے اور اس کے پیچھے تین آدمی اس طرح نماز پڑھ رہے ہیں کہ ایک آدمی اس عورت کے دائیں بازو کے محاذات میں ہے۔ دوسرا آدمی دوسرے بازو کے محاذات میں ہے اور تیسرا آدمی پیٹھ کے محاذات میں ہے تو اس صورت میں صرف ان تین آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی۔ پیچھے جماعت میں کھڑے ہوئے بقیہ آدمیوں کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ دو عورتوں کی صورت میں تمام آگے پیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر اعراب غلط پڑھا مثلاً زبر کی جگہ زیر اور زیر کی جگہ زبر یا مشدد میں تخفیف کر دی یا اس کا عکس یا مد کو قصر کر دیا یا اس کا عکس یا مدغم کر دیا جہاں کہ مدغم نہیں کرنا چاہئے تھا یا اس کا عکس تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی اگرچہ

معانی میں تغیر فاحش واقع ہو اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (یہ فتویٰ علماء متاخرین کا ہے)

مسئلہ ہر وہ چیز جس کی طرف نماز میں دل مشغول ہوتا ہو اس کو پہلے پورا کر لینا چاہئے۔ اگر دل کی مشغولیت کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو مکروہ ہے۔

مسئلہ اگر پہلی صف میں جگہ خالی ہے اور کچھ لوگوں نے پیچھے صف باندھ لی تو تیسرے شخص کو یہ حق ہے کہ صف توڑ کر پہلی صف میں کھڑا ہو جائے اس صورت میں اس کو نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ بھی نہ ہوگا۔

مسئلہ اگر نمازی کے سر پر یا پیچھے یا سامنے یا نیچے تصویر ہو تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے البتہ اگر قدموں کے نیچے ہو تو کراہت نہیں۔

مسئلہ اگر نمازی کے سامنے تنور ہو یا بھٹی ہو تو بھی نماز مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں دیکھنے والے کو آگ کی پرستش کا شبہ ہوتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی کے سامنے سے گزرنے کا اندیشہ ہو تو نمازی کے لیے مستحب ہے کہ اپنے سامنے سترہ کھڑا کر لے۔ سترہ کی لمبائی ایک گز ہونا چاہئے (گز سے مُراد شرعی گز ہے جو کہ ایک ہاتھ ہوتا ہے) اور چوڑائی کم از کم انگلی کے برابر ہو۔ اگر سامنے کھڑی کرنے کے لیے کوئی چیز موجود نہ ہو تو ایک خط لمبا اپنے سامنے کھینچ لے۔ سترہ یا خط ناک کی سیدھ میں نہ ہونا چاہئے بلکہ دائیں آنکھ کے سامنے ہو یا بائیں آنکھ کے سامنے ہو۔

مسئلہ نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مارنے سے نماز میں کراہت نہیں آتی اگرچہ قبلہ سے مُنہ بھی پھر جائے۔

مسئلہ زمین پر بغیر کوئی کپڑا بچھائے نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ مظلوم کی فریاد پر نماز توڑ دینا جائز ہے۔

مسئلہ نماز قصداً ترک کرنے والے کے لیے شریعت نے یہ سزا مقرر کی ہے کہ

اس کو اتنا مارا جائے کہ بدن سے خون نکلنے لگے اور اس کو اس وقت تک قید خانہ میں رکھا جائے جب تک وہ نماز ترک کرنے سے باز نہ آجائے۔

مسئلہ رمضان میں وتر نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ اگر کسی کو دعاءِ قنوت یاد نہ ہو تو وہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی تین مرتبہ پڑھے یا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا الخ پڑھے یا یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ پڑھے۔ دعاءِ قنوت جلد از جلد یاد کرنے کی کوشش کرے جب تک یاد نہ ہو مذکورہ کلمات پڑھے۔

مسئلہ دن میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زائد نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن رات کو جائز ہے۔

مسئلہ رات کو دو دو کرکے نفل پڑھنا افضل ہے بجائے چار رکعت پڑھنے کے۔

مسئلہ تہجد کی نماز میں تطویل قیام بہ نسبت کثرت سجود کے بہتر ہے۔ زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنا اچھا ہے بہ نسبت زیادہ رکعتوں کے۔

مسئلہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بیٹھنے سے قبل تحیۃ المسجد پڑھنا سنت ہے (سنت سے مراد سنت زوائد ہے اگر بیٹھنے کے بعد پڑھے تو بھی کوئی حرج نہیں۔)

مسئلہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد فرض نماز ادا کی یا اشراق ادا کی یا چاشت ادا کی تو ان تمام صورتوں میں تحیۃ المسجد بھی ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کر دی اور پھر بیٹھ کر ختم کر دی تو بلا کراہت جائز ہے۔ اسی طرح اگر بیٹھ کر نماز شروع کی اور پھر کھڑا ہو گیا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ شہر کے باہر سواری کے اوپر نماز پڑھنا بلا استقبالِ قبلہ کا خیال کئے ہوئے جائز ہے۔

مسئلہ سواری کے اوپر نماز شروع کی اور پھر زمین پر کھڑے ہو کر تمام کی تو یہ جائز ہے کیونکہ ضعیف نماز کی انتہا قوی نماز پر ہو رہی ہے۔

مسئلہ: اگر قرآن تراویح میں پڑھنے سے قوم کو تکلیف ہوتی ہو تو تراویح میں صرف چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اکتفا کرے۔

مسئلہ: شامی نے لکھا ہے جو امام قوم کی طبیعت، حالات اور عادات کا خیال نہ کرے وہ جاہل ہے۔

مسئلہ: خانہ کعبہ کے اندر فرض اور نفل نماز صحیح ہے مگر خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے بوجہ ترک ادب کے۔

مسئلہ: خانہ کعبہ کے باہر یا اندر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزر جانا جائز ہے۔

مسئلہ: مسافر امام کے پیچھے مقیم کی نماز جائز ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہوگا کہ جب مسافر امام دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے مقیم بقیہ رکعتیں اس طرح پوری کرے کہ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ اتنی دیر قیام کرے کہ اس وقت میں فاتحہ پڑھی جا سکے۔ اس طرح اپنی بقیہ دونوں رکعت کو پورا کرے۔ فاتحہ نہ پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد بھی وہ حکماً مقیم کا امام ہوتا ہے اور چونکہ امام کے پیچھے فاتحہ نہیں پڑھی جاتی لہٰذا یہ مقیم بھی فاتحہ نہ پڑھے گا۔

مسئلہ: اگر مریض کو قیام کی قوت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے شدت سے درد ہوتا ہو یا مرض کے طول ہو جانے یا بڑھ جانے کا خوف ہو تو ان تمام صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر مریض نہ کھڑے ہو کر اور نہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو تو اس کو چاہیے کہ لیٹ کر نماز پڑھے۔ لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہوگا کہ قبلہ رو چت لیٹ جائے۔ زانوؤں کو کھڑا کرے اور سر کے نیچے تکیہ لگا لے تاکہ منہ قبلہ رو ہو جائے پھر آسمان کی طرف نہ رہے۔ رکوع کے لیے سر کو تھوڑا سا جھکائے اور سجدے کے لیے

اس سے کچھ زائد اس طرح اشاروں سے نماز پوری کرے۔ اگر مریض چت نہیں لیٹ سکتا تو کروٹ سے لیٹے اور حتی الامکان مُنہ قبلہ کی طرف ہو۔

مسئلہ اگر منفرد نے فرض نماز شروع کی اور جماعت کھڑی ہوگئی تو نماز توڑ دے اور اقتداء کرے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ سجدہ نہ کیا ہو۔

اگر ظہر کی نماز شروع کی اور ایک رکعت پوری ہوئی تھی کہ جماعت کھڑی ہوگئی تو نمازی کو چاہئے کہ دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیرے تاکہ یہ نماز نفل ہو جائے اور پھر فرض نماز کی اقتداء کرے۔ اگر تین رکعتیں پوری ہوگئیں اور پھر جماعت کھڑی ہوگئی تو پھر اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملائے یعنی چار پوری کرے اور پھر سلام پھیرے۔ یہ نماز نفل ہو جائے گی۔ اس کے بعد فرض نماز کی نیت باندھے۔

مسئلہ حیض والی یا نفاس والی عورت اگر سجدہ کی آیت سُن لے تو اس پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں۔

مسئلہ اگر امام اور مقتدی نے نماز میں کسی غیر شخص سے سجدہ کی آیت سنی تو ان کو نماز کے بعد سجدۂ تلاوت ادا کرنا پڑے گا۔ اگر نماز ہی میں سجدۂ تلاوت ادا کرلیا تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی پرندے نے آیت سجدہ پڑھی یا آواز باز گشت کے ذریعہ آیت سجدہ سنی گئی تو سجدۂ تلاوت واجب نہیں کیونکہ یہ چیزیں مُکلف نہیں ہیں۔

مسئلہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدۂ شکر مکروہ ہے جب کہ صاحبین کے نزدیک جائز ہے بلکہ ثواب بھی ہوتا ہے لیکن ... ... نماز کے بعد مکروہ ہے۔

مسئلہ اگر کسی وجہ سے نماز عیدالفطر ادا نہ کی جاسکتی ہو تو اس کو ایک دن تک

ملتوی کیا جا سکتا ہے اور اگر نمازِ عیدالاضحیٰ فوت ہو جائے تو یہ تین دن کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ نابالغ میت کو غسل کرانے سے پہلے وضو کرانا ضروری نہیں۔

مسئلہ مرد اور عورت دونوں کیلئے نابالغ لڑکے اور نابالغ لڑکی کو غسل دینا جائز ہے۔

مسئلہ اگر بیک وقت کئی جنازے آ گئے تو بہتر یہ ہے کہ سب کے لیے الگ الگ نماز پڑھی جائے۔ اگر ایک ساتھ پڑھی جائے تو بھی جائز ہے اور ترتیب اس کی یہ ہوگی کہ تمام جنازوں کو طولاً قبلہ رو رکھیں۔ جو تقویٰ و پرہیزگاری کے لحاظ سے بہتر ہو اس کو پہلے رکھیں۔ اس کے بعد مراتب کا لحاظ رکھتے ہوئے تمام جنازوں کو یکے بعد دیگرے رکھتے چلے جائیں لیکن اس بات کا بھی لحاظ رکھا جائے گا کہ سب سے پہلے مرد کا جنازہ ہو اس کے بعد نابالغ لڑکے اس کے بعد مخنث اور پھر عورتیں۔

مسئلہ اگر کوئی بچّہ پیدا ہو اور حسبِ معمول اس کے مُنہ سے رونے کی آواز نکلے اور انتقال کر جائے تو اس کا نام رکھا جائے، غسل دیا جائے اور نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اگر پیدا ہونے کے بعد بچّہ کے مُنہ سے آواز نہ نکلے اور انتقال ہو جائے تو اس کو غسل دے کر ایک کپڑے میں لپیٹا جائے اور بلا نمازِ جنازہ کے دفن کیا جائے۔

مسئلہ کوئی گناہ نہیں ہے قبر پر کتبہ لکھوانے میں تاکہ نشان قائم رہے۔

مسئلہ نمازِ جنازہ میں سب سے پچھلی صف میں کھڑا ہونا افضل ہے۔

مسئلہ سورۂ یٰسٓ قبر پر پڑھنا مستحب ہے۔ یٰسٓ شریف پڑھنے سے اُس دن عذابِ قبر ہلکا ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو تمام اہلِ قبر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ قرأت کیلئے قبر پر بیٹھنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ سارا سال بلا فصل کے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ اگر کسی عورت نے قصداً روزہ توڑا اور اسی دن روزہ توڑنے کے بعد اس کو حیض یا نفاس کی شکایت ہوگئی تو اب اس عورت پر صرف قضا ہے۔ روزہ کا کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی مرد نے روزہ توڑا اور اس کے بعد اس پر ایسا مرض غالب ہوگیا کہ جس میں روزہ توڑنے کی اجازت ہے تو اب اس شخص پر بھی صرف روزہ کی قضا ہے کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ بہت بوڑھا مرد یا بہت بوڑھی عورت جو کہ روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہوں ان کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے لیکن فدیہ دینا ہوگا۔ جس حساب سے فطرہ ادا کیا جاتا ہے اسی حساب سے فدیہ دیا جائے گا۔ ایک روزہ کے بدلے ایک فطرہ کی رقم۔

مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے دوست کی کھانے کی دعوت پر (نفلی) روزہ کو توڑ دے تو اس کو ایک ہزار روزوں کا ثواب روزہ توڑنے پر ملتا ہے اور دو ہزار روزوں کا ثواب اس وقت ملتا ہے جبکہ وہ قضا روزہ رکھے۔

مسئلہ اعتکاف میں بیکار باتیں کرنے سے اعتکاف مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دیتے وقت فقیر کو یہ بتلانا ضروری نہیں ہے کہ یہ روپے زکوٰۃ کے ہیں۔

مسئلہ اگر کسی شخص نے کسی کو روپے بطور قرض یا ہبہ دیئے اور دل میں نیت زکوٰۃ کی کرلی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ ہیرے، جواہرات پر زکوٰۃ نہیں ہے بشرطیکہ یہ تجارت کیلئے نہ ہوں۔

مسئلہ حج فرض ہو جانے کے بعد بلا کسی عذر کے تاخیر کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ جب کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر سلام پڑھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہے تو اس کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔

عبادات

نمازِ تہجّد

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اوقات عبادت سے پُر تھے۔ تہجّد کے لیے صُبح صادق سے تقریباً دو گھنٹے قبل بیدار ہو جاتے تھے۔ نماز تہجّد کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ سفر' حضر یا بیماری میں نمازِ تہجد کا ناغہ نہ فرماتے تھے۔ تہجّد کی چند رکعتیں پڑھنے کے بعد صلوٰۃ التسبیح میں مشغول ہو جاتے تھے۔ صلوٰۃ التسبیح میں لیٰسٓ شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ کافی وقت صلوٰۃ التسبیح میں خرچ ہوتا تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ننگے سر سجدے میں دُعا فرماتے تھے۔ دُعا کے بعد مراقب ہو جاتے تھے اور اذانِ صُبح تک مراقبے کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

نمازِ فجر

اذان کے بعد فجر کی سنتیں گھر میں پڑھ کر مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور فجر کی نماز شروع ہونے تک بہت خشوع و خضوع کے ساتھ تسبیحات وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ ایسے وقت میں اگر کوئی نمازی بآواز بلند عمومی سلام کرتا تو اس کو منع فرماتے اور فرماتے تھے کہ جب نمازی ذکر اذکار میں مشغول ہوں تو زور سے سلام نہیں کرنا چاہیے یہ مکروہ ہے۔

جب تک معذور نہ ہوئے نمازِ فجر اور بقایا تمام نمازیں بہ نفس نفیس پڑھاتے تھے۔ نماز میں سنن اور آداب کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ فجر کی نماز میں بمطابق سنّت قرأت میں طول دیا کرتے تھے۔

نمازِ اشراق

نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک مریدین کے ساتھ مراقب رہتے۔ طلوعِ آفتاب کے پندرہ منٹ بعد چار رکعت پڑھ کر دولت خانہ پر تشریف لے جاتے۔

نمازِ ظہر

ظہر کی نماز کے لیے مسجد تشریف لاتے اور نماز پڑھ کر گھر تشریف لے جاتے۔

نمازِ عصر

عصر کی نماز کے بعد مسجد میں ختمِ خواجگان اور مراقبہ کا معمول آخری وقت تک (جب تک مسجد میں آنے کی طاقت رہی) جاری رہا۔ دورانِ ختمات عجیب و غریب انوارات و برکات کا نزول ہوتا تھا۔ جماعت پر ایک سکوت کی کیفیت رہتی تھی۔ یہ عاجز ابتدائے ختمات سے اختتامِ مراقبہ تک استغراق کی حالت میں رہتا تھا۔ مراقبہ کے بعد حضرت شاہ صاحب دُعا فرماتے تھے۔ آخری دور میں دُعاؤں میں ایک خاص دُعا یہ ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ روس کو ذلیل و رسوا اور ناک بریدہ اپنے مُلک کو واپس فرمائے۔ اس دُعا کا بطورِ خاص التزام فرماتے تھے۔ آخر کار یہ دُعا رنگ لائی' روس ذلت کے ساتھ پسپا ہوا اور اس کے مُلک کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

نمازِ مغرب اور اوّابین کا معمول

مغرب کی نماز کے لیے اپنی مسجد فیض الغفور تشریف لاتے تھے نماز جماعت سے ادا فرمانے کے بعد دو رکعت سنّت مؤکدہ اور بعدہ چھ رکعت صلوٰۃ اوّابین ادا فرماتے تھے۔ صلوٰۃ اوابین ادا فرمانے کے بعد ہر دو رکعت کا ثواب اپنے حق داروں کو پہنچاتے تھے۔ یہ معمول حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت تک (جب تک ہوش و حواس رہے) جاری رہا۔

نمازِ عشاء

عشاء کی نماز مسجد میں آ کر پڑھتے۔ اس کے بعد دولت خانہ میں تشریف لے جاتے۔ کچھ زمانہ عشاء کے بعد ختم خواجگان و مراقبہ کا معمول بھی رہا ہے۔

حج و عمرہ

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے حج و عمرہ کی سعادت سے تاحین حیات سرفراز فرمایا تھا۔ ۱۹۴۵ء سے حضرت شاہ صاحب تقریباً ہر سال حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ زندگی کے آخری سالوں میں جب بوجہ اعذار کے حج کرنے کی طاقت نہ رہی تو ہر سال عمرہ کے لیے تشریف لے جاتے رہے کسی سال عمرہ کا ناغہ نہ ہوا۔ فالج اور دیگر امراض کی بناء پر جب طواف اور سعی صفا و مروہ کی طاقت نہ رہی تو پہیوں والی کرسی پر بیٹھ کر طواف و سعی فرماتے رہے۔

۱۹۹۱ء میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس دارِ فانی کو خیرباد کہا۔ سالِ وفات میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کمزوری اور تکالیف انتہا کو پہنچ گئی تھیں۔ چلنے پھرنے کی طاقت ختم ہو چکی تھی باوجود تمام تکالیف کے آپ نے عمرہ کا ناغہ نہ فرمایا۔ پہیوں والی کرسی میں بیٹھ کر ہوائی جہاز تک تشریف لے گئے اور اسی کرسی کے سہارے عمرہ کے ارکان ادا فرمائے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ☆ تانہ بخشد خدائے بخشندہ

سلوک و طریقت

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ عالیہ رام پور (بھارت) سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد واپس اپنے وطن مالوف یعنی بونیر (سوات) کی طرف رجوع فرمایا۔ حکومت سوات نے حضرت شاہ صاحب کو پشاور میں قاضی مقرر فرمایا۔ کافی مدت تک حضرت شاہ صاحب قاضی کے فرائض بحسن و خوبی انجام دیتے رہے۔ قاضی ہونے کے ناطے سے حضرت شاہ صاحب کی نشست و برخاست بادشاہ سوات اور ان کے وزراء اور حکام کے ساتھ ہونے لگی۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے تھے کہ بادشاہوں کی زندگی ظلم و ستم و مال حرام سے بھرپور ہوتی ہے۔ میری زندگی بھی اسی ماحول میں رنگ گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل فرمایا اور مجھے ایک عجیب طریقے سے ظالمانہ زندگی سے نجات عنایت فرمائی۔

میں ایک مرتبہ سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مولانا محمد صدیق المعروف بچھوڑبن باباؒ کے مزار شریف پر فاتحہ کی غرض سے حاضر ہوا۔ یہ بزرگ ہمارے اجداد میں سے گزرے ہیں۔ آپ کا مزار پرُانوار مرجع خلائق ہے۔ سرحد میں جتنے بھی بڑے بڑے بزرگ گزرے ہیں ان کو فیض کسی نہ کسی طریقے سے بچھوڑبن بابا رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچا ہے۔ بادشاہ سوات کے والد حضرت شیخ عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ کے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ سیدو شریف (سوات) میں آپ کا مزار ہے۔ اپنے وقت کے غوث تھے۔ ممدوح نے بھی فیض حضرت بچھوڑبن بابا رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ اسی خاندانی نسبت کی وجہ سے بادشاہ سوات میری بڑی عزت و وقعت کرتا تھا جب میں دربار میں حاضر ہوتا تھا تو بادشاہ سوات میرے لیے کھڑا ہو جاتا تھا۔ آمدم بر سر مقصد۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا میں حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ مزار شریف پر

حاضر ہوا۔ مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف پر مراقب ہوگئے۔ دورانِ مراقبہ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست وجد آیا۔ وجد اتنا شدید تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ کچھ دیر کے بعد سکون کی حالت ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ ختم فرمایا۔ مراقبہ کے بعد موصوف نے مجھے سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں داخل کیا اور ایک تسبیح میرے ہاتھ میں دے دی اور ذکر و اذکار پڑھنے کی تلقین کی۔

میں نے مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ مجھے بیعت کرنے سے قبل کم از کم آپ کو مجھ سے پوچھ تو لینا چاہئے تھا اس لیے کہ میرا اُٹھنا بیٹھنا بادشاہ اور اس کے درباریوں کے ساتھ ہے جن کا کھانا پینا اکثر حرام ہوتا ہے ایسی زندگی میں مجھے بیعت کا کیا فائدہ ہوگا۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مجھے صاحب مزار نے حکم دیا ہے کہ اس کو سلسلے کے اندر جکڑ لو۔ میں نے صاحب مزار کے حکم کی تعمیل کی ہے۔

صاحب مزار کی کرامت کا ظہور ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نقشبندیہ کی جانب پورے انہماک کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ بادشاہ سوات کی مصاحبت سے نجات ہوئی۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلوک کی منازل طے کیں۔ بالآخر حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیر طریقت غوث وقت حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں فقیر پور تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ لے گئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ اسباق ولایت صغریٰ (معیت) تک پہنچنے میں باقی رہ گئے تھے۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وہ اسباق پہلے ہی پورے فرما دیئے۔

حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبّت تھی۔ حضرت مولانا

عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے ذکر کی آواز اتنی زور سے نکلتی تھی کہ ساری محفل ذکر میں گونج پیدا ہو جاتی تھی۔ کثرتِ ذکر کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں ایسا اثر پیدا ہو گیا تھا کہ کوئی آپ کے چہرۂ مبارک کو دیکھتا تھا تو فوراً مرعوب ہو جاتا تھا۔ چہرۂ مبارک کو دیکھنے کی تاب نہ ہوتی۔

حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش تھی کہ حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت مل جائے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے دو جلیل القدر خلفاء حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ محمد سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ وہ حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت کی سفارش کریں۔ انہوں نے جواب دیا مولانا! یہ چیز سفارش سے نہیں دی جاتی۔

انہی دنوں سالانہ اجتماع کے اختتام سے ایک دن قبل تہجد کے وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سند خلافت عنایت فرما رہے ہیں۔ صبح اذان کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کو خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواہش پوری فرما دی۔ صبح ہوئی تو خلافت کی سندیں تقسیم ہونا شروع ہوئیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے پنکھا جھل رہے تھے۔ اسی اثنا میں حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ کیا اپنے پاس آنے کا' مقصد تھا خلافت دینا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اس پنکھا جھلنے کی خدمت کو کسی طرح چھوڑنے کو تیار نہیں ہوں۔ حضرت مولانا عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ فوراً اُٹھے اور پنکھا جھلنے کی خدمت اپنے ہاتھ میں لے لی اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا آپ حضرت

قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے جائیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے سند خلافت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو مرحمت فرمائی۔ اس طرح حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خواب سچا ہوا۔

خلافت ملنے کے کچھ مدت کے بعد حضرت مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا سے پردہ فرمایا۔ بعدہٗ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال ہوگیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سلوک ابھی مکمل نہ ہوا تھا۔ شیخ کی تلاش میں رہتے تھے تاکہ سلوک مکمل ہو جائے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ارادہ فرمالیا کہ حضرت مولانا فضل علی قریشیؒ کے اجل خلیفہ حضرت خواجہ عبدالمالک صدیقیؒ سے بیعت ہو جائیں۔ خط کے ذریعے ان سے رابطہ کیا اور بیعت کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ حضرت خواجہ عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرمایا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ حضرت خواجہ عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کی کوشش کی لیکن ہر تدبیر کے سامنے تقدیر آڑے آجاتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حصّہ حضرت خواجہ عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہ تھا۔ انہی دنوں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا۔ خواب میں حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شیخ عبدالغفور العباسی المدنیؒ کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے فرما رہے ہیں کہ روئے زمین پر اس سے بڑی کوئی ہستی نہیں۔ جب آنکھ کھلی تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوگئے۔ اُن دنوں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے مشہور مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ امینیہ دہلی سے فارغ التحصیل ہو کر اسی مدرسہ میں استاد ہوگئے تھے لیکن جلد ہی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ میں سکونت پذیر ہو چکے تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایسے وسائل نہ تھے کہ مدینہ منورہ تشریف لے جائیں اور حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنیؒ سے بیعت ہو جائیں۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ۱۹۴۵ء میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حج کے اسباب

پیدا ہوئے۔ آپ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ مکّہ مکرمہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ مکّہ مکرمہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوگئے اور شیخ کی تلاش میں نکل پڑے۔ اتفاق سے بیت اللہ شریف کے سامنے ملاقات ہوگئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں آپ کے بارے میں بتایا گیا تھا اور میں بھی آپ کی تلاش میں تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بیعت فرمالیا اور فرمایا کہ اسلام کی ابتداء مکّہ مکرمہ میں ہوئی اور اس کی تکمیل مدینہ منورہ میں ہوئی۔ انشاء اللہ آپ کی تکمیل بھی مدینہ منورہ میں ہوگی۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت سے مشرف فرمایا۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معمول ۱۹۴۵ء سے ہر سال حج و عمرہ کرنے کا رہا اور یہ سلسلہ سالِ وصال تک جاری رہا۔ ہر سال جب حج کے لئے تشریف لے جاتے تو کئی کئی مہینے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہو جاتا تھا۔ کافی سالوں تک یہ صحبت کا سلسلہ جاری رہا۔ کثرتِ صحبت کی بنا پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محبّت اور عقیدت حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کمال کو پہنچ گئی تھی۔

حضرت شیخ عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تبلیغی دوروں کا آغاز پاکستان میں ۱۹۵۷ء سے کیا اور یہ سلسلہ ۱۹۶۹ء تک جاری رہا۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی پاکستان تشریف آوری پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ ہوتی تھی۔ وہ دُنیا و مافیہا سے بے تعلّق ہو کر ہمہ تن حضرت شیخ مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی محبّت میں مستغرق ہو جاتے تھے۔ گھر بار چھوڑ کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پڑ جاتے تھے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بار بار اصرار پر کبھی کبھی گھر پر حاضری دیتے تھے۔

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا دورۂ پاکستان کئی مہینوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ پاکستان کے جس شہر اور گاؤں میں حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے جاتے تھے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ ہوتے تھے۔ سفر و حضر کے جملہ انتظامی اُمور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زمہ تھے۔ کثرت سے محبین و مخلصین دعوتیں دیا کرتے تھے اِن تمام اُمور کا نظام الاوقات حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہوتا تھا۔ کراچی میں جب حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ قدم رنجہ فرماتے تھے تو پاکستان کے مختلف علاقوں سے کثیر تعداد میں مہمان حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور ملاقات کے لیے تشریف لاتے تھے۔ اِن تمام مہمانوں کی دیکھ بھال حسب مراتب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو انتظامی صلاحیت کمال درجہ کی عنایت فرمائی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک انتہائی مخلص مرید (ہندوستان کی مشہور فرم اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کے مالک) جناب حاجی اصطفا خان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا وزیر ہونے کا خطاب دیا تھا۔

درحقیقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مشیر خاص تھے اور وہ تمام اہم اُمور میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ فرماتے تھے۔

حلقۂ ذکر

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شرفی مسجد واقع ویر جی اسٹریٹ جوڑیا بازار کراچی میں حلقہ ذکر و مراقبہ کی بنیاد ڈالی۔ بعد نماز عشاء روزانہ بعد ختم خواجگان ذکر اور مراقبہ فرماتے تھے۔ منتسبین کی ایک معقول تعداد شریک محفل ہو کر فیضیاب ہوتی تھی۔ شب جمعہ بڑا حلقہ ہوتا تھا۔ لوگوں کی کثیر تعداد جمع ہوتی تھی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں خصوصی توجہ دیتے تھے۔ توجہ میں بہت قوت ہوتی تھی کئی لوگوں پر اکثر حالتِ وجد طاری ہو جاتی تھی۔ کوئی چیختا تھا' کوئی چلاتا تھا' کوئی زمین پر لوٹتا تھا۔ یہ عاجز بھی انہی میں سے ایک ہوتا تھا کبھی کبھی مراقبہ میں اِس عاجز کی حالتِ

وجد اتنی بڑھ جاتی تھی کہ بے اختیار چیختا تھا۔ ساری مسجد کو سر پر اُٹھالیتا تھا۔ لطائف کی حرکت بے انتہا تیز ہو جاتی تھی کہ ماہی بے آب کی طرح زمین پر لوٹتا تھا۔ جب کسی طرح میری حالت معمول پر نہ آتی تھی تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر اِس عاجز کے پاس تشریف لا کر سینے پر ہاتھ رکھ کر دَم فرماتے تھے اِس کے بعد طبیعت معمول پر آتی تھی۔ اِس عاجز کو درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے تاکہ ذکر کی گرمی درود شریف کی ٹھنڈک سے اعتدال پر آجائے۔

خلافت سے سرفرازی

۱۹۷۴ء کا سال تھا یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ شریفی مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ میں معتکف تھا۔ دیگر برادرانِ طریقت بھی معتکف تھے۔ بعد نمازِ عصر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ختم خواجگان مراقبہ فرمایا۔ عجیب و غریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصی توجہ فرمائی۔ اِس عاجز پر حالتِ وجد طاری ہوگئی۔ وجد نہایت شدت کا تھا۔ یہ عاجز اپنے بستر پر لوٹ رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد حالتِ وجد ختم ہوئی۔ اِس کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس عاجز کو اپنے پاس بلا کر خلافت سے مشرف فرمایا اور یہ الفاظ زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائے کہ جو امانت اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالی تھی وہ امانت میں تمہارے سینے میں ڈالتا ہوں اور فرمایا دستار بندی انشاء اللہ روضۂ اطہر کے سامنے کروں گا۔

رمضان کے بعد یہ عاجز شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر برادرانِ طریقت کے ہمراہ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ حج سے فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضری ہوئی۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اِس عاجز کو مواجہہ شریف میں لے گئے اور دستار بندی فرمائی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مجھے کھڑا کر کے میرے حق میں مخلصانہ دُعائیں فرمائیں۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کو ایک عظیم بے بہا نعمت سے مالا مال فرمایا۔

جب پاکستان واپسی ہوئی اور یہ عاجز پگڑی باندھے ہوئے گھر میں داخل ہوا تو اِس عاجز کی اہلیہ نے پگڑی پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ پگڑی نہ باندھو کہا کہ مجھے داڑھی رکھنے پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ میں خوش ہوں البتہ عمامہ پر اعتراض ہے۔ نوجوانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز کو خلافت سے مشرف فرمایا۔ ہماری شادی ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا چونکہ معاشرہ میں عمامہ کا عام رواج نہ تھا اِس لیے طبیعت پر شاق گزرا۔

اِنہی دنوں ایک عجیب کیفیت کا ظہور ہوا۔ کیفیت یہ تھی کہ ایک دن صبح کے وقت اِس عاجز نے دیکھا کہ اہلیہ زار و قطار رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا خیریت ہے' کیوں رو رہی ہو؟ فرمایا آج رات حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی نہایت خوش و خرم تھے' دانت مبارک موتی کی طرح چمک رہے تھے' سر مبارک پر سفید رنگ کا عمامہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے عمامہ کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کتنا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ اشارہ یہ تھا کہ تم اپنے خاوند کے عمامہ پر اعتراض نہ کرو۔ اِس خواب کے بعد اہلیہ نے اِس عاجز کے عمامہ پر اعتراض نہ کیا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ عاجز جب ۱۹۶۰ء یا ۱۹۶۱ء سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنے جانے لگا اور حلقۂ ذکر میں شرکت کرتا رہا تو اِنہی دنوں ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زُبانِ مبارک سے اِس عاجز کے لئے یہ الفاظ نکلے یہ تو میرا خلیفہ بنے گا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ☆ گرچہ از حلقومِ عبداللہ بود

چنانچہ تقریباً ۱۳/ ۱۴ سال بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی اور اِس عاجز کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ سند خلافت کی نقل درج ہے:

اجازت نامہ

حضرات نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ غفوریہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ وَجَاهِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝

اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور اس کی طرف پہنچنے کے لئے ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو یقیناً تم کامیاب ہوگے

اَلۡمُجَاهِدُ مَنۡ جَاهَدَ نَفۡسَهٗ فِیۡ طَاعَةِ اللّٰهِ ۔

مجاہد وہ ہے۔ جو خدا کی فرماں برداری میں اپنے نفس کا مقابلہ کرے

اما بعد میگوید فقیر حقیر لاشئے سید عبداللہ شاہ حسینی غفوری۔ کہ ایں حقیر خاکسار ذرہ بیمقدار و خاندان نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ داخل شدہ علم سلوک تا دائرۃ لاتعین از حضرت مجدد الوقت حضرت عبدالغفور عباسی مدنی رحمت اللہ تعالیٰ علیہ حاصل نمودہ شرف اجازت ازاں حضرت قبلہ مرحوم یافتہ برائے ثبوت سند اجازت موجود است پس ازیں عاجز لاشئے برادر طریقت جناب حاجی نصیر حسین صاحب ابن جناب وزیر حسین صاحب مرحوم علم سلوک حاصل کردہ وجذب وحالات وارادات صحیحہ حاصل نمودہ برائے تعلیم اسم ذات و علم سلوک برائے طالبان مولیٰ و برائے طالبان اسلام بموجب ضرورت اجازت دادہ شد طالبان راہ حق جل وعلیٰ را مناسب است کہ زود در فیض ظاہری و باطنی ازیں شیخ کامل حاصل نمایند ہیچ خطرہ و شک در دل نیارند؛ کہ جناب خلیفہ صاحب للہ فی اللہ خدمت اسلام و برادران اسلام کند۔

دستخط سید عبداللہ شاہ غفرلہٗ تاریخ ۱۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۹۵ھ شب جمعہ بعد نماز عشاء مقام ریاض الجنۃ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سعودیہ عربیہ۔ فقیر سید عبداللہ شاہ غفرلہ

المجیز

خاکسار ذرہ بیمقدار سید عبداللہ شاہ غفرلہٗ دارالذکر ۴۷

ڈرگ کالونی ۳۔ کراچی ۲۵ پاکستان

یاد رہے یہ خلافت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے غیبی اشاروں کے تحت دی۔
جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ ایک دن حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد شریف میں حالت اعتکاف میں مراقبہ فرمایا اور اِس عاجز کو توجہ دی۔ توجہ کی وجہ سے اِس عاجز پر شدید حالتِ وجد طاری ہوئی۔ اِسی مراقبہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تین مرتبہ حکم ہوا کہ ''نصیر حسین کو خلافت دے دو۔''

خلافت کے معاملہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی غیر معمولی احتیاط

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی محفل ذکر بڑے بڑے نورانی علماء، صالحین و ذاکرین پر مشتمل ہوتی تھی لیکن بوجہ کمالِ احتیاط حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی کو خلافت نہ دی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسلاف کا نمونہ تھے۔ سرمو اسلاف کے طریقے سے انحراف پسند نہ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ رحیم یار خاں کے جناب محمد علی اعوان نے اپنے صاحبزادے محمد شفیع اعوان کے لیے خلافت کی درخواست کی۔ یاد رہے مشائخ وقت حضرت مولانا عبدالحق صاحب العباسی المدنی اور حضرت کلیم اللہ شاہ صاحب پہلے ہی جناب محمد شفیع اعوان صاحب کو خلافت کی پیشکش کر چکے تھے لیکن جناب محمد علی اعوان صاحب کی خواہش تھی کہ خلافت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے ہو۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محمد علی اعوان صاحب کو بذریعہ گرامی نامہ جواب دیا۔ یہ گرامی نامہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس عاجز کو پڑھنے کے لیے دیا۔ گرامی نامہ کا مضمون اِس قدر دِل نشین اور مفید عام تھا کہ دِل چاہا کہ اِس مضمون کو قلمبند کر لیا جائے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت مرحمت فرمائی۔
قارئین کے فائدے کی خاطر مذکورہ گرامی نامہ نقل کیا جاتا ہے:

محترمی جناب اعوان صاحب۔ زید مدارجہ'

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
خیریت جانبین اہم الاغراض۔ سید انور شاہ کیلئے ساری کوششیں بلا نتیجہ نکلیں۔

ٹریننگ کے لیے حیدر آباد گیا ہے۔ رضا بر قضا۔

۳۰/ اکتوبر ہفتہ انشاء اللہ یہ فقیر معہ برخودار سید محمدؐ شاہ اور ان کی والدہ صاحبہ عمرہ کے لیے روانہ ہو جائیں گے۔ ٹکٹیں خریدی گئی ہیں۔ اللہ پاک وہ ثمرات اور اثرات اس مبارک سفر کا نصیب فرمائیں جو کہ اپنے مقبول بندوں کو نصیب فرماتے ہیں۔ آمین! انشاء اللہ واپسی بشرطِ حیات ۱۰/ ۱۲ شوال کو ہوگی۔

سند خلافت پر فقیر کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ خود کلیم اللہ شاہ صاحب دے دیں یا عبدالحق صاحب یا اور کوئی شیخ۔ صرف اصولِ تصوف کے لحاظ سے اتنا کہہ سکتا ہوں کہ کوئی بھی دے گا تو یا ڈاکو ہوگا یا اصولِ تصوف سے منحرف۔ یہ کھیل نہیں ہے۔ جب تک مقامات طے نہ ہو جائیں خلافت کب مل سکتی ہے۔ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کو اِس عاجز نے عبدالحق صاحبؒ کے لیے عرض کیا تھا کہ حضرت، عبدالحق صاحب کو خلافت عنایت فرمائیں جواب دیا شاہ صاحب! یہ میراث نہیں ہے بلکہ امانت محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ محنت کرے، مقامات طے کرے گا تب دوں گا چنانچہ بعد میں مقامات طے کرا کر سند دے دی۔

یہ عاجز اپنے شیخ کے نقش قدم پر ہے۔ الحمد للہ نہ کسی کی دولت کا لالچ، نہ محبت کی پرواہ۔ دینی کام دینی مصلحت سے ہوتا ہے۔ دنیوی کام دنیوی مصلحت سے۔ فقیر کے عقیدے میں محمدؐ شفیع صاحب کو آگے کچھ کرنا ہے۔ رسمی خلافت میں بغیر عُجب نفسانی کے اور کچھ نہیں اور ایسے پیروں کی وجہ سے سلسلے بدنام ہوتے ہیں۔ اللہ پاک مجھے محفوظ رکھے۔ آپ میری حق گوئی سے ناراض نہ ہوں۔ مجھے تو اولاد جیسا معلوم ہوتا ہے۔ جتنی ترقی کرے گا میری خوشی ہے۔ اللہ پاک اس کو اونچے مقام پر فائز فرمائیں۔ آمین۔ میری جانب سے اجازت ہے۔ کلیم اللہ شاہ صاحب کی طرف رجوع اور ان سے سند خلافت حاصل کرے۔

میں نہ تو پیر ہوں اور نہ پیری کو جانتا ہوں۔ ایک نامکمل اور سیاہ انسان ہوں۔

اللہ پاک میری اصلاح فرمائیں۔ آمین! بیعت کا مقصد شیخی نہیں ہے، بندگی ہے۔ اللہ پاک گندگی سے نکال کر بندگی کا طوق فقیر کے گلے میں ڈال دیں۔ آمین۔

عبدالرحمٰن صاحب، محمد شفیع صاحب اور بچوں کو دعا و سلام

فقط والسلام

ناچیز عبداللہ شاہ غفرلہ،

۲۵/ اکتوبر ۱۹۷۱ء

مراقبہ کے اشعار و آیاتِ قرآنی

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ میں تسبیح کھٹکھٹاتے اور مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی اور اشعار پڑھتے تھے :

یَاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لوگو! بے شک وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے سو نہ بہکاوے تم کو دنیا کا جینا۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ○ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اور نہ دغا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغا باز۔ تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے، سو تم سمجھ رکھو اس کو دشمن۔ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ○ وہ تو بلاتا ہے اپنے گروہ کو اسی واسطے کے ہوویں دوزخ والوں میں۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ جو کوئی ہے زمین پر فنا ہونے والا ہے اور باقی رہے گا مُنہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ○ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰكَ فَعَدَلَكَ○ اے آدمی! کس چیز سے بہکا تو اپنے ربِ کریم پر۔ جس نے تجھ کو بنایا پھر تجھ کو ٹھیک کیا پھر تجھ کو برابر کیا۔ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ

رَكَّبَكَ۝ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ۝

جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ دیا۔ ہرگز نہیں پر تم جھوٹ جانتے ہو انصاف ہونا اور تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ عزت والے عمل لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو۔

مفلسا نیم آمدہ درکوئے تو شیا للہ از جمال روئے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما آفریں بردست و بر بازوئے تو

دل آرام کہ داری دل دروبند دگر چشم ہمہ عالم فرو بند
مومنا ذکر خدا بسیار گو تایابی دردو عالم آبرو
ذکر کن ذکر تا ترا جان است پاکی دل زذکر رحمن است
ذکر خاص الخاص ذکر سرہود آنکہ ذاکر نیست او خاسر بود

اے طالب راہ خدا مشغول شو در ذکر ھو، اے سالک راہ ھدیٰ مشغول شو در ذکر ھو،
اے خفتہ دل بیدار شو غفلت مکن ہشیار شو، دریاد او ہشدار مشغول شو درذکر ھو،
ہردم خدارا یاد کن دل رازِ غم آزاد کن بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ھو،

اے برادر چوں عاقبت خاک است خاک شو پیش ازاں کہ خاک شوی

زندگی آمد برائے بندگی زندگی بے بندگی شرمندگی
بندگی آمد لباس زندگی زندگی بے بندگی شرمندگی

ایک دن مرنا ہے آخرت موت ہے — کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

من نہ گویم کہ طاعتم بپذیر — قلم عفو بر گناہم کش
یا الٰہی یا الٰہی — بجز تو نمی بینم پناہی

عزیزو دوستو یارو یہ دُنیا دار فانی ہے — دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جابنانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذاتِ دُنیا میں — ہوئی اندھی عقل تیری تیری کیسی نادانی ہے
تُو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم — کہ آخر میں تری ہر نیکی تیرے کام آنی ہے
تو روزی کھا حلال اپنی سراپا نور تقویٰ بن — کہ تقویٰ میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
نہ کر بل اپنی دولت پر نہ طاقت پر نہ حشمت پر — کہ اس دُنیا کی ہر ایک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تُو کر توبہ — کہاں ہیں باپ دادا سب کہ تو جن کی نشانی ہے

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے

حالات، کیفیات و کشوفات

اِس فقیر سراپا تقصیر کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں تقریباً ۳۰ سال رہنے کا شرف حاصل رہا۔ اِس مدت میں جب کوئی خاص کیفیت دیکھتا تھا تو اِس کو ضبط تحریر کر لیتا تھا۔ سالکانِ طریقت کے افادہ کی غرض سے مذکورہ کیفیات پیش کی جاتی ہیں:

سقوطِ ڈھاکہ

مورخہ ۲۰ / دسمبر ۱۹۷۱ء یہ عاجز حسب معمول بعد نمازِ فجر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو مراقب تھا۔ ابھی پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زُبانِ مبارک سے "اللہ" قدرے زور سے نکلا اور رو رو کر مشرقی پاکستان کے مظلوموں کے لیے دُعائیں مانگنے لگے اور بار بار فرماتے تھے "یا اللہ رحم کر" "یا اللہ رحم کر" بعد دُعا کے مجھ سے فرمایا کہ مراقبہ میں وہ ڈھاکہ تشریف لے گئے اور ایک فوجی کو دیکھا کہ اس کی ٹوپی اُس کے ہاتھ میں ہے اور اِس کی گردن کاٹی جا رہی ہے۔ یہ نقشہ دیکھ کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر انتہائی اثر ہوا اور آپ پر گریہ طاری ہوگیا۔

نومبر ۱۹۷۱ء میں پاکستان اور ہندوستان کی جنگ ہوئی جس کے نتیجہ میں پاکستان کو شکست ہوئی۔ مشرقی پاکستان کے باغیوں نے جن کو مکتی باہنی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے غیر بنگالیوں کے ساتھ انتہائی مظالم کیے۔

کشف

مورخہ ۲۳/ اپریل ۱۹۷۲ء بعد نمازِ فجر یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو مراقب تھا۔ بعد اختتام مراقبہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''حضرت رحمۃ اللہ علیہ (یعنی حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ) مراقبہ میں تشریف لائے اور مجھ کو (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو) کپڑوں کا ایک جوڑا عنایت فرمایا۔''

کشف

مورخہ ۸/ اگست ۱۹۷۲ء بعد نمازِ فجر سیدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مراقب تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خلاف عادت مراقبہ جلد ختم کر کے دُعا فرمائی۔ بعدہٗ فرمایا کہ آج مراقبہ میں عجیب کیفیات تھیں۔ اِس سوگوار (مؤلف) کے والد (جناب وزیر حسین صاحب مرحوم) کو دیکھا کہ سفید کپڑے اور سفید ٹوپی پہنے ہوئے ہیں۔ بہت تروتازہ نظر آتے ہیں اور ان کے (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے) نزدیک بائیں جانب بیٹھ گئے۔

مذکورہ کشف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اِس عاجز کے والد کے وصال کے تیسرے روز ہوا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارے والد صاحب کے لیے بہت بڑی سعادت ہے۔

کشف

۷/ اگست ۱۹۷۲ء بعد نمازِ عصر بمقام دارالذکر بعد ختم خواجگان حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کان مبارک میں یہ آواز آئی :

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ ''سلام ہو تم پر تم پاکیزہ ہو۔''

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مذکورہ الفاظ قرآنِ کریم کی آیت کا ٹکڑا ہے۔ اِس میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے یعنی تم سب پر سلامتی ہو تم پاکیزہ ہو۔

حاضرینِ مجلس کے لیے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ اِس آیت کے بعد کے الفاظ یہ ہیں
فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ یعنی داخل ہو جاؤ (جنت میں) ہمیشہ کیلئے۔
چونکہ جنت کا دخول اِس دُنیا میں محال ہے اِس لیے یہ الفاظ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں سنائے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل ساری جماعت داخل جنت ہوگی۔

حضرت شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی وصیت

مورخہ ۲۹ / اگست ۱۹۷۲ء بروز منگل بوقت ظہر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا کہ وہ (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) مسجد حفیظیہ میں پہلی صف میں نماز باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ نماز کے دوران حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر سکرات طاری ہو گئی اور وصال ہوگیا۔ خواب ختم ہو۔

اِسی روز عشاء کی نماز کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بمقام دارالذکر عبدالحفیظ صاحب، محمود صاحب، انور شاہ صاحب اور اِس عاجز کے روبرو فرمایا کہ موت حق ہے لہٰذا میں چند وصیتیں کرنا چاہتا ہوں :

(۱) اگر وصال کراچی میں ہو تو کوشش کی جائے کہ ائیرپورٹ اسٹیشن کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

(۲) غسل کے وقت ذکی صاحب، نصیر حسین (راقم الحروف) اور عبدالحفیظ صاحب موجود ہوں۔ ذکی صاحب پانی ڈالیں۔ نصیر حسین کروٹ دلائیں اور عبدالحفیظ صاحب استنجا وغیرہ کرائیں۔

(۳) فرمایا رواج کے تحت قبر میں میرا چہرہ کسی کو نہ دکھایا جائے۔ ممکن ہے گناہوں کی وجہ سے میرا چہرہ سیاہ ہو جائے اور لوگ دیکھیں۔ (ازراہ انکسار حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا)

نوٹ : بعد میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آخری وصیت نمبر ۳ میں ترمیم

فرمائی اور فرمایا پہلے آپ حضرات چہرہ قبر میں دیکھ لیں۔ اگر سیاہ نہ ہو تو پھر سب کو دکھادیں۔

کشف

مورخہ ۲۲ / ستمبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ بعد نمازِ فجر یہ عاجز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو مراقب تھا۔ ابھی چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو گریہ طاری ہوگیا۔ آنسو جاری ہوگئے' فرمایا : مراقبہ میں ایک کتا میرے سامنے آگیا اور کہنے لگا کہ آپ میری دُعا سے اپنی ذات کو بے نیاز نہ سمجھیں۔

کشف قبور

مورخہ ۸ / اپریل ۱۹۷۳ء حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پنجاب کے دورے سے واپس کراچی تشریف لے آئے۔ کراچی پہنچنے کے بعد دارالذکر میں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اِس مرتبہ سیالکوٹ جا کر بڑی طبیعت خوش ہوئی۔ بہت سے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کی۔ مزارات بہت مبارک اور پُرانوار تھے' مراقبہ میں ہر صاحب مزار انتہائی محبت سے پیش آیا اور عمدہ سے عمدہ ضیافت کی۔ فرمایا : قلعہ کے اوپر شاہ مُراد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی زیارت کی۔ فاتحہ کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب معہ جماعت مراقب ہوگئے۔ مراقبہ میں صاحب مزار کی زیارت ہوئی۔ صرف دھڑ تھا۔ سر نہ تھا۔ اِسی اثنا میں چند مستورات ادھیڑ عمر کی تشریف لائیں اور کھانے کیلئے انتہائی عمدہ سیب جو کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بقول ان کے آج تک نہ دیکھے تھے پیش کئے۔ مراقبہ کے اختتام پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص سے جو کہ مزار شریف کے قریب رہتا تھا پوچھا کہ صاحب مزار کا صرف دھڑ ہے لیکن سر نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس نے کہا کہ یہ شہید ہیں۔ ان کا دھڑ یہاں دفن ہے اور سر فلانی جگہ دفن ہے۔ حضرت شاہ صاحب بہت خوش ہو گئے کہ ان کے کشف کی صحیح تصدیق ہوگئی۔ پھر دریافت فرمایا کہ یہاں قریب میں مستورات بھی دفن ہیں تو اُس

نے کہا کہ ہاں صاحب مزار کی والدہ وغیرہ دفن ہیں لہٰذا مراقبہ میں وہی تشریف لائی تھیں۔

اس کے بعد دوسرے مزار پر تشریف لے گئے۔ اس وقت سب کو بہت پیاس لگی تھی۔ اِسی حالت میں مراقبہ کیا۔ مراقبہ میں صاحب مزار تشریف لائے اور قلفی کی طرح کوئی چیز برف کی پیش کی۔ مراقبہ کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جماعت سے فرمایا کہ آپ لوگ پانی پئیں گے۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا کہ اب ہم کو پیاس نہیں ہے۔ حضرت قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ پیاس تو آپ کی مراقبہ میں بجھا دی گئی اب کیا لگے گی۔

تیسرے بزرگ کے مزار پر مراقبہ فرمایا تو اُن کی زیارت نصیب ہوئی۔ صاحب مزار نے بہت عمدہ قسم کے کیلے پیش کئے۔

ایک صاحب مزار نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ضیافت کی۔ بے انتہا خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا اب ہمارے اور آپ کے درمیان کوئی تکلف نہیں رہا۔

سیالکوٹ کے سفر میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ریاض الحق صاحب، محمد صدیق صاحب (گوجرانوالہ)، نور حسین صاحب، رفیق صاحب اور شیخ عبدالحی صاحب تھے۔

عجیب کیفیت

مورخہ ۷/ مارچ ۱۹۷۴ء بروز جمعرات بعد اختتام مراقبہ حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آج فجر کی نماز میں ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ جب میں سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ○ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ○ پر پہنچا تو قیامت کا نقشہ سامنے آگیا۔ مجھے کچھ نہ پتہ لگا کہ میں کہاں ہوں۔ چنانچہ مذکورہ آخری آیت کو مکرر پڑھا اور آگے پڑھنے کی کوشش کی لیکن نہ پڑھ سکا مجبوراً رکوع کیا۔

راقم عرض کرتا ہے کہ چونکہ مسجد حنفیلیہ کے امام صاحب تشریف نہیں لائے تھے اس لیے فجر کی نماز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی جس کے دوران مذکورہ کیفیت طاری ہوئی۔"

زیارت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

بروز سنیچر (یومِ عاشورہ) ۱۳۹۷ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۷۷ء بعد نمازِ ظہر بمقام مسجد فیض الغفور حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یومِ عاشورہ کے فضائل میں بصیرت افروز وعظ فرمایا۔ دورانِ وعظ فرمایا کہ ایک مرتبہ سن یاد نہیں کربلائے معلیٰ جانے کا اتفاق ہوا۔ شریف صاحب اور ان کی اہلیہ بھی ہمراہ تھیں۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ پر مراقب ہوا۔ ساتھ ہی ساتھ رفقاء بھی مراقب ہوئے۔ مراقبہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا صرف دھڑ نظر آیا سر نہیں تھا۔ اثنائے مراقبہ محمد شریف صاحب کی اہلیہ کو اس زور سے وجد آیا کہ انہوں نے اپنا برقعہ اُٹھا کر پھینک دیا۔ فوراً ہی ان کے خاوند نے ان کو برقعہ پہنایا۔ (یہ بات قابل ذکر ہے کہ مراقبہ سے قبل محمد شریف صاحب کی بیوی نے شکایت کی تھی کہ مدت سے وہ ذکر وغیرہ کرتی ہیں لیکن وجد وغیرہ نہیں ہوتا۔ اتفاق کی بات کہ مزار حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر مراقبہ کی نوبت آئی اور محمد شریف صاحب کی بیگم کی دِلی مُراد اللہ تعالیٰ نے پوری فرمائی۔ یہ سب کچھ صاحب مزار اور حضرت شاہ صاحب کی توجہات کا نتیجہ تھا۔) (راقم)

عجیب کیفیت

مورخہ ۱۲/ جولائی ۱۹۷۹ء مطابق ۱۶/ شعبان ۱۳۹۹ھ فجر کے مراقبہ کے بعد فرمایا کہ ابھی مراقبہ میں ہم سب کی حاضری مواجہہ شریف میں ہوگئی۔ اِسی وقت میری زبان پر ایک سوال آیا۔ یک بیک ایک آواز آئی "سارے سوالات دنیا میں نہ کرو۔"

کیفیت مدینہ منورہ

حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ سے واپس تشریف لانے کے بعد فرمایا کہ بوجہ ادب مواجہہ شریف سے دُور ہٹ کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتا تھا۔ ایک دن شوق ہوا کہ ذرا قریب کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھوں کہ خیال آیا کہ میں تو پلید ہوں میں قریب کھڑے ہونے کے قابل نہیں۔ چنانچہ پھر دور دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضی اللہ عنہما کی زیارت

مورخہ ۱۲/ جولائی ۱۹۷۹ء مطابق ۱۸/ شعبان ۱۳۹۹ھ بوقت صبح بعد اختتام مراقبہ فرمایا کہ دورانِ قیام مدینہ منورہ ایک دفعہ مواجہہ شریف میں صلوٰۃ و سلام پڑھ رہا تھا کہ ایک کیفیت طاری ہوئی۔ دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہیں اور ان کی ٹھوڑی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھے کے ساتھ لگی ہوئی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی لیٹے ہوئے ہیں اور اُن کی ٹھوڑی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مونڈھے کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ کیفیت سنانے کے بعد حضرت قبلہ شاہ صاحب کا دِل بھر آیا اور فرمایا کہ صاحبین رضی اللہ عنہما یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دُنیا میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور بعد وصال کے بھی ساتھ ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی مراقبہ میں آمد

مورخہ ۲۸/ مئی ۱۹۸۵ء بعد نمازِ فجر بمقام مسجد فیض الغفور حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ معہ جماعت مراقب ہوئے جس میں یہ عاجز بھی شامل تھا بعد اختتام مراقبہ فرمایا کہ جیسے ہی مراقبہ شروع کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور درس حدیث شروع فرمایا۔

مقدر کا رزق

بروز جمعہ تاریخ ۱۹ / جولائی ۱۹۸۵ء بعد ختم خواجگان بمقام مسجد فیض الغفور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ فرمایا۔ بعد مراقبہ فرمایا کہ آج مراقبہ میں رزق کی طرف خیالات جانے لگے کہ انسان کا رزق پہلے مقرر کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس کی پیدائش ہوتی ہے اور مقررہ رزق اس کو پہنچ کر رہتا ہے۔ اگر روز ازل میں اس کو دینے والا لکھا ہوتا ہے تو جو کچھ اس کے ہاتھ سے خرچ ہونا لکھا ہے خرچ ہو کر رہتا ہے اور جس کے مقدر میں لینا لکھا ہے وہ لے کر رہتا ہے۔ اسی طرح کے خیالات رہے تھے کہ چیونٹی کی طرف خیال کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی کمزور مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اِس کو بھی رزق پہنچاتا ہے۔ ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ٹڈی آکر گری۔ ایک آدمی کا اِس پر پیر پڑ گیا اور وہ مر گئی۔ اس کے بعد ایک چیونٹی آئی اور اس ٹڈی کو کھینچ کر لے گئی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے دکھا دیا کہ اِس طرح وہ چیونٹی کو رزق پہنچاتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کشف قبور

آج بعد مراقبہ بوقت اشراق حضرت قبلہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بغداد شریف میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر مراقب ہوا۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ قبر سے باہر تشریف لے آئے۔ بڑا نورانی چہرہ تھا۔ داڑھی مبارک گھنی اور سڈول تھی۔ سر پر سفید عمامہ تھا۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: الفاتحہ! میں نے کوئی حرکت نہ کی۔ دوبارہ فرمایا: الفاتحہ! میں بدستور بیٹھا رہا۔ تیسری بار پھر بڑی تیز آواز اور جلال سے فرمایا: الفاتحہ! میں نے گھبرا کر مراقبہ ختم کر دیا۔ (مورخہ ۲۴ / نومبر ۱۹۷۸ء)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار شریف بھی بغداد میں ہے اُن کے مزار پر بھی حاضری دی۔ کھڑا ہوا فاتحہ پڑھ رہا تھا کہ عجیب و غریب انوارات کا ورود شروع

ہوگیا۔ اِسی اثنا میں ایک خادم آیا اور اُس نے کہا کہ آپ مزار شریف کے اندر جانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا بسر و چشم۔ اندر جا کر مراقب ہوگیا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ معہ دو صاحب کے تشریف لے آئے۔ بڑی شفقت فرمائی۔ چہرہ بہت نورانی' ریش مبارک زیادہ گھنی نہ تھی۔ اِس کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حدیث پڑھائی : قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حدیث کے الفاظ مجھے اس وقت یاد نہیں۔

پھر جب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ پہنچے تو اپنے شیخ و مربی حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے مذکورہ مراقبات کے بارے میں دریافت فرمایا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مراقبے کے لیے زیادہ کیوں نہ بیٹھنے دیا۔ فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو سلسلہ قادریہ کے ساتھ مناسبت نہ تھی۔ اُسی وقت حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سلسلۂ قادریہ میں بیعت فرمایا اور خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

میں نے دریافت فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دو صاحبان کون تھے؟ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیت شیخ عبدالحیؒ صاحب کی زبانی

غالباً ۱۴۰۴ھ کا واقعہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے۔ ہمراہیوں میں اِس عاجز کے علاوہ عبدالحفیظ صاحب اور محمد اصغر صاحب ملتانی بھی تھے۔ مدینہ منورہ میں مواجہہ شریفہ پر الوداعی حاضری کے بعد فرمایا کہ ہمارا یہ سفر بہت مبارک رہا۔ مجھے کہا گیا کہ :

"بہ سلامت روی و باز آئی باز آئی و باز آئی"

یہ اِس بات کی علامت ہے کہ میرے انشاء اللہ تین سفر حرمین شریفین کے اور ہوں گے۔

مسجد فیض الغفور سے متعلق حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اہم یادداشت

مورخہ ۲۲/ جنوری ۱۹۸۹ء بمقام مسجد فیض الغفور بعد نمازِ مغرب حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سید محمود شاہ صاحب سے فرمایا کہ مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنا ہیں (حضرت شاہ صاحب نے محمود شاہ صاحب کو اِس لیے مخاطب کیا کہ ان کو خصوصی طور پر تاکید کرنا تھی ورنہ مقصود سب کو اطلاع کرنا تھی)۔ اُس وقت مندرجہ ذیل حضرات موجود تھے :

(۱) نصیر حسین
(۲) شمس الحسن صاحب
(۳) محمد شاہ صاحب (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نورِ چشم)
(۴) قاضی سعید نور صاحب
(۵) سید محمود شاہ صاحب
(۶) غضنفر صاحب
(۷) عبدالستار صاحب (حبیب پرچون والے کے بھائی)

حضرت شاہ صاحب نے فرمایا :

(۱) میری اولادیں مسجد فیض الغفور سنبھالنے کی اہلیت نہیں رکھتی ہیں۔ وہ میری جائیداد کی وارث ہیں اور میں نے اپنی جائیداد انہیں تقسیم کر دی ہے۔

(۲) میں مسجد کا بانی ہوں۔ نصیر حسین میرا معاون ہے۔ ہم دونوں کا وقت اتفاق سے گزرا ہے۔ شروع سے آخر تک مسجد کی ساری خدمت نصیر حسین نے کی ہے۔ کام تمام اُس کا ہے اور نام میرا ہے۔ جتنی تکلیفیں میں نے اب تک مسجد کے سلسلے میں اٹھائی ہیں اُس سے زیادہ نصیر حسین نے اٹھائی ہیں۔ میرے بعد مسجد کے تمام اختیارات نصیر حسین کو ہوں گے۔ مشورہ دینے کا حق آپ لوگوں کو ہوگا لیکن فیصلہ اُسی کا ہوگا۔

(۳) نصیر حسین نہایت مدبر انسان ہے۔ جو کام کرتا ہے بہت تدبر سے کرتا ہے اور جو کام تدبر سے کیا جائے وہ صحیح ہوتا ہے۔ مجھے اُمید ہے یہ مسجد کا نظام اچھا چلائے گا۔ اللہ تعالیٰ جس سے چاہتا ہے اپنے گھر کی خدمت کا کام لے لیتا ہے۔ جب تک نصیر حسین ہے اللہ تعالیٰ اُس سے کام لے گا۔ اُس کے بعد کسی اور کو اس کا اہل پیدا کرے گا۔ نصیر حسین میں اچھی صلاحیت ہے اللہ تعالیٰ اِس میں اور ترقی دے۔

(۴) عبدالحیٔ جلد باز ہے۔ مشوروں سے اُس کو باہر نہ رکھا جائے۔ میرا اور اُس کا تعلق باپ اور اولاد جیسا ہے۔ مسجد کے پلاٹ کی خریداری میں اس کی پچیس ہزار روپیہ کی رقم لگی ہے۔

غیبی اشارے کے تحت نصیر حسین (یعنی مجھ کو) کو خلافت دینا

"مجھ کو سن سال یاد نہیں۔ شاید ۱۹۷۴ء تھا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ شریفی مسجد واقع اچھی قبر میں حضرت شاہ صاحب، نصیر حسین صاحب (راقم الحروف) (بختیار الاسلام زنجانی) اور دیگر احباب معتکف تھے۔ تقریباً اعتکاف کے آخری دنوں میں، شاید ۲۷ یا ۲۸ رمضان المبارک کو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ہم سب لوگ مراقب تھے۔ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بالکل قریب بیٹھا تھا۔ حضرت شاہ صاحب نے آنکھ کھولی اور سامنے دیکھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد آنکھ کھولی اور سامنے دیکھا۔ پھر تیسری مرتبہ آنکھ کھولی اور سامنے دیکھا اور مراقبہ ختم کر کے معتکفین سے مخاطب ہوئے (کچھ ایسے الفاظ تھے مجھ کو صحیح الفاظ یاد نہیں) کہ مجھ کو تین بار حکم ہوا ہے کہ میں نصیر حسین کو خلافت دوں۔ چنانچہ میں حسب حکم نصیر حسین کو خلافت سونپ رہا ہوں اور جو کچھ میرے سینہ میں تھا میں نے نصیر حسین کے سینہ میں ڈال دیا۔ اِس کے بعد فرمایا کہ دستار بندی انشاء اللہ روضۂ اطہر کے سامنے کروں گا۔ چنانچہ حج سے فراغت کے بعد مواجہہ شریف کے سامنے دستار بندی فرما کر اللہ تعالیٰ سے نصیر حسین صاحب کے

لیے دعا فرمائی۔" (بحتیار الاسلام ترجمانی)

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

فقیر سراپا تقصیر نصیر حسین نے خواب میں دیکھا کہ ایک گھر ہے اِس میں پیر طریقت جناب حاجی عثمان صاحب (مسجد الہیہ والے) اور ان کے چند مریدین موجود ہیں۔ سب کے چہرے نورانی ہیں۔ جناب حاجی عثمان صاحب ایک چارپائی پر آرام فرما ہیں۔ اِس عاجز نے سلام کیا اور ہاتھ ملایا۔ جناب حاجی عثمان صاحب نے اِس عاجز کے چہرے پر گہری نظر ڈالی اور مجھ سے تعارف کے خواہاں ہوئے۔ فقیر نے عرض کیا کہ یہ عاجز حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہے۔ جب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پہچاننے میں ان کو دقت ہوئی تو اِس عاجز نے عرض کیا کہ یہ وہی شاہ صاحب ہیں جو کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ اِس پر پہچان گئے اور فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب ولایت کے بارھویں درجہ پر ہیں۔ مُراد یہ تھی کہ ولایت کے سب سے اعلیٰ درجہ تک پہنچنے میں بارہ درجے باقی ہیں۔

اِس کے بعد میں نے پھر جناب حاجی عثمان صاحب کو اِسی خواب میں دیکھا۔ اِس مرتبہ حاجی صاحب کی صورت کو بالکل مسخ پایا۔ بہت خراب حالت میں دیکھا جیسے کوئی فاسق، فاجر ہو۔ تیسری مرتبہ پھر حاجی صاحب کی پہلی حالت میں زیارت ہوئی۔ اِس مرتبہ اچھی حالت میں دیکھا، چہرہ نورانی تھا۔ اِس عاجز نے رخصت ہوتے ہوئے ہاتھ ملایا تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ آپ (یعنی یہ عاجز) بہت ترقی کریں گے۔ خواب ختم ہوا۔

مذکورہ خواب کی تعبیر اِس عاجز نے اپنے شیخ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دوسری مرتبہ حالت خراب دیکھنے کی وجہ یہ ہے کہ حاجی صاحب سے خلافِ شریعت کچھ باتیں سرزد ہوئی تھیں جس کی وجہ سے علماء حضرات نے کفر کا فتویٰ دیا تھا جس کی وجہ سے خواب میں چہرہ مسخ نظر

آیا۔ ممکن ہے تائب ہوگئے ہوں جس کی وجہ سے آخر میں پھر چہرہ نورانی ہوگیا۔

ایک مرتبہ حسب معمول مسجد فیض الغفور میں بعد نمازِ عصر بعد ختم خواجگان حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ فرمایا۔ مراقبہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھا ؎

من نگویم کہ طاعتم بپذیر قلم عفو بر گناہم کش

ترجمہ: میں نہیں کہتا کہ میری نیکی قبول کریں۔ معافی کا قلم میرے گناہوں پر پھیر دیجئے۔

جیسے ہی مندرجہ بالا شعر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھا اِس عاجز نے دیکھا کہ ایک ہاتھ میں کسی کے قلم ہے اور اِس نے تیزی کے ساتھ کسی چیز پر چلانا شروع کر دیا گویا کہ گناہوں کی معافی کا مژدہ سنایا۔ مراقبہ کے بعد یہ کیفیت اِس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سنائی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت مسرور ہوئے۔

ایک مرتبہ اِس عاجز نے شب جمعہ اہل خانہ کو مراقبہ کرایا۔ دورانِ مراقبہ اہلیہ نے دیکھا کہ ایک تخت ہے اِس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ تخت کے چاروں طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں اور سب مراقب ہیں۔

برخوردار تنویر حسین نے بھی مذکورہ مراقبہ کے دوران دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ فرما رہے ہیں اور جماعت موجود ہے۔ سابقہ صدر مرحوم ضیاء الحق کو بھی دیکھا کہ وہ بھی جماعت میں شامل ہیں۔

ایک دن اہلیہ نے اِس عاجز سے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ اپنے گھر پر جماعت کو بلوا کر ختم قرآن کرواؤں اور اس کا ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا جائے چونکہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بوجہ ضعف آنے سے معذور تھے اس لیے ان کو بلوانے کی نیت نہیں کی۔ چنانچہ اس ناچیز نے مسجد فیض الغفور جا کر حضرت شاہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اہلیہ کی مذکورہ خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بہت اچھا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ خود بھی تشریف لائیں گے۔ میں نے جاکر اہلیہ کو بتا دیا کہ درخواست منظور ہو گئی ہے اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بہ نفس نفیس تشریف لائیں گے۔ اہلیہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اُنہوں نے سنا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں (اِس لیے کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بوجہ ضعف بدن و بصارت ہر جگہ جانا بند کر دیا تھا۔ کہیں دعوت وغیرہ میں تشریف نہیں لے جاتے تھے) بہرحال جس دن میں نے اہلیہ کو یہ مژدہ سنایا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمہارے گھر تشریف لا رہے ہیں اِسی رات اہلیہ کی عجیب و غریب کیفیت ہوئی۔ فرماتی ہیں کہ جیسے ہی میں نے عشاء کی نماز شروع کی' روضۂ اطہر سامنے آگیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں دست مبارک خوشی سے روضۂ اطہر سے باہر نکل آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلیہ سے فرمایا کہ "میں خود شاہ صاحب کو ختم قرآن کیلئے بھیج رہا ہوں" جب تک اہلیہ عشاء کی نماز پڑھتی رہیں روضۂ مبارک سامنے رہا۔

یاد رہے جس وقت اِس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ختم قرآن کی دعوت دی تھی یہ بھی عرض کیا تھا کہ جب آپ غریب خانے پر تشریف لائیں گے تو عاجز کی دو بچیوں کو بھی سلسلہ میں داخل فرما لیجئے گا اس لیے کہ وہ سلسلہ میں داخل ہونا چاہتی ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۴/ نومبر ۱۹۸۹ء بعد نمازِ جمعہ جماعت کی کثیر تعداد اِس عاجز کے غریب خانے پر حاضر ہوئی۔ ایک طرف ختم قرآن ہوا اور دوسری طرف حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ختم خواجگان پڑھائے۔ بعدہٗ ماحضر نوش فرمانے کے بعد جماعت تشریف لے گئے۔ تنہائی میں پردے کی حالت میں دونوں بچیوں کو میری موجودگی میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ میں داخل فرمایا اور اہلیہ کی تجدید بیعت فرمائی۔

جس وقت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیعت فرما رہے تھے اہلیہ کہتی ہیں اس وقت

بھی روضۂ اطہر سامنے آگیا اور اہلیہ کے دل پر دو جھٹکے لگے۔

دوسری کیفیت

اہلیہ کہتی ہیں جب وہ مغرب کی نماز پڑھ رہی تھیں جیسے ہی اُنہوں نے سجدے سے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِسی جگہ سجدہ کیا جس جگہ اُنہوں نے کیا تھا اور حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک صاف نظر آیا۔"

مذکورہ باتوں کا اِس عاجز کو کوئی علم نہ تھا۔ البتہ انوارات کی کثرت بار بار محسوس کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اہلیہ سے کہا کہ آج کیا بات ہے۔ انوارات کی اتنی کثرت کیوں ہے تو اہلیہ مسکرا دیں اور کوئی جواب نہ دیا۔ حسب معمول میں نمازِ جمعہ سے قبل صبح تقریباً دس گیارہ بجے کے دوران بستر پر سونے کی غرض سے لیٹ گیا لیکن انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہ آئی۔ کروٹیں لیتا رہا۔ آخر اُٹھ گیا اور اہلیہ سے کہا کہ انوارات کی کثرت کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ اہلیہ پھر مسکرا دیں اور مذکورہ کیفیات کا کوئی ذکر نہ کیا۔ میں سمجھ گیا کہ کوئی ماجرا ضرور ہے۔ میں نے کہا کہ چونکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کروا رہے ہیں، شاید اِسی وجہ سے یہ انوارات ہیں اس پر اہلیہ نے بتلایا کہ اُنہوں نے تہیہ کر لیا تھا کہ جب تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ غریب خانہ پر تشریف نہیں لے آئیں گے اس وقت تک وہ مذکورہ کیفیت مجھ کو نہ بتائیں گی۔ چنانچہ جب آج شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے تو مذکورہ کیفیت بتائی۔

روضۂ اطہر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام بنام سیدی و مولائی حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۰۵ھ سیدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۱۴۰۵ھ کا واقعہ ہے فجر کی نماز کے بعد میں منبر کے سیدھے ہاتھ کی جانب بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور کہا کہ آپ کو پیغام پہنچانا ہوں۔ وہ یہ کہ روضۂ مبارک سے حکم

ہوا ہے کہ "عبداللہ شاہ کو بولو کہ دُنیا کو دِل سے نکالو"۔ میں نے جواباً کہا کہ میں نے تو دِل سے نکال دی ہے۔ دُنیا میرے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا "خود سے آتی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں"۔

۱۴۰۶ھ دوسرے سال ۱۴۰۶ھ کا واقعہ ہے۔ مدینہ منورہ سے واپسی کے دن فجر کی نماز کے بعد روضہ اطہر پر الوداعی سلام پیش کرنے کے بعد دُعا پڑھ کر باب جبرئیل سے نکل گیا۔ جب مدرسہ "علوم شرعیہ" کے قریب پہنچا تو وہی آدمی پھر آیا اور مجھ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "عبداللہ شاہ کو بولو کہ مولانا عبدالغفور (حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت) کی قبر مبارک کی حاضری کے بغیر نہ جائیں کیونکہ مولانا عبدالغفور ان کی بہت سفارش کرتے ہیں"۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ جناب میں تو وہیں جا رہا ہوں۔

۱۴۰۷ھ تیسرے سال ۱۴۰۷ھ کا واقعہ ہے کہ اسی مذکورہ آدمی نے آکر مجھ سے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "عبداللہ شاہ کا نام اخص الخواص (یعنی خاص الخاص) میں شامل ہو گیا ہے"۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

غسل مسجد فیض الغفور

بروز جمعرات بتاریخ ۱۵ / مارچ ۱۹۹۰ء بعد نمازِ فجر حضرت شاہ صاحب نے اعلان فرمایا کہ مسجد فیض الغفور کی صفائی کرنا ہے، شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ چنانچہ جماعت کے افراد نے اور چند نمازیوں نے مسجد کی صفائی و دُھلائی شروع کر دی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسجد کے ایک گوشہ میں مراقب ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اس عاجز کو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یاد فرمایا' یہ عاجز حاضر ہوگیا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابھی ابھی کان میں یہ الفاظ آئے:

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ نَغْسِلُ بَيْتَ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں۔ اللہ کے گھر کو دھوتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیر حسین کو اپنا بیٹا فرمانا

مسجد فیض الغفور میں حسب معمول مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نمازِ جمعہ ختمات پڑھائے۔ دورانِ ختمات اِس عاجز پر استغراق کی کیفیت طاری رہی۔ اِسی حالت میں دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دائیں جانب مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں اور ہنس رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بائیں جانب یہ عاجز مغموم اپنے زانو میں سر ڈالے بیٹھا ہے۔ اِسی اثنا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اِس عاجز کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرے بیٹے کو کچھ دو۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مسکرا رہے تھے۔ مذکورہ کیفیت اِس عاجز نے حضرت شاہ صاحب کو بیان فرمائی تو مجھ کو اِس قدر گریہ طاری ہوا کہ بیان سے باہر۔

واردات مدینہ منورہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر شفقت

یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مرشدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں یہ عاجز معہ دیگر رفقاء یعنی عبدالحفیظ صاحب، شیخ عبدالحیٔ صاحب، اصغر صاحب، بختیار صاحب، محمود شاہ صاحب ؒ، یوسف ماماؒ اور کلیم اللہ صاحب ؒ مسجد نبوی میں حاضر ہوا۔ داخل ہوتے ہی حضرت شاہ صاحب نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اِسی اثنا میں اِس عاجز نے محسوس کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اشراق کا وقت ہوگیا۔ سب نے نمازِ اشراق ادا فرمائی۔ بعد نماز عاجز نے مذکورہ کیفیت بیان کی تو حضرت شاہ صاحب پر شدید گریہ طاری ہوگیا اور فرمایا کہ اِس گناہ گار پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی بڑی عنایت۔ کافی دیر تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر گریہ طاری رہا۔ مذکورہ کیفیت بیان کرنے کے بعد اِس عاجز کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوگئے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رو رو کر تمام جماعت و دوست احباب کے لیے خوب دُعائیں فرمائیں (یہ سطور اس عاجز نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر تحریر کیں)

مذکورہ تاریخ یعنی یکم فروری ۱۹۹۰ء کو مواجہہ شریف میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معہ جماعت مذکورہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ صلوٰۃ وسلام کے بعد حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس انداز میں دُعا کی کہ "یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہماری فلاں حاجت قبول فرمائے۔" اِسی طرح بہت سی دُعائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے فرمائیں۔ دُعا سے جب فارغ ہو گئے تو اس عاجز نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جس وقت آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دُعا

فرما رہے تھے اِس عاجز نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ آرام فرما ہیں۔ قدم مبارک آپ کی طرف ہیں اور کروٹ سے لیٹے ہوئے ہیں۔ چہرۂ انور آپ کی طرف ہے اور آپ کی دُعاؤں کو سُن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش فرما رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جب اِس عاجز کی کیفیت سنی تو اُن پر گریہ طاری ہوگیا اور رو رو کر فرمانے لگے کہ حضور اکرم ﷺ کی مجھ پر وہ عنایات ہیں کہ بیان کروں تو زُبان جل جائے گی۔ میں اپنے معاملے کو اخفاء میں رکھنا چاہتا ہوں۔ جذبہ میں فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ روضہ اطہر پر مراقب تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوگئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا عبداللہ شاہ! دُنیا سے تعلّق ختم کر دو۔ میں نے عرض کیا میں نے تو دُنیا سے تعلّق ختم کر دیا لیکن وہ میرے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ فرمایا: اگر وہ آتی ہے تو آنے دو۔ پھر حضور ﷺ نے اُسی مراقبہ کی حالت میں فرمایا کہ شیخ عبدالغفور آپ کے لیے بہت سفارش فرماتے ہیں۔

کیا مبارک شیخ اللہ تعالیٰ نے ہم کو عنایت فرمایا۔ ایسا شیخ کامل جس کا حضور ﷺ کے ساتھ براہ راست تعلّق ہے۔ کیا مبارک جماعت ہے جس نے اپنا تعلّق ایسے شیخ کامل سے قائم کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حشر ہمارے حضرات کے ساتھ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مورخہ ۲/ فروری ۱۹۹۰ء بعد نمازِ عصر حسب معمول حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کی قیام گاہ پر ختم خواجگان پڑھایا۔ مراقبہ کے بعد اِس عاجز سے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آج مراقبہ میں بہت سی ارواح کو دیکھا۔ ارواح کی اتنی کثرت تھی کہ تمام کمرہ ارواح سے بھر گیا۔ اِس عاجز نے عرض کیا کہ آج کے ختم میں عجیب کیفیات تھیں، بڑے انوارات تھے۔

مورخہ ۲/ فروری ۱۹۹۰ء بعد نمازِ فجر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بقیع شریف کا رخ فرمایا۔ بوجہ معذوری کے حضرت شاہ صاحب نے جنت البقیع کی دیوار کے باہر

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات پر نام لے لے کر سلام پیش کیا۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پیش کیا تو حضرت شاہ صاحب پر گریہ طاری ہوگیا اور سارا بدن لرزنے لگا۔ اِس عاجز نے ہاتھ کا سہارا دیا۔ بعد میں اِس عاجز کو فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی شفقت فرمائی۔

مورخہ ۳/ فروری ۱۹۹۰ء أحد شریف پر اِس عاجز کو حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ جیسے ہی حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر فاتحہ پڑھنے کھڑا ہوا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ میرے ساتھ لپٹ کر بار بار میرے چہرے اور گردن کے بوسے لیتے رہے۔ اس کے بعد اس عاجز نے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ مجھ پر کافی رقت طاری ہوگئی۔ میرے قریب میری والدہ کھڑی تھیں ان پر بھی رقت طاری ہوگئی۔ عجیب و غریب کیفیات کا ظہور ہوا۔ اِس قدر انوارات تھے کہ بیان سے باہر۔

مورخہ ۴/ فروری ۱۹۹۰ء بروز اتوار حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قیام گاہ پر حسب معمول ختمات شروع فرمائے۔ جب حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شروع کرنے سے قبل حضرت شیخ مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کچھ تعریفی الفاظ بیان فرمائے تو اچانک اِس عاجز نے دیکھا کہ حضرت شیخ مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ دوبارہ پھر دوران ختمات اِس عاجز نے دیکھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ دروازے سے داخل ہوگئے اور اُن کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی داخل ہوئے۔ ختمات کے دوران ایک کیفیت اور بھی نمودار ہوئی وہ اس طرح کی کہ اِس عاجز نے دیکھا کہ ایک کتیا بائیں جانب سے چلتی ہوئی دائیں دروازے سے باہر نکل گئی۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ کیفیت بیان کی تو فرمایا کہ خطرات نفسانی و شیطانی سے نجات ہوئی، ختمات کی قبولیت کی دلیل ہے۔

مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک دن اِس عاجز نے مرشدی و مولائی حضرت

شاہ سے عرض کیا کہ چند دن سے حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف کی طرف کھنچاؤ ہو رہا ہے (گویا کہ یاد فرما رہے ہیں) اجازت ہو تو حاضری دے دوں۔ حضرت شاہ صاحب نے اجازت مرحمت فرما دی۔ مورخہ ۶/ فروری ۱۹۹۰ء بعد نمازِ فجر جنت البقیع جانے کی دوبارہ اجازت مانگی۔ حضرت شاہ صاحب نے اجازت مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا: کہ میری طرف سے بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف پر فاتحہ پڑھنا۔ یہ عاجز شیخ عبدالحیٔ صاحب کو ہمراہ لے کر سب سے پہلے روضہ اطہر پر حاضر ہوا۔ صلوٰۃ وسلام پیش کیا۔ اِس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے اس طرح دُعا کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ میری اصلاح ہو جائے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجئے کہ میرے دِل سے دُنیا کی محبّت نکل جائے۔ غرض اسی طریقے سے دُعائیں مانگ رہا تھا کہ دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے ہیں۔ جب کئی مرتبہ اِسی طرح میری جانب دیکھا تو مجھ پر گریہ طاری ہوگیا۔ جب گریہ بہت شدت اختیار کر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روضۂ اطہر سے باہر تشریف لے آئے اور مجھے سینہ اطہر سے لگایا جیسے ماں اپنے روتے بچے کو سینے سے لگاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر سے لگانے سے طبیعت میں کچھ سکون آگیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبور پر سلام پیش کیا۔ اس کے بعد ذرا باہر نکل کر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے خوب رو رو کر اپنے لئے، اپنے اہل و عیال کیلئے، حضرت شاہ صاحب اور اُن کی اولادوں کے لئے، جملہ اہل خاندان اور برادرانِ طریقت کے لیے دُعا کی۔ آخر میں جب یہ دُعا کی کہ یا اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی اصلاح فرما۔ اِس دُعا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لے آئے۔ گویا کہ اُمت کیلئے دُعا کرنے پر بہت خوش ہوگئے۔ میں بار بار رو رو کر یہی دعا مانگتا رہا۔ اندازہ لگایئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمت سے کتنی محبّت ہے اور اُمت کا معاملہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ساتھ کیا ہے۔ ہم اپنے قول و فعل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کو

ہر وقت زخمی کرتے رہتے ہیں۔

اس کے بعد ہم جنت البقیع میں داخل ہوئے۔ جیسے ہی بقیع شریف میں داخل ہوئے تو حضرت مولانا عبدالغفور عباسی رحمۃ اللہ علیہ کی ان ظاہری آنکھوں سے زیارت ہوئی۔ بار بار حضرت کو دیکھتا تھا اور اُن سے مخاطب ہوتا تھا کہ حضرت! حضرت! حضرت! ساتھ ساتھ مُنہ سے سبحان اللہ! سبحان اللہ! کا لفظ بھی بار بار نکلتا تھا۔ دیوانوں کی طرح چلتا رہا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی میرے ساتھ رہے گویا کہ اپنی قبر شریف کی طرف رہبری فرما رہے تھے۔ اِسی اثنا میں عبدالحیٔ صاحب نے بتایا کہ حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی قبر شریف آگئی۔ جیسے ہی میں نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُسی وقت حضرت عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ قبر شریف سے باہر تشریف لے آئے اور مجھے بار بار سینے سے لگایا۔ مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ خوب رو رہا تھا۔ اِسی اثنا میں اپنے والد مرحوم اور اپنے بیٹے تنویر حسین کو قبر شریف پر دیکھا۔

اس کے بعد روتے روتے حضرت مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ عباسیؒ کی قبر شریف کے قریب پہنچا۔ فاتحہ پڑھنے والا تھا کہ حضرت مولانا عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ عباسی تشریف لے آئے۔ میرے عطر لگایا۔ میرے ساتھ انتہائی مَحبّت کا سلوک فرمایا۔ مجھ سے چمٹ گئے۔ میں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ مبارک پر اور گردن پر بوسے لئے۔ اس کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ میری گود میں بیٹھ گئے۔ اِس قدر خوش تھے جیسے والد اپنی اولاد کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اپنی طرف سے الحمد شریف اور قل ھو اللہ تین مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ بعدۂ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ایصال ثواب کیا۔ جیسے ہی حضرت شاہ صاحب کی طرف سے ایصال ثواب کیا حضرت شاہ صاحب تشریف لے آئے۔ بہت نورانی صورت کے ساتھ نمودار ہوئے۔ اسی وقت اس عاجز نے حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ حضرت شاہ صاحب کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں سفارش فرمائیں۔

اس کے بعد ہم ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی قبور پر فاتحہ کیلئے حاضر ہوئے۔ اسی وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں اور میرے سینے پر عطر ملا۔ بڑی محبت فرمائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف لائیں۔

واپسی میں ہم نے روضہ اطہر پر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کر کے اس کا ثواب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا اور پھر روضہ اطہر پر صلوٰۃ و سلام پیش کیا۔ اِسی اثنا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور اِس عاجز کو عطر کی شیشی سے بار بار عطر لگاتے رہے۔

مورخہ ۷ / فروری ۱۹۹۰ء الوداعی سلام پیش کرنے کے لیے یہ عاجز اور تمام جماعت حضرت شاہ صاحب کے ہمراہ جنت البقیع حاضر ہوئی۔ جنت البقیع کی دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کر حضرت شاہ صاحب نے ارواح پر سلام بھیجنا شروع کیا۔ جیسے یہ عاجز فاتحہ کے لیے کھڑا ہوا یکدم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دِل کا کھچاؤ ہونے لگا۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت شیخنا مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ پر سلام پیش کیا اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ چشم حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا۔ جیسے ہی حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ایک معصوم چھوٹے بچے کی صورت میں تشریف لے آئے۔ بہت گورا صحت مند وجود تھا۔ فرطِ محبّت سے اس عاجز نے بوسہ لینے کے لیے اپنا منّہ نیچے کیا۔ جب حضرت شاہ صاحب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر سلام پیش کیا تو وہ تشریف لے آئیں۔ میرے ساتھ بہت محبّت فرمائی اور اپنی گود میں لٹا لیا اور جس طرح سے ایک ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اِسی طریقے سے مجھے لٹایا اور اپنی قمیص مبارک دودھ پلانے کی غرض سے اُٹھانا چاہی دوبارہ پھر اُسی وقت دیکھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہمارے سامنے آ کھڑی ہوگئیں اور مسکرانے لگیں۔ سفید رنگ کا لباس زیب تن فرمایا ہوا تھا اور سر مبارک پر ایک سفید رنگ کا رومال باندھا ہوا تھا۔ اتنی واضح صورت میں آج تک میں نے

کسی کی زیارت نہیں کی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورِ نظر) کے حالات جب میں نے اہلیہ کو سنائے تو اُن پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور اِسی کیفیت میں انہوں نے بابِ جبرئیل دیکھا مزید دیکھا کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور میری باتوں کی تصدیق کی یعنی جو کچھ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ابراہیم رضی اللہ عنہ کے بارے میں اُوپر بیان کیا وہ درست ہے۔

Scanned by CamScanner

مکتوباتِ شریف

کثرتِ ذکر اور تعلق مع اللہ کی وجہ سے اہل اللہ کے کلمات اور مکتوبات میں ایک نورانیت اور تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اور مکتوبات اِسی چیز کا مظہر تھے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نسبت رکھنے والے برادرانِ طریقت کی محبّت میں اضافہ کی خاطر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ چند مکتوبات شریف پیش خدمت ہیں :

محترمی جناب عبدالستار صاحب زیدہ رشدہ۔ آمین اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

گرامی نامہ ملا جواباً مختصراً لکھا جاتا ہے کہ جناب کو مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جناب کو صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کر دی۔ اللہ کا شکر بجا لاؤ اور اِس نعمت کا شکر پورا نہیں کر سکو گے۔ جیسے چار مذاہب حق ہیں ایسے ہی چار سلسلے حق ہیں۔ سب مشکوٰۃ نبوت سے نکلے ہوئے ہیں جس کو اختیار کرو گے نجات پاؤ گے انشاء اللہ۔ البتہ فضیلت ان میں سے نقشبندیہ کو ہے اس لیے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اس مبارک سلسلہ کی ابتداء وہیں سے شروع ہوتی ہے۔ باقی تینوں سلسلوں کی ابتداء سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شروع ہوتی ہے اور وہ خلیفہ چہارم ہیں۔ تو میرے عِلم میں سید علاء الدین شاہ صاحب' دارالسلام۔ نزد شیخوپورہ اور نمبر ۲ جناب مولانا محمد ادریس صاحب صادق آباد والے ہیں۔ دونوں حضرات سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ کے مجاز ہیں اِن دونوں میں سے آپ جس کو بھی منتخب کریں گے بہتر رہے گا لیکن اگر یہاں دِل نہ جما تو بحمدہ تعالیٰ پاکستان میں بہت سے اللہ والے موجود ہیں جہاں دِل مطمئن ہو جائے وہیں سلسلہ سے منسلک ہو جایئے مگر یاد رکھو آج کل گندم نما جو فروش مشائخ بہت ہیں جو کہ بدعات و رسومات میں

مستغرق ہوگئے ہیں تو ان کی ظاہری شہرت پر فریفتہ نہ ہونا ورنہ مقصد سے اور بھی دور ہو جاؤ گے۔ پیر کے لیے شرائط ہیں اور وہ یہ ہیں کہ وہ عالمِ شریعت ہو اور عامل بالسنت ہو، آمر بالمعروف ہو اور ناہی عن المنکر ہو اور اس کا سلسلہ بیعت بلا انقطاع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ چکا ہو اور اُس کی نظر مُرید کے دِل پر ہو جیب پر نہ ہو۔ اگر ایسا شیخ مل جائے تو اس کو خضرِ راہ سمجھ کر زانوئے ادب پر بیٹھ کر بیعت ہو جائیے اور شریعت مطہرہ پر مستقیم رہ کر شیخ کی ہدایت کے مطابق عبادات اور ریاضات میں مشغول ہو جائیے۔ انشاء اللہ کامیابی دوڑتی ہوئی سامنے آئے گی لیکن جنابِ من! ایسا شیخ ملنا آج کل بہت نایاب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیاب کرے۔

خلاف پیمبر کسے رہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

آئندہ جب خط لکھیں تو جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔ فقط والسلام

دُعاگو

سید عبداللہ شاہ غفرلہ

❀❀❀

محبی جناب نصیر حسین صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جناب کے دونوں محبت نامے ۱۲ مئی کو ملے، پہلے لکھا ہوا بعد میں ملا۔ اور بعد کا لکھا ہوا اوّل ملا۔ وجہ یہ تھی کہ اوّل پر حضرت والا کا نام نہیں تھا میرا ہم نام اور کوئی تھا، وہ لے گیا تھا۔ بہرحال حضرت والا صاحب کو جماعت کی طرف سے سلام اور دعائیں پہنچا دیں اور جناب نے جو آیت کریمہ کا ختم اور صدقہ جو جماعت نے کیا تھا سب بتا دیا۔ بہت خوش ہوئے اللہ تعالیٰ آپ سب کو دین و دنیا میں خوش رکھے۔

الحمد للہ یہ فقیر دعائیں آپ سب کے لیے کرتا رہتا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائیں۔

باقی حضرت والا کو ضعف بے حد ہوگیا ہے اللہ پاک مردہ کو زندہ کرنے پر قادر ہے تو ان کو قوت و صحت دینے پر بھی قادر ہے۔ آپ حضرات دعائیں برابر جاری رکھیں۔ انور شاہ کی طرف سے ابھی تک کوئی خط نہیں آیا۔ اللہ خیر کرے۔

اپنے والدین کو اور پوری جماعت کو نام بنام فقیر کی طرف سے دُعا و سلام عرض کریں۔ فقط والسلام

دُعا گو

عبداللہ شاہ غفرلہ' مدینہ منورہ

❀❀❀

محبی و مکرمی جناب نصیر حسین صاحب زید مجدہ رشدہ۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اما بعد فقیر خیریت سے ہے۔ جناب کی معہ کل اہل بیت مطلوب ہے۔ مدینہ منورہ کے خطوط کل ۲ جنوری کو مکہ مکرمہ میں ملے۔ فقیر ۴/ شوال کو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آیا تھا۔ بہت خطوط وہاں جمع ہوگئے تھے شیخ عبدالحق صاحب نے یہاں ۲ جنوری کو مکہ مکرمہ بھیج دیئے۔ اللہ پاک پوری جماعت کو خوش رکھے۔ فرداً فرداً جواب دینا مشکل ہے۔ محمدؐ اسماعیل غفوری کے دو خطوط ملے' قاری یعقوب صاحب' مولوی محمدؐ لطف اللہ صاحب شیر شاہ کالونی کا ایک خط عبدالحفیظ صاحب کے خطوط۔ البتہ ایک ڈھیر جمع ہوگیا تھا۔ فقیر نے سب کیلئے کعبۃ اللہ میں حالت طواف میں اور بعد طواف کے دُعا مانگی ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ جناب کے حالات پڑھ کر بے حد مسرت ہوتی ہے۔ اللہ پاک مزید ترقی نصیب فرمادیں۔

آمین۔

کل اتوار ۴ جنوری کو انشاء اللہ عبدالحفیظ کو لینے کیلئے بھی جاؤں گا اور یہ خط دستی پاکستان جانے والوں کو دے دوں گا پورے ٹکٹ لگا کر تاکہ جلد پہنچا دے۔ تمام جماعت شریفی مسجد کو نام بنام دُعا و سلام قبول ہو۔ سیّد مُحمّد شاہ کے عید کارڈ کا مشکور۔ اللہ پاک جماعت کو خوشیاں نصیب فرمائے۔ محمد خان کی صحت کے لیے خصوصی دعائیں کی ہیں۔ اللہ پاک صحت نصیب فرمائیں۔ آمین فقط والسلام

دُعاگو

عبداللہ شاہ غفرلہ' مکّہ مکرمہ

❁❁❁

۲ دسمبر' ۲۳ رمضان

مجبی المحترم جناب نصیر حسین صاحب زید رشدہ۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد' خیریت طرفین اہم الاغراض:

اُمید ہے اعتکاف میں ہوں گے اللہ ہماری اور آپ حضرات کی اس سنت سنیہ کو شرف قبولیت نصیب فرمائے آمین۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔یہاں سے جاری ہیں۔ حاجی آدم صاحب' حاجی رحمت اللہ صاحب' مُحمّد امین صاحب' سلیمان بھائی' حاجی عبدالرزاق صاحب' عُثمان بھائی' قاسم بھائی' جمعہ بھائی' قاری صاحب' حاجی نور حسین صاحب' مُحمّد رفیق صاحب' عارف بھائی' عبدالحئی صاحب' جناب کے والد صاحب' وکیل صاحب' ابوطالب صاحب حیدر آباد کالونی والے الغرض تمام جماعت کو سلام قبول ہو۔

دُعاگو

عبداللہ شاہ غفرلہ' مدینہ منورہ

مکرمی جناب نصیر حسین صاحب زیدمجدہ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اما بعد! مُحبّت نامہ محررہ ۱۵ دسمبر آج ۲۲ کو ملا۔ حالات سے آگاہی ہوگئی۔ شکر ہے کہ والدین کو سفر سعادت نصیب ہوا۔ اللہ پاک خیریت سے یہاں پہنچائے اور قبولیت اور عافیت سے واپس آپ تک پہنچا دے۔ آمین۔ انشاء اللہ جہاں تک ہو سکے گا فقیر مناسک میں پوری پوری معاونت کرے گا اور اپنی سعادت سمجھے گا۔

پوری جماعت کو نام بنام فقیر کی طرف سے دُعا و سلام عرض کریں۔ الحمد للہ فقیر اپنا فریضہ ادا کرتا ہے۔ نام بنام لے کر دعائیں کرتا رہتا ہے اور پھر آخیر میں یہی الفاظ ہوتے ہیں کہ یااللہ شریفی مسجد کی تمام جماعت کو شاد آباد رکھ۔ سب کو دین و دنیا کی سعادتیں نصیب فرما۔ رات کو خط لکھ رہا ہوں' اختصار سے کام لیا۔ فقط والسلام
والدین کو وکیل صاحب' بھائیوں برخوردار محمد تنویر ان کی والدہ صاحبہ کو ہمارے سب کی طرف سے السلام علیکم قبول ہو۔

(پتہ جدید)
محلہ جیاد بجوار المنطقہ الدولیہ دکان البشر' مکہ مکرمہ سعودیہ عربیہ۔
سید محمد شاہ کو ملے۔

دُعاگو
عبداللہ شاہ غفرلہ' مدینہ منورہ

❁❁❁

محبی و مکرمی جناب نصیر حسین صاحب تحریر مجیدہ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بعد از دُعا و سلام و سلامتی طرفین' جناب کو معلوم ہو کہ جناب کا مُحبت نامہ مُرسلہ ۲۱ دسمبر آج ۲۹ کو ملا۔ حالات اور مبارک خوابوں کو پڑھ کر بے حد سرور حاصل ہوا۔ اللہ پاک جناب کے مدارج اور بلند فرما دے۔ آمین! جناب کا پہلا مُحبت نامہ بھی ملا ہے صرف مدینہ منورہ کے خطوط نہیں ملے۔ اُمید ہے وہ بھی عبدالحق صاحب بھیجدیں گے۔ حاجی عبدالحفیظ صاحب و محمد بھائی کا حال لکھا تھا کراچی میں کاروبار پر دِل خوش ہو گیا ہے۔ اللہ یہاں وسیع رزق عطا فرمائے۔ آمین۔ فقیر نے اس کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ ان کے بچوں کو دیکھ کر دِل ٹکڑے ٹکڑے ہو تا تھا۔ اللہ پاک جماعت کے کسی فرد کو بھی تنگ دست نہ بنائے۔ فقیر سب جماعت کیلئے بلاناغہ دعائیں کرتا ہے' نام لے کر جب پورے نہیں ہوتے ہیں تو اخیر میں شریفی مسجد کی جماعت سے تعبیر کرتا ہوں۔ غائبانہ اور مخلصانہ دعائیں ہیں انشاء اللہ قبول ہوں گی۔ حاجی آدم صاحب کا خواب بھی بہت مبارک ہے۔ فقیر نے بار بار ان کی بیٹی اور حاجی عبدالرزاق کی بیٹی کیلئے خاص دعائیں کی ہیں وہ تو میری اولاد ہیں۔ قبول ہونے کی امید ہے۔

شہد کا ٹین انور شاہ کے حوالہ کریں ادھر نہ بھیجیں۔ فقیر کوئی بندوبست کرے گا۔ محمد عارف نے تو اس سال اعتکاف بھی کر لیا ہے اس کے امام سے معلوم ہوا۔ اللہ پاک اس کو عارف کامل بنائے فقیر ضرور دُعا کرے گا۔

سلسلہ ختمات جاری رکھیں اللہ پاک بڑا فضل کرے گا۔ اس فقیر کو بھی ختمات کے بعد دُعا میں یاد فرمایا کریں کہ اللہ پاک میرے سفر کو ذریعہ سعادت دارین بنا دے۔ آمین۔ شیر شاہ کا کرایہ فقیر کے حساب میں پورا وصول نہیں ہوا جن کی وصولی ہونی ہے ان کے نام اور نمبر دکان و مکان ساتھ لکھا کریں۔ عبدالواسع کے حالات پھر تحریر فرما دیں۔ پتہ ہذا پر خط ارسال فرمایا کریں۔ نیچے دکان اوپر میرا مکان

ہے اسی وقت فوراً مل جائے گا۔ معلم کے گھر پر جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔
سید محمد شاہ محلہ جیاد بجوار المنطقۃ الدولیہ دوکان البنشر، مکہ مکرمہ سعودیہ عربیہ
عبدالباری صاحب کو اللہ پاک جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین۔

اللہ پاک سید انور شاہ کو دینی تعلیم کا بھی خیال پیدا کرے اور دنیوی تعلیم میں بھی کامیاب کرے۔ آمین۔ اپنے والدین' اہلیہ صاحبہ' ہمشیرہ' بھاوج' برخوردار تنویر فیض اللہ' وکیل صاحب وغیرہ برادران صاحبان اور شریفی مسجد کی تمام جماعت کو نام بنام فقیر کا دعاء و سلام عرض فرمادیں۔ الگ الگ نام طول پکڑے گا۔

دُعاگو

عبداللہ شاہ غفرلہ' مکہ مکرمہ

۲۹/ دسمبر

⚙⚙⚙

محترم و مکرم جناب نصیر حسین صاحب زید رشدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ ملا' حال معلوم ہوا' خط حضرت صاحب کو سنایا' پورے خاندان خاص کر ہمشیرہ کی صحت کیلئے دُعا فرمائی۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ آمین۔ شریفی مسجد والوں کو بھی دُعا سے یاد فرمایا اور سب کو السلام علیکم سے یاد فرماتے ہیں۔ سید انور شاہ کو مت لاؤ' امتحان ضروری ہے۔ شاہ نواز خان صاحب کو کہہ دو کہ یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں۔ اگر حضرت صاحب کی صحت رہے اور پشاور تشریف لائے تو ان کے پاس چلے جائیں گے۔ آٹھ دن ہم صادق آباد میں ہوں گے کل ۳ دسمبر ہے جو فیصلہ ہو' صادق آباد کے پتہ پر مطلع فرمادیں۔ سب جماعت کو السلام علیکم قبول ہو۔ فقط والسلام

دُعاگو عبداللہ شاہ غفرلہ' صادق آباد

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات

عُمر شریف کے آخری سالوں میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل گرانقدر کتب تصنیف فرمائیں جو مقبول خاص و عام ہوئیں۔

❶ اصلاح المسلمین

یہ کتاب احکاماتِ شرعی پر مشتمل ہے۔ اصلاحی مضامین کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس کتاب کو بہت مقبولیت بخشی۔ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ پاکستان کے صدر جناب ضیاء الحق ہوائی جہاز کے حادثہ میں جب شہید ہوئے تو ان کے پاس سے یہ کتاب برآمد ہوئی۔ گویا کہ دورانِ سفر صدر مملکت کے زیر مطالعہ یہ کتاب تھی۔

موضوعات اصلاح المسلمین :

حقوق والدین' حقوق زوجین' احکام الحجاب (پردہ کے احکامات) فضیلت علم' کبائر و رذائل اخلاق' حکومت و امارت' بے حیائی' عریانی و فحاشی' ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہننا' فوٹو اور تصویر' رشوت اور مال حرام' اشیاء کی عیب پوشی اور ملاوٹ' سود کی لعنت' حقوق ہمسایہ' مذمت غیبت' دیوث کون ہے؟' لعنت کا وبال' بے رحمی و بدخلقی' قتل نفس خود یعنی خُود کشی' ظلم کی نحوست' عمامہ کی فضیلت سے لاپرواہی' داڑھی کی سنت سے بے اعتنائی۔

❷ سعادتِ عظمیٰ

اسماء حسنیٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی اور ان کی دِل نشیں تشریحات و فوائد پر مشتمل ہے۔

۳ تحفۂ غفوریہ

یہ کتاب شجرہ عالیہ نقشبندیہ غفوریہ اور شجرہ عالیہ قادریہ غفوریہ پر مشتمل ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس کتاب میں شجروں کے علاوہ تصوف وغیرہ کے دیگر انتہائی مفید مضامین کو شامل فرما دیا ہے جس کی وجہ سے اس کی افادیت میں انتہائی اضافہ ہوگیا ہے۔

افادۂ عام کی غرض سے اِس عاجز نے اس کو اس کتاب یعنی نقشبندی کشکول (سوانح حیات حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی غفوری) کا جزو بنا دیا ہے۔

۴ ختماتِ اولیاء

یہ کتاب لکھ کر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سالکین طریقت اور مشائخ طریقت پر عظیم احسان کیا ہے۔ ختم خواجگان یعنی بزرگوں کے ختمات کی انتہائی دِل نشیں انداز میں تشریح کی گئی ہے۔

"ختمات اولیاء" کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اس کو بھی کتاب ہذا کا جزو بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو جمیع مخلوق کے لیے نافع بنائے۔ آمین

۵ سلسلہ نقشبندیہ غفوریہ مع فوائد و مسائل ضروریہ

یہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔ یہ شجرہ شریف فضائل ذکر' فضائل درود شریف' استغفار' کلمہ تمجید' نفی اثبات وغیرہ و اہم مضمون "صفاتِ شیخ و آداب مُرید" پر مشتمل ہے یہ مضمون یعنی صفاتِ شیخ و آداب مُرید سونے کے حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ مذکورہ کتابچہ میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں : "اچانک کتاب ابریز کی چھوٹی فصل پر نظر پڑی جس میں شرائط شیخ اور آداب مُرید پر ۴۳ اشعار امام ابو العباس احمد بن محمد بن احمد بن خلف القرشی التیمی البکری الصدیقیؒ (جو ۵۸۱ھ بمقام سلد پیدا ہوئے اور مراکش میں نشوونما ہوئی اور مصر

میں مقام فیوم کو وطن بنایا اور چھ سو اکتالیس ۶۴۱ ہجری ربیع الاول کے مہینہ میں فیوم میں انتقال فرمایا) نے بیان فرمائے ہیں۔ اِس قصیدہ کا نام ''انوار السرائر و سرائر الانوار'' ہے۔ مشائخ وقت نے اپنی محافل میں اس قصیدہ کو اتنا اُونچا مقام دے دیا کہ اپنے مُریدین کو اس کے حفظ اور اِس پر عمل کرنے کی وصیت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ شیخ نے سمندر کو کوزے میں سمایا ہے اور تصوف کا لب لباب ہے اور کیوں نہ کہتے ہو سینے کدورت سے مصفّٰی تھے۔ حق کے تسلیم کرنے والے تھے۔ علاوہ برآں صاحب قصیدہ علوم نقلیہ و عقلیہ میں بے نظیر تھے اور زہد و تقویٰ میں بے مثیل' لہٰذا مشائخ وقت نے اِس قصیدہ کو حرزِ جاں بنایا۔

فقیر نے کھرے اور کھوٹے کے درمیان تمیز کی خاطر اسی قصیدہ رائیہ کو آخر میں ''صفاتِ شیخ و آدابِ مُرید'' کے عنوان کے تحت بعینہٖ نقل کیا ہے اور ترجمہ اپنی استطاعت کے مطابق اُردو میں کر دیا ہے۔ مزید فوائد بشکل تشریح بھی لکھ دیئے تاکہ صحیح طالب مولیٰ شجرہ شریفہ پڑھنے کے علاوہ اس پر بھی نظر ڈالتا رہے اور صحیح راستہ کو پہچان کر غلط راستہ سے بچے تاکہ اس کا وقت ضائع نہ ہو۔''

تحفہ غفوریہ

سلسلہ نقشبندیہ قادریہ غفوریہ
مع فوائد و مسائل ضروریہ

مقدمۃ الکتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

امابعد! حضرت المحترم قطب الارشاد حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی نور اللہ مرقدہ الشریف نے بروز یک شنبہ یکم ربیع الاول (بحساب مدینہ منورہ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ) مطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۹ء اس دنیائے فانی سے سفر کر کے جنت البقیع جوار عثمانی میں اپنی آرام گاہ بنائی اور فقیر پُر تقصیر واپس کراچی آیا تو بہت سے برادرانِ سلسلہ نے تجدید بیعت کے بعد یہ اصرار کیا کہ آپ نئے شجرے چھپوا کر اپنے نام کا اس میں اضافہ کریں۔

فقیر اپنی کوتاہیوں پر نظر رکھتے ہوئے انکار کرتا رہا لیکن اصرار برابر ہوتا رہا اور یہی جواب ملتا رہا کہ سلسلہ تو نام ہی اس کا ہے کہ شیخ کی وفات کے بعد خلیفہ کا نام اس کے ساتھ شامل ہو جائے اور یہ سلسلہ آگے چلتا رہے ورنہ سلسلہ تو ختم ہو جائے گا آخر دو وجوہ سے ماننا پڑا، ایک تو ان کا اصرار حق بجانب تھا دوسرے یہ خیال کیا کہ فرطِ محبت سے حضرت المحترم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کا ہاتھ میرا ہاتھ

ہے، شاہ صاحب کا وجود میرا وجود ہے، شاہ صاحب کی عزت میری عزت ہے ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ تو کیوں یہ شرف حاصل نہ کروں کہ فقیر کا نام حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نامِ نامی کے ساتھ پیوند رہے۔

بناء بریں شجرہ شریفہ چھپوانے کا ارادہ کیا اور بحمد اللہ وہ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ میں شائع ہوا۔ اب اس کی دوبارہ اشاعت کے وقت اس میں کچھ ضروری کمی بیشی کر دی گئی ہے جو انشاء اللہ مفید ہوگی۔ اس میں کچھ ہدایات کا اضافہ کر دیا تاکہ سالک کی معلومات میں اضافہ ہو جائے اور جیسا کہ سلسلہ شریفہ آج تک بدعات و رسومات سے پاک و صاف آیا ہے ہم بھی یہی کوشش کریں کہ اس کو پاک و صاف رکھیں تاکہ قیامت کے دن روسیاہ نہ ہوں، علاوہ بریں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ روحی فداہ تک ہر ایک کی تاریخ و مدفن بھی لکھ دیا تاکہ مزید واقفیت حاصل ہو۔

شجرہ شریفہ کی اشاعت کی اصل غرض تو یہی ہوتی ہے کہ برادرانِ سلسلہ اپنے بزرگوں کے توسل سے اللہ پاک کا قرب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ذریعہ حاصل کرتے رہیں اور نفسانی خواہشات و شیطانی حرکات سے پرہیز کرتے رہیں تاکہ مقصد میں کامیاب ہو جائیں اس لیے خیال پیدا ہوا کہ شیخ کی صفات اور مُرید کے آداب جو فنِ تصوف میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں وہ بھی بیان کر دیئے جائیں تاکہ اس کو مشعل راہ بنا کر رضائے مولیٰ کو حاصل کیا جا سکے بناء بریں ضرورت شیخ، صفاتِ شیخ، آداب مُرید، فضائل، اسباق اور کچھ کام کی باتیں خاتمۃ الکتاب میں اختصار کے ساتھ درج کر دی ہیں۔

غرضِ اصلی ان اضافوں سے یہ ہے کہ شیخ چونکہ بشر ہے، معصوم نہیں اس لئے وہ بھی اپنے حالات کو بہ نظر غور دیکھتا رہے کہ اگر کوئی خامی ہو تو اس کو دور کرے اور مُرید کے لیے سفر آخرت کی ترقی میں جو رکاوٹیں ہوں ان کا ازالہ کرتا رہے کیونکہ یہ تجارتِ آخرت ہے۔ جیسا کہ دنیا کی تجارت میں نفع و نقصان ہو سکتا ہے اسی طرح تاجر یعنی مُرید آخرت اگر اپنے اعمال کا محاسبہ نہ کرے، شریعت کے ترازو

میں اپنے اعمال کو نہ تولے تو ممکن ہے کہ بجائے نفع کے نقصان اُٹھانا پڑے۔

یہی مطلب ہے حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا کا یعنی قبل اس کے کہ جب اللہ پاک قیامت کے دن تمہارے اعمال کا حساب تم سے لے گا دنیا میں خود اپنے اعمال کا حساب کرلو جو اچھے ہوں ان پر اللہ پاک کا شکر بجالاؤ جو برے ہوں ان سے تائب ہو جاؤ تاکہ قیامت میں حساب صاف رہے۔

چونکہ سلسلے ہمارے پاس دو ہیں نقشبندیہ اور قادریہ تو ہر ایک کے اسباق معہ اقل تعداد حوالہ تحریر کردیئے گئے ہیں تاکہ جس سلسلہ کی طرف میلانِ قلب ہو اس کو پڑھتا رہے اور اگر دونوں سلسلوں میں بیعت ہو تو نور علیٰ نور ہوگا اور انشاء اللہ دونوں سلسلوں کے بزرگوں کے توسل سے فیض یاب ہوتا رہے گا۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ۔

فقیر نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ مضامین غلطی اور سہو سے محفوظ ہوں لیکن انسان سہو اور نسیان سے محفوظ نہیں ہے اور خصوصاً مجھ جیسا کم علم انسان۔ لہٰذا کسی صاحب کو کہیں بھی کوئی خلل اور نقص معلوم ہو تو اس کی اصلاح کرلیں اور اس فقیر کو بھی اس کی اطلاع دے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَ زَيْنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْاَخْيَارِ وَ اَكْرَمِ مَنْ اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَ اَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

آمین۔ آمین۔ آمین

بندہ ناچیز
سید عبداللہ شاہ غفرلہ
(نقشبندی، فضلی، غفوری)

ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ
مسجد فیض الغفور شاہ فیصل کالونی نمبر ۳ کراچی

ثبوتِ وسیلہ

قرآنِ پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

﴿ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ ﴾

اے ایمان والو! ڈرتے رہو اللہ پاک سے اور ڈھونڈو اُس تک وسیلہ اور جہاد کرو اُس کی راہ میں تاکہ تمہارا بھلا ہو۔

اَیْ تَقَرَّبُوْا اِلَیْهِ بِطَاعَتِهٖ وَالْعَمَلِ بِمَا یَرْضِیْهِ

یعنی اللہ کا قرب حاصل کرو اس کی فرمانبرداری اور رضامندی کے ساتھ

آیت کریمہ میں مخاطب مومن ہے۔ پہلا حکم اس کو تقویٰ کا دیا جاتا ہے اس لیے کہ تقویٰ مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ یعنی ساری نیکیوں کی جڑ اور اصل ہے خوفِ خدا ہی انسان کو بُرے کاموں سے باز رکھتا ہے۔

دوسرا حکم وسیلہ کا ہے جس کی تفسیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام نے طاعت اور عمل صالح سے کی ہے۔ تو جیسا کہ وسیلہ میں ایمان اور عمل صالح داخل ہیں، اسی طرح انبیاء و صلحاء کی صحبت و اطاعت بھی داخل ہے۔

فرمانِ خداوندی ہے :

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۝ ﴾

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

تو انبیاء (علیہم السلام) سچے، صلحاء سچے، تو ان کی معیت واجب اور ان کو وسیلہ بنانا درست۔ اور اسی بنا پر حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ایک موقع پر بارش کے لیے وسیلہ بنایا تھا اور عرض کیا تھا کہ اے اللہ جب تک تیرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے تو ہم ان کو وسیلہ بناتے تھے، اب ہم اُن کے عم محترم کو وسیلہ بناتے ہیں، اس قحط کو دُور کر دیجئے اور بارش برسا دیجئے۔ چنانچہ اللہ پاک نے دُعا قبول فرمائی اور بارانِ رحمت شروع ہو گیا۔

تیسرا حکم جہاد کا ہے۔ جہاد دو قسم کا ہے، ایک جہاد مع الکفار ہے اور دوسرا جہاد مع النفس ہے اور یہ آخری جہاد پہلے سے زیادہ ضروری ہے اور سخت بھی ہے چنانچہ جب ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے خلاف جہاد سے واپس ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ارشاد فرمایا:

رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ

"واپس ہوئے ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف۔"

اَیْ اَلْجِهَادِ مَعَ النَّفْسِ یعنی نفس کے ساتھ جہاد کو بڑا فرمایا اور کفار کے ساتھ جہاد کو چھوٹا جہاد فرمایا۔

کافر ایسا دشمن ہے جس کا مقابلہ تیر و تفنگ سے ہو سکتا ہے قلعہ و حصار سے ہو سکتا ہے اور اگر یہ دونوں طریقے کامیاب نہ ہو سکیں تو انسان حفاظت جان کے لیے راہ فرار اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن اَعْدٰی عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْكَ "سخت سے سخت دشمن اے انسان تیرا نفس ہے جو تیرے بدن میں ہے" اس سے نہ تجھے قلعہ و حصار بچا سکتا ہے نہ تیر و تفنگ، نہ راہ فرار بلکہ اس سے نجات کا ہتھیار اگر ہے تو استغفار ہے۔

وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

"اللہ پاک سے مغفرت مانگو' اللہ پاک غفور و رحیم ہے۔"

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اُمت سے فرمایا ہے کہ میں نے تم میں دو عظیم الشان نشانیاں چھوڑی ہیں' ایک کتاب اللہ اور دوسری اپنی آل' ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑو' تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ کتاب اللہ پر عمل کرنے سے اعمال کی درستی' نصیحت و عبرت اور خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنا نصیب ہوگا اور آل کی متابعت کرنے میں تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن حاصل ہوگا اور آل صرف سادات پر منحصر نہیں بلکہ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کُلُّ تَقِیٍّ نَقِیٍّ فَھُوَ اٰلِیْ یعنی ہر پرہیزگار اور نیکو کار میری آل ہے تو نیکو کار سید ہو یا غیر سید اس کا دامن پکڑنا اور اس کے طریقہ پر چلنا ایسا ہی ضروری ہے جیسے کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنا اور اس پر عمل کرنا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ "غُنْیَۃُ الطَّالِبِیْنَ" میں فرماتے ہیں کہ شروع سے اللہ تعالیٰ نے روحانی تربیت کا سلسلہ اس طرح قائم کیا ہے کہ ایک فیض دیتا ہے اور دوسرا فیض لیتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور اُن کے جانشین صحابہ کرام اور ان کے بعد اُن کے تربیت یافتہ حضرات علیٰ ھذا القیاس یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور یہ امر نہایت شاذ و نادر ہے کہ خداوند قدوس کسی دوسرے کی تربیت کے بغیر مقامات عالیہ تک ترقی دے دے۔ مثال کے طور پر حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس کو لیجئے کہ بے شک ان کو مقامات تو مل گئے لیکن چونکہ صحبت نبی اکرم ﷺ حاصل نہ ہوئی اور رسول اکرم ﷺ کے سینہ اطہر سے بالمشافہ فیض حاصل نہیں کیا تو تابعین کی صف میں آ گئے اور اس افضلیت سے محروم رہے جو صحبت کے اثر سے حاصل ہوتی۔

اسی طرح عام انسانوں کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے شیخ کامل کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کیونکہ اکثر یہی ہوا ہے کہ بلا تربیت شیخ کامل کوئی شخص منازل سلوک طے

نہیں کر سکتا فَلَا یَنْبَغِیْ لَهُ اَنْ یَنْقَطِعَ عَنِ الشَّیْخِ حَتّٰی یَسْتَغْنِیَ عَنْهُ بِالْوُصُوْلِ اِلٰی رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ یعنی مُرید کو شیخ کی خدمت سے اُس وقت تک جدا نہ ہونا چاہئے جب تک وصول الی اللہ نصیب نہ ہو کیونکہ قدیم سے رسم چلی آتی ہے اور تجربہ اس پر گواہ ہے کہ اندرونی نجاستوں اور غلاظتوں سے پاک صاف ہونا اور نماز کو خشوع و حضورِ قلب سے ادا کرنا جیسا کہ اُعْبُدِ اللّٰهَ کَاَنَّکَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ یَرَاکَ (یعنی اللہ کی ایسی عبادت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ مقام نصیب نہ ہو تو پھر عبادت میں یہ دھیان کرو کہ اللہ تم کو دیکھ رہا ہے) اور یہی مقام احسان ہے تو بھلا یہ مقام بغیر تربیت شیخ کیسے ہاتھ آئے گا۔ یہ مقام علم کے حاصل کر لینے اور انبار در انبار کتابوں کے مطالعہ کر لینے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

در کنز و ہدایہ نہ شناسی تو خدا را
در مصحفِ دِل بیں کہ کتابے بہ ازیں نیست

یعنی کنز و ہدایہ کے پڑھنے سے معرفت حق حاصل نہیں ہوتی ہے بلکہ دِل کی کتاب میں نظر کرو، معرفت ربّ کے لیے دِل کی کتاب سے بہتر کوئی کتاب نہیں ہے۔

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے انوارِ قدسیہ میں شیخ کامل کی پیروی کو واجب لکھا ہے۔ دلیل یہ بیان کی ہے کہ اندرونی نجاستوں کا دور کرنا واجب ہے اور وہ بغیر تربیت شیخ کامل ممکن نہیں، پس شیخ کامل کا دامن پکڑنا بھی واجب ہے۔ پھر کہتے ہیں: وَلَوْ تَکَلَّفَ لَا یَنْفَعُ بِغَیْرِ شَیْخٍ وَلَوْ حَفِظَ اَلْفَ کِتَابٍ اگر انسان خود بخود کوشش کر کے اس مقام کو بلاواسطہ شیخ حاصل کرنا چاہے تو اس کو نفع نہ ہو گا اگرچہ ہزاروں کتابیں حفظ کر لے۔

مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم ☆ تا غلام شمس تبریزی نہ شد

"یعنی مولانائے روم رحمۃ اللہ علیہ کو ناموری اس وقت تک حاصل نہ ہوئی جب تک انہوں نے حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ کی مریدی نہ اختیار کی"۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ علم سینہ ہے علم سفینہ نہیں۔

لہٰذا اے برادرانِ عزیز کسی شیخ کامل کی تلاش کر لو' اس کے دامن کو پکڑ لو تاکہ نفس کے شکار نہ ہو جاؤ' نفس کا ڈاکہ مومن کے ایمان پر ہوتا ہے اور ایمان کی حفاظت فرض ہے اور ایمان کی حفاظت کا وسیلہ شیخ کامل ہے۔ وہ تم کو شریعت پر چلنے کی تلقین کرے گا' کتاب و سنّت پر لگائے گا اور جب کتاب و سنّت دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے' ایمان محفوظ رہے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ صاحب المذہب ابتداء میں اپنے بیٹے کو وصیت فرماتے تھے کہ دیکھو بیٹے صوفیاءؒ کی صحبت میں کبھی نہ بیٹھنا کیونکہ یہ لوگ شریعت کے احکام سے بے خبر ہوتے ہیں۔ حدیث کا علم حاصل کرو اور اس میں مشغول رہو لیکن جب ابو حمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور ان کی زبان سے رموزِ شریعت سنے تو آنکھیں کھل گئیں اور بیٹے سے فرمانے لگے بیٹا صوفیوں سے بدظن نہ ہو جاؤ بلکہ ان کی صحبت لازمی طور پر اختیار کرو اس لیے کہ اسرارِ الٰہیہ اور معارفِ شریعت کے خزانوں سے مطلع ہونا انہی کا حق ہے ہم لوگ تو بے بہرہ ہیں۔ یہی لوگ حقیقی زہد' تقویٰ اور اخلاص کے مالک ہیں جنہیں فقہاء و محدثین سینکڑوں دفتروں سے بھی حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مجتہد اعظم فرماتے ہیں: اَلْفَقِیْهُ مُحْتَاجٌ اِلٰی مَعْرِفَةِ اِصْلَاحِ الصُّوْفِیَّةِ لِیَسْتَفِیْدَ لَهٗ مِنَ الْعِلْمِ مَالَمْ یَكُنْ عِنْدَهٗ یعنی فقہ کا عالم اپنی اصلاح نفس کے لیے صوفی کا محتاج ہے تاکہ علم کا فائدہ جو کہ اصلاح نفس ہے اسے حاصل ہو جس کا حصول بغیر صحبت شیخ کے ممکن نہیں۔

جلیل القدر محدث، حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری فرماتے ہیں "طالب خدا کو چاہئے کہ کسی شیخ عارف کو اپنا پیر بنالے جو احکام شریعت و طریقت سے خوب واقف ہو اور جب ایسا کامل رہبر کسی کو مل جائے تو اس پر حرام ہے کہ اس کی صحبت کو چھوڑ دے اور میرے اِس دعوے پر چار گواہ موجود ہیں 'کتاب' سنت' اجماعِ امت اور قیاس۔

شمس الدین امام المسلمین امام ابوحنیفۃ النعمان علیہ رحمۃ المنان کا یہ جملہ مشہور ہے لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ اگر یہ دو سال (تصوف کے) نہ ملتے تو نعمان (یعنی میں) ہلاک ہو جاتا۔

ارشادِ خداوندی ہے :

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ○

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

سچے وہ لوگ ہیں جو ظاہراً و باطناً شریعت مطہرہ کے پابند ہوں' ان کی معیت کی وجہ سے ظاہر شریعت پر عمل کرنے سے آراستہ ہو جائے گا اور باطن' انوارِ معرفت سے منور ہو جائے گا اور آخرت میں بھی ان کی معیت حاصل ہوگی۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ انسان اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اس کو محبت ہوتی ہے"

شنیدم کہ در روزِ اُمید و بیم
بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

بروں کو یعنی نیکی میں کوتاہی کرنے والوں کو قیامت کے دن اللہ کریم نیکوں کے طفیل بخش دے گا"۔

مورِ مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست درپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

ضعیف چیونٹی کو کعبہ جانے کا شوق تھا تاکہ اس کا طواف کرے اس آرزو کی تکمیل کے لیے وہ کسی کبوتر کے قدم سے چمٹ گئی کبوتر اُڑا اور خانہ کعبہ پہنچا اور بیت اللہ کے سات چکر کیے اس طرح مسکین چیونٹی کا بھی طواف ہوگیا۔ یہ ایک تمثیل ہے۔ مُرید صادق چیونٹی کی طرح کمزور بھی ہو' اس کے باوجود اگر وہ شیخ کامل کے قدم مضبوطی سے پکڑ لے اور اس کے دامن سے پیوستہ و وابستہ رہے تو اللہ پاک اس کے وسیلہ سے مُرید کو بھی منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔

برادرِ عزیز! شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے لیکن وہ بھی شیخ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ اسی طرح بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی تھے لیکن داخل سلسلہ ہونے کے لیے شیخ کے محتاج تھے۔ الغرض بہت سے اولیاء اللہ مادر زاد ولی پیدا ہوئے لیکن بغیر صحبت شیخ کے نہ رہ سکے اس لیے کہ اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ ہر صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ نیک کا نیک' بُری کا برا ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی بُرے کی بُرا۔ اور یہ اثر صرف انسان ہی میں نہیں بلکہ حیوان میں بھی پیدا ہوتا ہے۔ ؎

سگ اصحابِ کہف روزے چند
پئے نیکاں گرفت مردم شد

اصحابِ کہف کے کتے نے تھوڑے دن نیکوں کی پیروی کی آدمی بن گیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی ماہیت اور حقیقت بدل گئی کہ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ (ان کا کتا غار کی دہلیز پر دونوں ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا) نص قطعی ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کی صفات بدل گئیں کیونکہ روایت ہے کہ وہ کتا جنت میں جائے گا۔ اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جب صلحاء و اولیاء کی صحبت سے کتے کو

یہ مقام حاصل ہو سکتا ہے تو اگر مومنین و موحدین، صلحاء کے ساتھ صحیح صحبت رکھیں تو اُن کا مقام کتنا بلند ہوگا۔ اِسی طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحیح محبت رکھنے والا مومن و موحد ظاہراً و باطناً شریعت کا عامل بھی ہو تو اس کا مقام کتنا بلند ہوگا؟ اور حیوان کو چھوڑیئے جمادات بھی صحبت کے اثر کو قبول کرتے ہیں۔

گلے خوشبوئے در حمام روزے　　رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری　　کہ از بوئے دلاویزے تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم　　ولیکن مدتے باگل نشستم
جمالِ ہم نشین درمن اثر کرد　　وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ایک دن ایک دوست نے حمام میں مجھے مٹی دی جس سے خوشبو آتی تھی، میں اُس مٹی سے ہم کلام ہوا اور پوچھا یہ بتا کہ تو مشک ہے یا عبیر کہ تیری دلآویز خوشبو سے میں مست ہوا جا رہا ہوں۔(خدا نے اُسے قوت گویائی عطا فرمائی اور(اس نے جواب دیا، میں بیکار مٹی تھی لیکن کچھ دن پھول کے ساتھ رہی تو اس کی خوبی اور خوشبو نے میرے اندر اپنا اثر کیا اور مجھے بھی خوشبو دار بنا دیا ورنہ میں تو وہی مٹی ہوں جو پہلے تھی۔

تو اے برادر! جب مجتہدین مذاہب اور مادر زاد اولیاءؒ اہل باطن کی صحبت سے بے نیاز نہیں ہوئے تو بتایئے ہماری کیا حیثیت ہے کہ ہم اس نعمت کے محتاج نہ ہوں۔ برادرانِ عزیز! دلائل سے جب علمی و عملی بیعت اور صحبت شیخ کی ضرورت واضح ہوگئی تو اُٹھو، دیر مت کرو، شیخ کامل کی تلاش کرلو۔ اس کے ہاتھ پر توبہ کرلو۔ آخرت کی فکر میں لگ جاؤ۔ اس کے لیے توشہ جمع کرلو تاکہ وہاں مفلس نہ رہو۔ دُنیا کی عزت مال سے ہے آخرت کی عزت اعمال سے ہے۔ پتہ نہیں زندگی کتنی باقی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دُنیا سے بلا توبہ چلے جاؤ ؎

لہٰذا جب بھی کوئی شخص کسی روحانی طبیب یعنی پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا اور بیعت کرنا چاہے تو اُسے چاہئے کہ پیر کو شریعت اور طریقت کی کسوٹی پر خوب پرکھ لے کیونکہ پیر کے لیے بھی شرائط و آداب ہیں۔

شرائط تو یہ ہیں کہ عالمِ شریعت ہو' عامل بالسنت ہو' آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر ہو یعنی اچھی باتوں کا بتانے والا ہو بری باتوں سے منع کرنے والا ہو اور اس کا سلسلہ بیعت رسول اکرم ﷺ تک پہنچ چکا ہو۔ حب مال و حب جاہ سے اس کا دل خالی ہو اور دُنیا کا طالب نہ ہو۔ مُرید کی جیب پر نظر نہ رکھے۔ عورتوں کے ساتھ اختلاط نہ کرے۔ محرم کے بغیر ان کو اپنے پاس نہ آنے دے اور بلا پردۂ شرعی ان کو بیعت نہ کرے۔ مریدنی کہتی ہے پیر تو روحانی باپ ہیں اس لیے ان سے کیا پردہ پیر صاحب فرماتے ہیں مریدنی تو مانند بیٹی ہے۔ برادر! یہ سب تلبیس ابلیس ہے۔ بھلا وہ بیٹی کیسے ہوگئی جبکہ شریعت میں متبنٰی بھی محرم نہیں ہوتا۔ مریدنی تو اجنبی ہی ہے۔ رسول اکرم ﷺ پوری اُمت کے روحانی باپ ہیں لیکن بوقت بیعت کسی صحابیہ کے ہاتھ کو مس تک نہیں فرمایا۔

شیخ پر لازم ہے کہ بوقت بیعت مُرید سے اتباع شریعت کا عہد لے کیونکہ طریقت اہل اللہ کے نزدیک ایک جال ہے جس کے ذریعہ وہ مسلمانوں کو شریعت کے دائرہ میں لاتے ہیں کیونکہ شریعت اصل ہے' طریقت اس پر عمل ہے معرفت طریقت کا ثمر ہے حقیقت اصل مقصد ہے تو حقیقت تک پہنچنا موقوف ہے معرفت پر۔ اور معرفت موقوف ہے طریقت پر اور طریقت فرع ہے شریعت کی تو نتیجہ یہ نکلا کہ شریعت اصل ہے' اساس ہے' بغیر اس کے سارے مجاہدات و مراقبات اور ورد و اذکار بیکار ہیں۔ انبیاء دُنیا میں شریعت کے ابلاغ اور نفاذ و اجراء کے لیے مبعوث کئے گئے ہیں تو جو کام انبیاء نے کیا وہی اولیاء کو کرنا ہوگا۔ اس لیے کہ وہ انبیاء کے وارث ہیں۔

شیخ کو چاہئے کہ اشاعت سلسلہ کے لیے کوشاں رہے۔ مریدوں پر مہربان رہے کہ رسول اکرم ﷺ کی صفت حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کا عملی نمونہ ہو۔ مریدوں کے ساتھ سختی سے نہ پیش آئے بلکہ نرمی اور شفقت کے ساتھ اِن کو اُن کی کوتاہیوں پر تنبیہ کرے تاکہ اُن کے دلوں میں نفرت پیدا نہ ہو اور اگر شیخ کے حقوق کی ادائیگی میں اُن سے کوئی کوتاہی ہو جائے تو ان کو معاف کر دے وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا معاف کرو' درگزر کرو۔ لیکن اگر شفقت و نرمی سے راستہ پر ہی نہ آئے تو زجر و توبیخ سے کام لے سکتا ہے۔

اللہ پاک اپنے بندوں کی اصلاح پر خوش ہوتا ہے۔ اِسی خدمت خلق کا اس نے اپنے انبیاء کو حکم دیا ہے۔ يَا دَاوٗدُ اِذَا رَاَيْتَ لِيْ طَالِبًا فَكُنْ لَهٗ خَادِمًا اے داؤد (علیہ السلام) جب تجھے میرا طالب مل جائے تو تُو اس کا خادم بن جا۔ انبیاء کی خدمت' خلق اللہ کو ظلمت کفر سے نکال کر نورِ اسلام میں لانا ہے۔ مشائخ کی خدمت سے مُراد مُرید کو رذائل نفسانیہ اور وساوس شیطانیہ سے نکال کر شریعت مطہرہ اور فضائل پر کاربند کرنا ہے۔

نیز مُرید سے کسی قسم کی منفعت کا طالب نہ ہو۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اُمتوں سے یہی فرماتے تھے کہ ہم اپنی تبلیغ کے بدلے تم لوگوں سے کوئی اجر و معاوضہ نہیں مانگتے ہمارا اجر تو اللہ کے ذمہ ہے۔ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ تو نائب و وارث رسول کے لیے کیا یہ زیبا ہوگا کہ وہ دُنیا کے حصول کے لیے پیری و مشیخت اپنا پیشہ بنا لے۔ ہاں! اگر مُرید اپنی خوشی سے کچھ ہدیہ پیش کرے تو لینے سے انکار نہ کرے کیونکہ رسول کریم ﷺ بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہدایا بخوشی قبول فرماتے تھے اور اس سے تو محبت قلب کا اظہار ہوتا ہے۔ حُبُّ الْقَلْبِ يَظْهَرُ بِالْيَدِ اور مُرید کو بھی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

شیخ پر واجب ہے کہ مُرید کو اللہ پاک کی طرف سے اپنے لیے ایک ہدیہ سمجھے۔

پھر اس کی تربیت محض اللہ کے لیے کرے نہ کہ اپنے نفس کے لیے اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے جیسا ماں اپنے نوزائیدہ بچے کے ساتھ کرتی ہے کہ وہ اس کو لطیف، سریع الہضم غذا کھلاتی ہے۔ اس کے جسم پر لگی ہوئی نجاست و گندگی کو صاف کرتی ہے۔ سردی اور گرمی کے حملوں سے اس کو بچاتی ہے۔ اسی طرح شیخ مُرید کو اس کی طاقت کے مطابق مناسب وظائف بتائے تاکہ وہ اس کو ہضم کرسکے اور باطنی غلاظت اور نجاست یعنی اخلاق ردیہ و اوصاف رذیلہ سے اس کے قلب و روح کو پاک و صاف کرتا رہے اور اس کو ایک مسلم حقیقی بنا دے۔ پھر جیسا کہ والدہ یا طبیب جسمانی بچہ یا مریض کو اس کی صحت یا قوت کے لیے غذا یا دوا دیتے ہیں اور اس کو مضر چیزوں کے استعمال سے منع کرتے ہیں اسی طرح شیخ کو چاہیے کہ وہ مُرید کو مامورات کا سبق دیا کرے کہ یہ مُرید کے لیے غذا یا دوا کا کام دیں گے اور منہیات سے پرہیز کرنے کی تاکید کیا کرے تاکہ ذَاکِہٗ بِذَاکَ نہ ہو یعنی نیک اعمال بُرے اعمال کی نذر نہ ہو جائیں۔

شیخ پر واجب ہے کہ مُرید کے رازوں کو کسی پر ظاہر نہ کرے۔ یہ ایک خیانت ہے جو کسی کے لیے جائز نہیں چہ جائیکہ شیخ کے لیے کہ صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ شریف لوگوں کے سینے رازوں کے لیے قبرستان کا مقام رکھتے ہیں۔ چنانچہ مردہ جب قبر میں جاتا ہے پھر باہر نہیں آتا۔ اسی طرح لوگوں کے راز بھی دلوں میں دفن ہی رہنے چاہئیں۔

مُرید کے آداب اور شیخ کے آداب و شرائط سے تصوف کی کتابیں لبریز ہیں یہ فقیر بوجہ قلت علم و عمل کے کہاں تک ان کو قلم بند کرے۔ سمجھانے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جب طالبِ حق کو ان قیود و شرائط کا حامل شیخ مل جائے جو زمانہ حال میں کبریت احمر کا درجہ رکھتا ہے تو اس کو خضر راہ سمجھ کر دو زانو ہو کر صمیم قلب سے اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تمام گناہوں سے صحیح توبہ کرے کہ اسی کا نام

بیعت ہے۔

صحیح توبہ یہ ہے کہ توبۃ النصوح کرے یعنی کیے ہوئے گناہوں پر پشیمان ہو اور آئندہ کے لیے یہ عہد کرے کہ پھر گناہوں کے قریب نہیں جاؤں گا اور اگر بہ تقاضائے بشریت پھر بھی گناہ سرزد ہو جائے تو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ دو رکعت نفل بہ نیت توبہ پڑھے اور تجدید توبہ کرے تاکہ اللہ پاک وہ گناہ معاف کر دے۔

گناہ دو قسم کے ہیں یا حقوق اللہ ہوں گے (جیسے کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ان کے فوت شدہ کی قضا کرنی ہوگی۔ البتہ توبہ سے تاخیر کے گناہ کی معافی کی امید ہے) یا حقوق العباد ہوں گے (جیسے کسی سے رشوت لی ہو یا مال غصب کیا ہو یا چوری کی ہو) یہ مالی حقوق ہیں وہ مال اس کے مالکوں کو واپس کرے اور ان سے معافی مانگ لے اگر وہ مر گئے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے دے اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو ان کے ثواب کی نیت سے صدقہ کرے تاکہ وہ راضی ہو جائیں اور قیامت کے دن اس کو معاف کر دیں اور اگر غیر مالی حقوق العباد ہوں جیسے کسی کی غیبت کی ہو، بہتان لگایا ہو، بُرا بھلا کہا ہو تو ان سے معاف کرائے انشاء اللہ یہ حقوق العباد معاف ہو جائیں گے اگر وہ فوت ہو چکے ہوں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کیا کرے تاکہ حشر کے دن وہ راضی ہو جائیں اور معاف کر دیں۔ اس طرح وہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ کا مصداق بن جائے گا اور یہی توبۃ النصوح بھی ہے۔ اسی کا نام توبہ خالص ہے۔

جب سلسلہ میں داخل ہو تو جو اوراد و وظائف شیخ بتلا دے پابندی کے ساتھ ان کو ادا کرتا رہے۔ شیخ کے کمال پر بھروسہ کر کے خود بے عمل نہ ہو جائے اور یہ نہ سمجھے کہ میرا پیر کامل ہے، بیڑا پار کرا دے گا اس لیے کہ شیخ تو راستہ بتانے والا ہے آگے قدم بڑھانا، عبادات، ریاضت اور مجاہدہ کرنا مُرید کا کام ہے منزل مقصود تک

عمر برف است، موت آفتاب تموز
اند کے ماند خواجہ غرّہ ہنوز

یعنی عُمر بہ منزلہ برف کے ہے اور موت بہ منزلہ تیز دھوپ کے۔ جس طرح دھوپ برف کو پگھلاتی اور بالآخر فنا کر دیتی ہے اسی طرح موت عُمر کو کھا جاتی ہے اور زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔ تو اے بھائی! آخر کب تک یہ خوابِ غفلت؟ بیدار ہو جا اور موت کی اچانک آمد سے پہلے جلد از جلد توبہ کر لے۔

عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ مرنے سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو کہ موت کا وقت معلوم نہیں ہر دن عُمر کا آخری دن سمجھ لو اور ہر رات آخری رات۔

بیعت و صحبت شیخ کی ضرورت و اہمیت کے بیان سے آپ پر روزِ روشن کی طرح اس کی ضرورت واضح ہو گئی تو آپ کے لیے ان آداب کا جاننا بھی ضروری ہے جو ہر مرید کے لیے ضروری ہیں اس لیے وہ بھی بطورِ اختصار بیان کئے جاتے ہیں اور کچھ شرائط جو شیخ کے لیے ضروری ہیں وہ بھی واضح کی جاتی ہیں تاکہ رسمی بیعت اور گندم نما جو فروشوں کے چکر میں پھنس کر طالبانِ حق اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں اور بالآخر پشیمان نہ ہوں۔

فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ

آداب و شرائط شیخ

اے طالبانِ حق! آپ کو معلوم ہوگیا کہ توسل باہل اللہ ضروری ہے اور توسل شیخ کے لیے مُرید کو شریعت نبوی کا ضروری علم ہونا چاہئے تاکہ انتخاب شیخ میں غلطی نہ کرے۔ فسادِ زمانہ کی وجہ سے گندم نما جو فروش پیر کثرت سے پیدا ہو گئے ہیں، خود بھی بدعات میں مبتلا رہتے ہیں اور مریدین کو بھی بے راہ کر کے تباہ کرتے ہیں۔ اللہ ان سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مُرید کے لیے بقدر ضرورت علم اس لیے فرض ہے کہ شیخ کا انتخاب بھی صحیح ہو اور اس کا ذاتی عمل بھی شریعت مطہرہ کے موافق ہو جو عمل خلافِ شریعت ہے وہ غیر مقبول ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ○ "اللہ پاک متقین کا عمل قبول کرتا ہے"۔ اور متقی وہ ہے جو شریعت پر چلے تو علم اور عمل دونوں طالب آخرت کے لیے ضروری ہیں اس لئے صوفیاءؒ کرام فرماتے ہیں عمل بغیر علم کے سقیم و بیکار ہے علم بغیر عمل کے عقیم و بیکار ہے اور علم مع عمل صراطِ مستقیم، راہ استوار، ہے۔

آقائے دو جہان ﷺ کا فرمان ہے :

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم دین حاصل کرنا فرض ہے۔

پئے علم چوں شمع باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدارا شناخت

عِلمِ دین کے حصول کے لیے اپنے آپ کو موم بتی کی طرح پگھلا دو۔ اس لئے کہ اللہ پاک کو بغیر علم کے نہیں پہچان سکو گے۔

زجاہل گریزندہ چو تیر باش
نیا میختہ چوں شکر شیر باش

جاہل سے ایسا بھاگو جیسا تیر کمان سے نکل جاتا ہے اس کے ساتھ شیر و شکر نہ ہو جاؤ۔

چونکہ عمل ہر مسلمان پر فرض ہے اور موقوف علیہ (یعنی علم) فرض کی ادائیگی کے لیے فرض ہے تو علم کی فرضیت درجہ ثانیہ میں ہے اور درجہ اول میں عمل ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وَلَوْ کَانَ فِی الْعِلْمِ مِنْ دُوْنِ التُّقٰی شَرَفٌ
لَکَانَ اَشْرَفُ خَلْقِ اللّٰہِ اِبْلِیْسُ

یعنی اگر بغیر تقویٰ کے عِلم میں شرف ہوتا تو ابلیس اللہ کی تمام مخلوق میں اشرف ہوتا لیکن چونکہ اس کے عِلم کے ساتھ عمل نہیں تو ارذل مخلوقات ہوا، اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم بلا عمل سے پناہ مانگی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ

اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اِس علم سے جو نفع نہ دے

برادرانِ عزیز! قرآن کریم اوّل سے لے کر آخر تک پڑھیے تو معلوم ہوگا کہ جنت کا وعدہ اللہ پاک نے مومن کے ساتھ بشرطِ عمل صالح کیا ہے۔ صرف بشرطِ علم نہیں اور دیکھیے حضرت آدم علیہ السلام صفت علم سے متصف ہونے کے باعث جنت میں گئے تھے لیکن اجتہادی غلطی پر باوجود علم کے نکالے گئے جب دارالعمل یعنی دُنیا میں آئے تو عمل کیا اور اب جنت میں جائیں گے تو پھر باہر نہیں آئیں گے۔

﴿ ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ ﴾ ہر جنتی کے لیے حکم ہے کہ وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا۔ ؎

شرفِ علم گر تقویٰ نبودے
ز شیطاں ہیچ کس اعلیٰ نبودے

اگر علم کی شرافت تقویٰ نہ ہوتی تو شیطان کے مقابلہ میں کوئی بھی اعلیٰ نہ ہوتا کیونکہ علم میں تو وہ فرشتوں کا بھی استاد تھا۔ اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علم نافع کا سوال کیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا۔

شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا' اُن سے پوچھا گیا اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا بخش دیا۔ سوال کیا گیا' کس عمل کی وجہ سے؟ فرمایا طَاحَتِ الْعِبَادَاتُ وَفَنِیَتِ الْاِشَارَاتُ وَمَا نَفَعَنِیْ اِلَّا رُکَیْعَاتٌ صَلَّیْتُھَا فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ وہ حلاوت سے معمور پُر مغز تقاریر میں جو منبر پر کرتا تھا نیست و نابود ہوگئیں اور خلق خدا کے وہ اشارات کہ دیکھو وہ قطب وقت' وہ غوث زماں ہے' سب مہمل و بے فائدہ ثابت ہوئے' سوائے ان چند رکعات جو میں نصف شب میں (بطورِ تہجد) پڑھتا تھا اِسی تہجد کی نماز کے باعث مجھے نجات مل گئی اور کسی عمل نے فائدہ نہ دیا۔

چونکہ دیگر اعمال صالحہ میں سے یہ نماز ایک جزء ہے اور نوافل میں سب سے افضل ہے اس لیے بتصریح کہا تاکہ مریدین اس کا زیادہ اہتمام کیا کریں اور اس کی افضلیت ہی کی وجہ سے رسول اکرم علیہ التحیۃ والتسلیم سے رب العالمین نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

"رات کے کچھ حصہ میں تہجد کی نماز پڑھ لیا کرو۔ یہ صرف تیرے لیے ہے کہ یقیناً اِس کے بدلہ میں اللہ تجھے مقام محمود دے گا۔ (یعنی شفاعت عظمیٰ)"

اقدس اور قبر شریف کے پاس سلام و کلام بلند آواز سے کرنا خلافِ ادب ہے۔

ادب و تعظیم کا یہ معاملہ اصحاب پر ختم نہیں ہوتا بلکہ انبیاء و رسل بھی آداب کی پابندی اور اپنے مرتبہ و مقام کے اعتبار سے تعظیم و احترام کے مکلف ہیں چنانچہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں : اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ اَوْ کَمَا قَالَ ادب سکھایا مجھے میرے رب نے پس اچھا ادب سکھایا۔

اللہ پاک بندے سے اس کے ادب ہی کی وجہ سے راضی ہوتا ہے۔ رسول بھی ادب ہی سے راضی ہوتے ہیں، شیخ اور استاذ بھی ادب ہی کے باعث اپنے شاگردوں اور مریدوں سے راضی ہوتے ہیں، والدین بھی ادب ہی کے سبب اپنی اولاد سے راضی ہوتے ہیں۔ عزیزو! ادب سیکھو باادب رہو۔

ادب تاجیست از فضل الٰہی

بنہ برسر بروہرجا کہ خواہی

ادب اللہ کے فضل کا تاج ہے۔ اسے اپنے سر پر رکھو، جہاں بھی چاہو چلے جاؤ (باعزت رہو گے۔)

ایک بادشاہ کا واقعہ ہے کہ وہ اپنے وزیر کے ساتھ کچھ مشورہ کر رہا تھا۔ اثنائے کلام میں وزیر اپنا لباس ٹھیک کرنے لگا۔ بادشاہ غصے میں آگیا اور کہا اے وزیر واللہ یہ طریقہ مجھے پسند نہیں۔ میں تم سے مشورہ لے رہا ہوں اور تم اپنے لباس کی فکر میں ہو۔ یہ بے ادبی، بے رخی اور بے توجہی میں برداشت نہیں کر سکتا، چلے جاؤ، نکل جاؤ میرے دربار سے۔ اللہ اللہ ہم نماز میں کیا کیا تماشے کرتے ہیں کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہیں، ظاہراً تو رخ اللہ کی طرف ہے لیکن دل دُنیا کی طرف اور جب ایسی بے دلی کی نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو اپنے آپ کو ولی سمجھتے ہیں کہ میں بڑا بہادر ہوں کہ میں نے نماز پڑھی (یا اللہ ہمیں عقل سلیم عطا فرما، صراطِ مستقیم پر استقامت فرما، اپنے ساتھ اور اہل اللہ کے ساتھ ادب ملحوظ رکھنا نصیب فرما۔ آمین!)

رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی پر حبط اعمال کی وعید ہے اور صلحاء، اساتذہ اور والدین کی بے ادبی پر اگرچہ حبط عمل تو نہیں ہے لیکن عمل کی توفیق کم نصیب ہوتی ہے اور نصیب ہو بھی جائے تو حلاوت عمل سے آدمی محروم ہوتا ہے اور فیوض کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔ منقول ہے کہ حضرت نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مُرید نے شیخ کے سامنے کچھ بے ادبی کی شیخ نے فوراً حکم دیا کہ آ جاؤ کچھ دیر مراقبہ کریں۔ اثنائے مراقبہ میں زیادہ تر توجہ اُس بے ادب کو دیتے رہے مگر اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اختتام مراقبہ پر حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضرت آپ نے ساری توجہ اس کی طرف کی باوجودیکہ ابھی تو اُس نے آپ کے ساتھ بے ادبی کی تھی۔ تو حضرت نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں! میں نے ساری توجہ اس کی طرف کی تاکہ میرا ربّ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے اور یہ انتقام نفسانی نہ بنے۔ لیکن اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوا، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اللہ پاک مفسد اور مصلح کو جانتا ہے ہر ایک کو اس کے عمل کے موافق پھل دیتا ہے۔

غرض مُرید کو چاہئے کہ اپنے شیخ کا زیادہ سے زیادہ ادب کرے، جتنا ادب کرے گا اتنی ہی شیخ کے دل میں اس کی محبت بڑھے گی اور جتنا محبت میں اضافہ ہوگا اتنی ہی جلدی اللہ پاک مُرید کو مقامات عنایات کرے گا۔ شریعت، طریقت، معرفت سب آداب ہی آداب ہیں۔

با ادب باش تا بزرگ شوی   کہ بزرگی نتیجۂ ادب است

با ادب رہو تاکہ بزرگ ہو جاؤ اس لیے کہ بزرگی ادب کا نتیجہ ہے، بے ادب رحمت رب سے محروم ہو جاتا ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب   بے ادب محروم شد از لطف رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد   بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

ہم اللہ پاک سے ادب کی توفیق کے خواستگار ہیں، اس لیے کہ بے ادب اللہ

پاک کے لطف سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب صرف اپنے آپ ہی کو ذلیل نہیں کرتا بلکہ ہر طرف آگ پھیلاتا ہے۔

خواجہ علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اَلْعَبْدُ یَصِلُ بِطَاعَتِہٖ اِلَی الْجَنَّۃِ وَبِاَدَبِہٖ اِلٰی رَبِّہٖ یعنی عبادت کی بدولت انسان جنت میں پہنچ جاتا ہے اور ادب سے رب تک پہنچ جاتا ہے۔ خواجہ خواجگان خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے طالب آخرت مشائخ کی خدمت مال و متاع اور جان و تن سے کر تاکہ مقبول ہو جائے۔ ان کا مقبول' مقبول خدا ہے۔ ان کا مردود' مردودِ خدا ہے۔ ابو علی سقفی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو کوئی بزرگوں کے ساتھ عزت و حرمت سے صحبت نہ رکھے ان کا فیض اور ان کی نظر کی برکت اس پر حرام ہو جاتے ہیں اور ان کا کوئی اثر اُس پر ظاہر نہیں ہوتا۔

مُرید کو چاہیئے کہ ظاہری نعمت یا باطنی دولت اس کو کہیں سے مل جائے تو اس کو اپنے پیر کے طفیل سے جانے کیونکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ مُرید کو دولت و نعمت کہیں سے مل جائے تو اُسے اپنے پیر کے طفیل سے جانے اور یہ مقام طالبوں کے منازل میں سے ہے۔ اس سے واقف ہونا چاہیئے تاکہ شیطان لعین موقع پا کر اس کو پَراگندہ نہ کرے۔

اور خوب سمجھ لو "ہر کہ یکجاست ہمہ جا است و ہر کہ ہر جا است ہیچ جائے نیست" یعنی جو مُرید ایک جگہ ہے وہ ہر جگہ ہے اور جو ہر جگہ ہے وہ کہیں کا بھی نہیں۔ مشہور مقولہ ہے "یک در گیر و محکم گیر" ایک در پکڑ لو لیکن مضبوط پکڑو' دردر کی دریوزہ گیری قابلِ اعتماد نہیں۔

مُرید کو چاہیئے کہ اپنے ارادوں سے نکل کر شیخ کے ارادوں میں فنا ہو جائے۔ اَلْمُرِیْدُ مَنْ لَّا یُرِیْدُ اِلَّا مَا یُرِیْدُ شَیْخُہٗ مُرید صحیح وہ ہے جس کا ارادہ بغیر شیخ کے ارادہ کے نہ ہو اور محبّت اس درجہ ہو کہ ذِکْرُ الشَّیْخِ فِی الْکَلَامِ

كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ اَوْ كَالنُّوْرِ فِي الظَّلَامِ اَوْ كَالرُّوْحِ فِي الْاَجْسَامِ۝ شیخ کا ذکر اتنا پیارا ہو جیسا نمک طعام میں یا نور اندھیرے میں یا روح جسم میں۔ عربی مقولہ ہے اَيُّهَا الْمُرِيْدُ لَوْ تُخَالِفُ شَيْخَكَ قَوْلًا اَوْ فِعْلًا لَاتَكُوْنُ لِحُسْنِ الْاِرَادَةِ اَهْلًا یعنی اے مُرید اگر تو شیخ کے ارادہ کی مخالفت کرے گا خواہ وہ قول کے اعتبار سے ہو یا فعل کے لحاظ سے تو تُو کسی حال میں اچھے ارادے والا نہیں۔

اور مُرید کو چاہئے کہ کسرِ نفسی میں اس کا یہ حال ہو۔ يَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ يَكُوْنَ فِي التَّوَاضُعِ كَالتُّرَابِ لِيَطَاهُ تَحْتَ الْاَقْدَامِ كُلُّ شَيْخٍ وَشَابٍّ مُرید کو چاہئے کہ تواضع میں مٹی جیسا ہو تاکہ ہر بوڑھا اور جوان اس کو روندتا جائے۔

نیستی ۔ ما ۔۔ باعث ۔۔ ہستی ما ۔ پستی ما ۔ باعث ۔ سر ۔ بلندی ۔ ما

ہر کجا کہ پستی است آب آنجارود (یعنی پانی نشیب میں بھرتا ہے) اگر خود کو کچھ نہ سمجھے تو کچھ بن جائے گا۔ خود کو ادنیٰ سمجھے تو اعلیٰ بن جائے گا۔ پانی اُتار کی طرف جاتا ہے، چڑھائی کی طرف نہیں۔ میدانِ بدر میں صحابہ نے اپنے آپ کو دشمن کے مقابلے میں کمزور سمجھا تو غیب سے اللہ پاک نے مدد کے لیے فرشتے بھیج دیئے اور حنین کی لڑائی میں اپنی کثرت پر نازاں ہوئے تو شکست کھائی۔ حدیث قدسی ہے اَنَا عِنْدَ مُنْكَسِرَةِ الْقُلُوْبِ میں منکسر یعنی متواضع لوگوں کے ساتھ ہوں۔

خاک شو خاک تا بروید گل ۔ کہ بجز خاک نیست مظہر گل

مٹی ہو جا تاکہ پھول اُگ جائے، اس لیے کہ مٹی کے بغیر پھول نہیں اُگتا۔

اور مُرید کے لیے نہایت ضروری ہے کہ سنّت کی متابعت کرے اس میں سستی نہ کرے کیونکہ بغیر متابعت سنّت کوئی مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ بغیر متابعت سنّت اطاعت رسول کا تصور بے جا ہے۔

پہنچانا اللہ کا کام ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ○

"جو لوگ ہمارے قرب کے طالب ہوں اور اس میں
ریاضت و مجاہدہ کریں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف
راہنمائی کریں گے اور بلاشبہ اللہ محسنوں کے ساتھ ہے"

البتہ شیخ طریقت اس کا سبب ظاہری ہے۔ یہ عالم، عالم اسباب ہے اور شیخ ربانی فیوضات رحمانی کے لیے سبب ہوتا ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اوراد و وظائف اور اذکار و اشغال میں سے کچھ تو زبانی ہیں اور کچھ مراقبات ہیں۔ زبانی استغفار ہے، درود شریف ہے، کلمہ تمجید ہے، ذکر نفی و اثبات ہے حبس نفس کے ساتھ اور زبان کے ساتھ۔ پہلے تین تو ابتداء میں کئے جاتے ہیں، ذکر نفی و اثبات کا درجہ بعد میں ہے اول تینوں میں تقدیم و تاخیر جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ لکھی ہوئی ترتیب کے ساتھ ہوں۔

استغفار اس زنگ اور سیاہی کو جو گناہوں کی وجہ سے دل پر چھا جاتی ہے مٹا دیتا ہے اور درود شریف کی خاصیت یہ ہے کہ دل میں قوت اور جاذبیت کا مادہ پیدا کر دیتا ہے جس کے بعد کلمہ تمجید کے برکات، ذکر نفی و اثبات کے انوار و مراقبات کے آثار قلب اور دیگر لطائف میں نمودار ہو جاتے ہیں اور سالک طریقت ایک نئی زندگی میں قدم رکھتا ہے جسے ہم اسلام حقیقی سے تعبیر کر سکتے ہیں اور اسی وقت سالک کو شریعت مقدسہ کے ساتھ خود بخود محبت پیدا ہو جاتی ہے اور چاہتا ہے کہ کاش شریعت بمنزلہ ایک جام شربت شیریں و خوش ذائقہ ہوتی اور میں سب کا سب پی لیتا (یا اللہ! ہم سب کو یہ مقام بتوسل اہل اللہ نصیب فرما۔ آمین!)

اس ترتیب کی مثال یوں سمجھنا چاہئے کہ رنگ ریز جب کپڑے رنگتا ہے تو پہلے اس کے میل کچیل کو صابن سے صاف کرتا ہے پھر پھٹکری کے پانی میں بھگوتا ہے

کیونکہ پھٹکری اس میں جاذبیت کی قوت پیدا کرتی ہے۔ تیسری مرتبہ وہ کپڑے کو رنگ دیتا ہے تو یہ رنگ پختہ ہوتا ہے' زائل نہیں ہوتا۔ تو اسی طرح سے استغفار صابن کا کام کرتا ہے اور درود شریف پھٹکری کا' پھر اذکار و مراقبات کے انوار دل میں جاگزیں ہو جاتے ہیں یا یوں سمجھئے کہ اطباء جسمانی جب مریض کا علاج کرتے ہیں تو پہلے اس کو مسہل اور جلاب دیتے ہیں تاکہ پیٹ سے فضلات و رطوبت فاسدہ خارج ہو جائیں اور دوا اس میں اپنا اثر کرے تو دوا کا طریقہ' استعمال' مقدار' خوراک بھی بتا دیتے ہیں اور غیر مضر چیزوں کے کھانے اور مضر چیزوں سے پرہیز کرنے کی ہدایت بھی کرتے ہیں اگر مریض طبیب کے کہنے کے مطابق دوا استعمال کرتا رہے اور پرہیز کا بھی خیال رکھے تو اللہ پاک اس کو شفا دیتا ہے۔ اسی طرح اہل اللہ روحانی اطباء ہیں' وہ مُرید کو گناہوں کے مرض سے نجات دلانے کے لیئے پہلے استغفار' پھر درود شریف' پھر کلمہ تمجید' بعد میں ذکر نفی و اثبات اور مراقبات و مجاہدات بتاتے ہیں تاکہ مُرید باطنی امراض سے صحت یاب ہو جائے اور عبادات کے اثرات اس کے رگ و ریشے میں سرایت کر جائیں اور مُرید اصل مقصد میں کامیاب ہو جائے۔

مُرید کو چاہئے کہ مجالس غیر مشروعہ' اقوال و افعال قبیحہ سے نہایت احتیاط کرتا رہے اور جو ہدایات شیخ سے ملیں ان پر کاربند رہے۔ مثل مشہور ہے کہ "نہ صد دوا نہ یک پرہیز" دوا اپنی جگہ پر مؤثر اور نافع ضرور ہے لیکن پرہیز کے بغیر اس کا اثر و نفع ظاہر نہیں ہوتا۔ اسی طرح طبیب روحانی کے بتائے ہوئے اوراد و اذکار و وظائف و اشغال کے ساتھ ساتھ اس نے جن باتوں اور کاموں سے پرہیز و اجتناب کی ہدایت کی ہے ان سے پرہیز لازمی ہے کہ ان کے اثرات و برکات اور فیوض و انوار سے بہرہ مند ہونے کا دارومدار اسی پرہیز و اجتناب پر ہے۔

آدابِ مرید

﴿یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۝﴾

اے ایمان والو! اللہ اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اجازت سے پہلے تم کسی بات میں سبقت مت کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ تمہارے اقوال کو سننے والا اور تمہارے اعمال کو جاننے والا ہے۔

آیت بالا میں اللہ پاک نے اصحابِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اللہ اور رسول سے آگے ہونے یعنی اُن کے سامنے پیش قدمی اور سبقت سے منع فرمایا ہے۔ تم کسی چیز میں آگے نہ ہو۔ سبقت اور پیش قدمی نہ کرو۔ یہ حکم عام ہے۔ جب رسول موجود ہو تو باتوں میں ان سے آگے مت نکلو یعنی ان کے ارشاد سے پہلے اور سوال کے بغیر بالکل نہ بولو۔ بلکہ اُن کی بات کا انتظار کیا کرو کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔ اِسی طرح اگر وہ چل رہے ہوں تو کوئی اُن سے آگے نہ چلے۔ اگر کھانے کی مجلس ہو تو بھی اُن سے پہلے کھانا شروع نہ کرو۔ یہ سب بارگاہ نبوت اور مجالس نبوی کے آداب ہیں۔ ان کا خیال رکھو۔

بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ علماء دین اور مشائخ کرام اور اُن کی مجالس کے تعلق بھی یہی حکم ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اور اُن کی مجالس کے تعلق سے آیت بالا میں دیا گیا ہے کیونکہ یہی لوگ وارث انبیاء ہیں اور دلیل اس کی یہ واقعہ ہے کہ ایک دن حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چل رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمائی اور فرمایا اے ابودرداء تم

ایسے آدمی کے آگے چلتے ہو جو دُنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے اور فرمایا کہ دُنیا میں آفتاب کا طلوع و غروب کسی ایسے شخص پر نہیں ہوا جو انبیاء کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر اور افضل ہو۔ اس لیے علماء نے فرمایا کہ اپنے استاد اور مرشد کے ساتھ بھی یہی ادب ملحوظ رکھنا چاہیے۔ یہ پہلا ادب ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور نہ اُن سے ایسے کھل کر بولو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

دوسرا ادب جو اصحاب کو سکھایا گیا وہ آدابِ مجلس سے متعلق ہے کہ جب تم لوگ مجلس نبوی میں ہو تو اُن کی آواز سے اپنی آواز بلند مت کرو۔ جیسا کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ کیا کرتے ہو۔ اس لیے کہ یہ ایسی بے ادبی اور گستاخی ہے کہ اس سے اعمال حسنہ کے ضائع ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے مبادا کہیں ایسا ہو جائے اور تمہیں اپنے اس نقصان و خرابی کی بالکل خبر نہ ہو۔ چنانچہ اس کے بعد اصحاب کرام کا یہ حال ہوا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخدا اب میں مرتے دم تک آپ سے اس طرح بولوں گا جیسے کوئی کسی کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح بولنے لگے کہ بعض اوقات دوبارہ اُن سے پوچھنا پڑتا تھا کہ آپ نے کیا کہا؟ لہٰذا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و احترام بعد الموت بھی اسی طرح واجب ہے جیسے حالت حیات میں واجب تھی اور یہی وجہ ہے کہ اب بھی روضہ

اور بغیر اطاعت رسول اطاعت خدا کا دعویٰ غلط ہے۔

مُرید کو چاہئے کہ کسی بزرگ کے ساتھ بے ادبی نہ کرے۔ منقول ہے کہ کسی شخص نے عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ (جن کا مزار ہرات میں ہے) کی بادشاہ وقت سے کچھ شکایت کی۔ بادشاہ وقت نے آپ کے قتل کا حکم دے دیا۔ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ بے قصور تھے سوچنے لگے کہ آخر یہ سزا کیوں' کوئی گناہ تو میں نے کیا نہیں یاد آگیا کہ ایک دن سہواً میں نے ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ پر پاؤں رکھا تھا شاید یہ اس کی سزا ہے۔ فوراً تائب ہوئے اور اُدھر سے معافی کا حکم آیا۔ سوچنے کا مقام ہے کہ جو دیدہ و دانستہ بزرگوں کی بے ادبی کرتے ہیں اُن کی کیا سزا ہوگی۔ اللہ پاک بڑا غیور ہے۔

حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مُرید کے لیے پیر کی صحبت سنت مؤکدہ ہے اگر یہ روز نہ ہو سکے تو ہر ماہ میں دو تین دفعہ سہی اور اگر یہ بھی نہ ہو تو خط و کتابت کا سلسلہ جاری رکھے تاکہ بالکل غیر حاضروں میں شمار نہ ہو جائے اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مُرید جمال الدین سے فرماتے ہیں بھائی خواجہ جمال الدین مدت ہوئی آپ نے اپنی کیفیت اور حالات کی اطلاع نہیں دی۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ مشائخ کبرویہ رحمت اللہ علیہم ایسے شخص کو کف پا فرماتے ہیں جو تین دن کے بعد اپنے احوال و واقعات شیخ کی خدمت میں عرض نہ کرے۔ خیر جو کچھ ہوا سو ہوا' آئندہ ایسا نہ کرنا جو حالات ظاہر ہوتے ہیں لکھا کریں۔

ادب تصوف کا رکن اعظم ہے۔ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صاحبزادے! اپنے عمل کو نمک کی مثل بنا دو اور ادب کو مثل آٹے کے۔ اصل غذا آٹا ہے' نمک سے صرف ذائقہ اچھا ہو جاتا ہے۔ عمل ادب کے لیے لازم ہے مگر عمل صاحب عمل یعنی پیر سے سیکھے۔ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یارِ نیک کی صحبت کارِ نیک سے بہتر ہے کیونکہ کارِ نیک میں ریا آ سکتی ہے لیکن یارِ نیک تم کو صراطِ مستقیم پر

لگانے کی کوشش کرے گا۔

چار تقلیلات

مُرید کو چاہئے کہ چار تقلیلات جو کہ ضروریات طریقت سے ہیں ان کا خیال رکھے۔ قلت طعام، قلت کلام، قلت منام اور قلت اختلاط مع الانام۔

اندروں از طعام خالی دار   تادرو نور معرفت بینی
تہی از حکمتے بعلت آں   کہ پُری از طعام تا بینی

پیٹ کو کھانے سے خالی رکھو یعنی تھوڑا کھاؤ تاکہ باطن میں عبادت کا نور چمکے۔ تم اس لیے انوارِ معرفت اور حکمت سے خالی ہو کہ تم ناک تک طعام سے بھرے ہوئے ہو۔

مکن رحم بر مرد بسیار خور   کہ بسیار خوراست بسیار خوار

زیادہ کھانے والے پر رحم مت کرو کہ زیادہ کھانے والا زیادہ خوار ہوتا ہے۔

اِذَا اَكْثَرُ الطَّعَامَ فَحَذِّرُوْنِىْ   فَاِنَّ الْقَلْبَ يُفْسِدُهُ الطَّعَامُ
وَاِذَا اَكْثَرُ الْكَلَامَ فَسَكِّتُوْنِىْ   فَاِنَّ الدِّيْنَ يَهْدِمُهُ الْكَلَامُ
وَاِذَا اَكْثَرُ الْمَنَامَ فَنَبِّهُوْنِىْ   فَاِنَّ الْعُمْرَ يَنْقُصُهُ الْمَنَامُ
وَاِذَا اَكْثَرُ الْمَشِيْبُ فَحَرِّكُوْنِىْ   فَاِنَّ الشَّيْبَ يَتْبَعُهُ الْحَمَامُ

جب کھانا زیادہ کھاؤں تو مجھے ڈراؤ کہ کیوں زیادہ کھایا؟ اس لیے کہ زیادہ کھانا دل کو خراب کرتا ہے اور جب زیادہ سو جاؤں تو مجھے بیدار کرو اس لیے کہ نیند عُمر کو کم کرتی ہے۔ (جس کی وجہ سے عبادت کم ہوتی ہے) اور جب زیادہ بات کروں تو مجھے خاموش کرا دو اس لیے کہ زیادہ بولنا دین کو نقصان پہنچاتا ہے اور جب بڑھاپا زائد ہو جائے تو مجھے آگاہ کرو کہ میں موت کے لیے تیار ہو جاؤں۔ اس لیے کہ بڑھاپے کے ساتھ موت آتی ہے۔

موئے سفید از کفن آرد پیام
پشت خم از قبر رساند سلام

سفید بال کفن کا پیغام پہنچاتا ہے، یعنی موت قریب آ گئی اور جھکی ہوئی کمر قبر کا سلام پہنچاتی ہے یعنی قبر کے نزدیک ہو گیا۔

مُرید کو چاہئے کہ بیعت سے اس کا مقصود محض قربِ خداوندی ہو، خالص عبادت ہو، آج کل اکثر و بیشتر لوگ کشف و کرامات کے پیچھے لگ جاتے ہیں جو کہ مقصود نہیں بلکہ بسا اوقات ترقی میں مانع اور حائل ہو جاتے ہیں اصل مقصود استقامت ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

حالانکہ ان لوگوں کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں کہ عبادت کو اس کے لیے خاص رکھیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یَا النَّفْسُ کُنْ طَالِبًا لِلْاِسْتِقَامَةِ وَلَاتَکُنْ طَالِبًا لِلْکَرَامَةِ اے نفس استقامت علی الشریعت کا طالب رہ کرامت کا نہیں اس لیے کہ تیرا رب تجھ سے استقامت چاہتا ہے نہ کہ کرامت۔ اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْکَرَامَةِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہے فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ جو حکم آپ کو ملتا ہے اس پر قائم رہئے وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی يَاْتِيَکَ الْيَقِيْنُ موت آنے تک میری عبادت کرتے رہئے۔ اللہ پاک بے نیاز ذات ہے بندگی چاہتا ہے اور اسی کے باعث بندے سے خوش ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "کشف را بر کفش زن" کشف کو جوتی سے مارو گویا وہ بچھو ہے، اس کو مسل کر مار ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کو مداری بنا دے اور آگے ترقی کے لیے رکاوٹ بن جائے۔ ایک بزرگ سے کسی طالب نے عرض کیا کہ

حضرت کافی وقت آپ کے پاس گزرا لیکن کوئی کرامت نہیں دیکھی جواب دیا کوئی کام خلافِ شریعت دیکھا؟ کہا نہیں! جواب دیا یہی میری کرامت ہے۔ لیکن اس بیان سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ کرامت بری چیز ہے۔ نہیں نہیں کرامت اچھی چیز ہے اس میں پھنسنا برا ہے۔ جیسا کہ دُنیا بری نہیں جنت کی قیمت بنتی ہے اس کی محبت بری ہے جو کہ دوزخ میں پہنچانے والی ہے۔ انسان عبادت کرے اور کہے یا اللہ مقصودِ من توئی و رضائے تو۔ عبادت معبود کے لیے ہو اور کسی مقصود کے لیے نہیں۔

مُرید کے لیے سب آداب مذکورہ سے بہتر چیز عقیدہ کی صحت ہے۔ عقیدہ اہل سنّت والجماعت کا رکھے اور دوسرے نمبرپر رزق حلال کمائے اور کھائے اور تیسرے نمبرپر رابطہ شیخ ہے۔ صحت عقیدہ اور رزق حلال مقامات سلوک میں بڑا مرتبہ رکھتے ہیں جب یہ درست ہوں گے تو سالک اُڑتا ہوا راہ سلوک طے کرتا رہے گا اور رابطہ شیخ تو اتنا اہم ہے کہ صوفیائے کرام فرماتے ہیں تصوف کا پچانوے فیصد رابطہ شیخ ہے اور باقی پانچ فیصد اذکار و اشغال اور مراقبات و مجاہدات ہیں۔

نیز مُرید کو چاہئے کہ حتی الامکان کسی سے بدگمانی نہ کرے۔ ممکن ہے کہ وہ انسان اُس عیب سے پاک ہو اور وہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (بعض ظن گناہ ہوتے ہیں) کا شکار ہو جائے۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے اچھے اشعار اِس مضمون کے مناسب فرمائے ہیں۔

مرا پیر دانا و مرشد شہاب ۔۔۔ دو اندرز فرمود بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خودبیں مباش ۔۔۔ دیگر آں کہ بر غیر بدبیں مباش

سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے سمجھدار پیر مرشد شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے جب میرے ساتھ کشتی میں سوار تھے دو نصیحتیں فرمائیں۔ اوّل یہ کہ اپنے کو کچھ مت سمجھ اور خودبیں نہ ہو جا۔ دوسرے یہ کہ کسی سے بدگمانی نہ کر یہ کہہ کر اُنہوں نے پورے تصوف کو کوزے میں سمو دیا۔ مطلب یہ ہے کہ خودبینی کے بت کو توڑ

دو، بدبینی کے خیال کو چھوڑ دو۔

سالک کو چاہیے کہ اولیاء اللہ کے دامن سے نہایت محبّت اور خوش عقیدگی سے وابستہ ہو جائے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۝ "سنو اولیاء اللہ کو نہ کوئی خطرہ ہے نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔"ولی وہ ہے جو اللہ سے محبّت کرتا ہو، اس پر ایمان رکھتا ہو اور تقویٰ پر کاربند ہو۔ پس جس کو اللہ سے محبّت ہو اس سے دشمنی مت کرو۔ بعض آسمانی کتابوں میں آیا ہے مَنْ اٰذٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی کو ایذا دے گا میری طرف سے اس کو اعلانِ جنگ ہے اور یہ مضمون حدیث شریف میں بھی آیا ہے جو صحاح ستہ میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے لیے جب وہ ذلیل کیے جائیں یا ان کو ایذا دی جائے (جسمانی ہو یا روحانی) غصّہ ہوتے ہیں۔ ان کی خاطر ایذا دینے والوں سے انتقام لیتے ہیں اور جو ان سے محبّت کرے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کے لیے اُن کی حفاظت کرتے ہیں اور جو ان کی پناہ میں آ جاتے ہیں اُن کی مدد فرماتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ اس آیت کے مخاطب اولیاء ہی ہیں نَحْنُ اَوْلِیَآؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ فرشتے اُن سے کہیں گے کہ ہم تمہارے رفیق تھے دُنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی رفیق ہوں گے۔

اولیاء کی محبّت کو اپنے لیے لازم کر لو، ان کا قرب حاصل کرو۔ اُن کی وجہ سے تم کو برکت حاصل ہوگی ان کے ساتھ ہو جاؤ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہی اللہ کی جماعت ہے اور سنو اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔ اولیاء اللہ کو بھلائی کے ساتھ یاد کرو اور ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے سے بچو۔ اگرچہ تفاوت درجات ضروری ہے مگر اس کا علم بجز خدا کے اور کسی کو

نہیں ہے۔ ہاں! اپنے شیخ کو جس مرتبہ میں ہو اپنے لیے کافی سمجھ لو۔ درویش اسی وقت تک طریقت پر ہے جب تک کہ سنّت پر جما ہوا ہو اور جس وقت وہ سنّت سے ہٹے گا طریقت سے جدا ہو جائے گا۔

حقیقتِ توبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اِن الفاظ میں استغفار یعنی مغفرت اور بخشش کی درخواست ہے جس کا تعلق زُبان سے ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ دل سے کوئی تعلق ہی نہیں بلکہ دل کا زبان سے موافق ہونا بھی ضروری ہے اور اس سے آگے وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کے الفاظ میں توبہ یعنی رجوع بحق کا اقرار ہے جس کا تعلق زُبان سے صرف الفاظ کی ادائیگی تک تو ہے مگر خالصتاً اس کا تعلق دل سے ہے اور اعضاء و جوراح کا عمل بھی اس میں شامل ہے۔

توبہ کے معنی ہیں رجوع کے اور اصطلاح شرع میں رجوع الی اللہ کے جس کی صورت یہ ہے کہ کئے ہوئے گناہوں پر ندامت ہو' فرائض کا اعادہ کیا جائے' غصب کردہ' سلب کردہ حقوق العباد بندوں کو واپس کئے جائیں یا ان سے معاف کروائے جائیں اور اس بات کا پختہ ارادہ کیا جائے کہ آئندہ پھر کبھی کسی گناہ کے قریب نہ جاؤں گا اپنے نفس کو مضمحل اور کمزور کیا جائے' عبادت و ریاضت سے۔ جیسا کہ اس کو قوی اور طاقتور بنایا تھا معصیت سے اور چکھائی جائے نفس کو تلخی عبادت کی جیسے کہ چکھائی تھی اس کو شیرینی گناہوں کی۔ لیکن توبہ کی قبولیت کے لیے یہ شرط ہے کہ یہ محض اللہ کے عذاب کے خوف سے ہو نہ کہ لوگوں کو دکھانے اور بتانے کے لیے یا اور کسی دنیوی غرض اور مفاد کے لئے۔ یہ بھی سمجھ لو کہ اگر سب گناہوں سے توبہ نہ ہو سکے اور بعض گناہوں ہی سے توبہ کی جائے اور بعض گناہوں سے نہ کی جائے تو ایسی توبہ بھی صحیح ہے۔ مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ اگر سب ہاتھ نہ آئے تو جو ہاتھ آئے اسی کو لے لے تھوڑے کی وجہ سے سب کو نہ چھوڑ دے یا ایک گناہ سے توبہ کی جائے پھر وہی گناہ سرزد ہو جائے تو ایسی توبہ بھی صحیح ہے لیکن

عادتاً نہیں کہ یہ بھی جاری رہے وہ بھی جاری رہے۔

کبائر تو بغیر توبہ کے معاف ہی نہیں ہوتے البتہ صغائر وضو سے 'نماز' روزہ اور حج وغیرہ جیسے اچھے کاموں سے بلا توبہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ بے شک نیک کام بُرے کاموں کو مٹاتے ہیں۔ غرض گناہوں سے توبہ انتہائی لازمی اور ضروری امر ہے۔ ارشاد خداوندی ہے تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اللہ کی طرف رجوع کرو سب کے سب اے مومنو تاکہ تم فلاح پاؤ تُوْبُوْا! صیغہ امر ہے۔ امر وجوب کے لیے ہے اس لیے توبہ میں تاخیر بھی ایک گناہ ہے۔ سورۃ التحریم میں ارشاد ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

اے ایمان والو رجوع کرو گناہوں سے اللہ کی اطاعت کی طرف خالص رجوع۔

خالص رجوع کی مثال یوں سمجھو کہ جس طرح تھن سے نکلا ہوا دودھ پھر تھنوں میں نہیں لوٹایا جا سکتا اسی طرح خالص توبہ یہی ہے کہ گناہ کی طرف پھر ذرہ برابر بھی التفات اور توجہ نہ ہو۔ اسی کو "توبۃ النصوح" کہتے ہیں۔ خداوند قدوس نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ بے شک اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے زیادہ توبہ کرنے والوں اور زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں کو۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ گناہوں سے توبہ کرنے والا گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ اُس نے گناہ کیا ہی نہیں یعنی توبہ خالص کی وجہ سے گناہوں سے بالکل پاک ہو جائے گا اس سے یہ مراد نہیں کہ جس نے سرے سے کوئی گناہ ہی نہیں کیا ہو اس کے برابر ہو

جائے گا بلکہ اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک وہ کپڑا ہے جو سرے سے ناپاک ہوا ہی نہیں اور دوسرا وہ کپڑا ہے کہ پلیدی اور نجاست اس پر لگ جانے کی وجہ سے ناپاک ہوگیا اور پھر دھونے سے پاک کر دیا گیا۔ اس لیے دونوں میں بیّن اور واضح فرق ہے۔ اگرچہ دونوں اپنی اپنی جگہ پاک ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ ایک سفید کپڑا وہ ہے جس کو میل بالکل ہی نہیں لگا اور دوسرا وہ ہے کہ کوئی داغ دھبہ پڑ جانے کی وجہ سے بدنما ہو گیا ہے مگر اسے خوب اچھی طرح دھو کر صاف و شفاف کر دیا گیا۔ غرض دونوں پاک صاف اور بے داغ ضرور ہیں لیکن ان کی پاکی اور صفائی میں بڑا فرق اور نمایاں تفاوت ہے۔ اسی طرح سرے سے بے گناہ اور گناہ سے آلود ہو کر توبہ کرنے والوں کے درجات و مراتب میں بھی زمین و آسمان کا سا تفاوت اور مشرق و مغرب جیسا فرق ہے۔ جیسے کہ انبیاء و رسل اور عام مومنین، کہ انبیاء تو معصوم اور گناہوں سے بالکل پاک ہیں اور مومنین گناہوں سے توبہ خالص کے بعد پاک ہو جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے عَجِّلُوْا بِالتَّوْبَةِ قَبْلَ الْمَوْتِ مرنے سے پہلے توبہ کرنے میں عجلت اور جلدی کرو۔ اس لیے کہ موت کا وقت اگرچہ معین ہے لیکن معلوم نہیں۔ وہ تو اچانک حملہ کرتی ہے جیسا کہ آج کل حرکت قلب بند ہو جانے اور حادثہ کا شکار ہونے کے واقعات اکثر و بیشتر سامنے آتے رہتے ہیں کہ ایک شخص رات کو صحیح و سالم اور تندرست و توانا پلنگ پر سوتا ہے صبح اس کی حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اس کے مر جانے کی خبر اخبارات میں شائع ہوتی ہے یا وہ خوش و خرم بازار جاتا ہے اور کسی حادثے کی نذر ہو جاتا ہے اور اس کی میت گھر لائی جاتی ہے۔ اس لیے اگر توبہ میں تاخیر کرے اور آج کل، آج کل کرتا رہے تو بلا توبہ دُنیا سے گناہوں کا بوجھ سر پر لادے ہوئے قبر میں پہنچ جائے گا۔ جس طرح کہ دُنیا کا آج کا کام کل پر نہیں چھوڑا جاتا، اسی طرح توبہ کو بھی ہرگز کل پر نہ چھوڑے۔ ؎

ہر شبے گویم کہ فردا ترکِ ایں عصیاں کنم
باز چوں فرداشود امروز را فردا کنم

یعنی ہر رات یہی کہتا ہوں کہ اس گناہ کو کل سے چھوڑ دوں گا لیکن جب کل کا دن آتا ہے تو دوسرے کل پر چھوڑتا ہوں۔ ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے اور توبہ میں جلدی کرنا چاہئے۔

ارشادِ نبوی ﷺ ہے اَلتَّوْبَۃُ اَلنَّدَمُ صحیح توبہ گناہ پر پشیمانی اور ندامت ہے یعنی توبہ کا رکن اعظم گناہ پر دل کا پشیمان اور نادم ہونا ہے جب دل پشیمان ہو جائے گا تو تمام اعضاء و جوارح' ہاتھ' پاؤں' کان' زبان اور آنکھ سب اس گناہ سے بلکہ ہر گناہ سے رک جائیں گے اور باز رہیں گے۔ اس لیے کہ یہ سب رعایا ہیں اور دل بادشاہ ہے۔ جب وہ صالح ہو جائے گا تو یہ سب صالح ہو جائیں گے۔ چنانچہ بعض عارفین کا بھی ارشاد ہے کہ یہ محال اور ناممکن ہے کہ مومن سے گناہ سرزد ہو جائے اور وہ دل میں اس پر پشیمان اور نادم نہ ہو' تو گویا بغیر توبہ و رجوع' اس کا رجوع اللہ تعالیٰ کی طرف ہو گا اور انشاء اللہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و عن ابویہا رسول اکرم ﷺ سے روایت فرماتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کے دل کو گناہ پر پشیمان دیکھتا ہے تو اس سے پہلے کہ بندہ اللہ پاک سے معافی مانگے اللہ پاک اس کو معاف فرما دیتا ہے اس لیے کہ دل کی ندامت و پشیمانی ہی توبہ ہے اگرچہ اس کی زبان پر الفاظ توبہ جاری نہیں ہوئے۔

ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ وہ ایک گناہ سے توبہ کرتے تھے اور ان سے پھر وہی گناہ سرزد ہو جاتا تھا۔ ایک مرتبہ بارگاہ ایزدی میں عرض کیا اِلٰھِیْ اَتُوْبُ وَاَعُوْدُ خداوند! میں گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور پھر وہی گناہ کرتا ہوں' اپنی توبہ پر قائم اور ثابت قدم نہیں رہتا تو مجھے اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا فرما کہ توبہ شکن نہ رہوں۔ جواب آیا اِنْ تَعُدْ نَعُدْ یعنی اگر تم اپنے گناہ پر پشیمان و نادم ہو کر میری

طرف لوٹو گے تو میں مغفرت اور بخشش کے ساتھ تمہاری طرف لوٹوں گا۔ یعنی توبہ کرتے رہو ناامید نہ ہو۔ شاعر کی کیا ہی خوب رباعی ہے۔

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ
گر کافر و گر بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نو میدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

باز آ جا' جو بھی ہو باز آ جا۔ کافر ہو' آتش پرست ہو' بت پرست ہو (جو بھی ہو اپنے گناہوں سے) باز آ جا۔ یہ مرا دربار محرومی کا دربار نہیں ہے' اگر سو بار بھی توبہ توڑی ہے تو بھی باز آجا (توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے)۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے بندو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ بے شک اللہ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

بر درآمد بندۂ بگریختہ آبروئے خود بعصیاں ریختہ
مغفرت دارد امید از لطف تو زانکہ خود فرمودہ لاتقنطوا

خداوندا! ایک ایسا مفرور مجرم بندہ تیرے دربار پر حاضر ہوا ہے جس نے گناہوں کی وجہ سے اپنی آبرو خاک میں ملا دی اور نیست و نابود کر دی ہے لیکن وہ کسی وقت بھی تیری رحمت سے ناامید نہیں بلکہ ہمیشہ مغفرت و رحمت کا امیدوار رہا ہے اس لیے کہ تیرا ہی فرمان ہے کہ "میرے بندو میری رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ۔"

صحیح اور خالص توبہ کی شرائط یہ ہیں کہ اگر اللہ پاک کے حقوق تلف کئے جائیں

جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ تو اس کی قضا واجب ہے توبہ سے تو صرف تاخیر کا گناہ ساقط ہو گا لیکن نماز، روزہ وغیرہ ساقط نہیں ہوں گے اور اگر حقوق العباد کے مجرم ہو تو اس سے توبہ کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر کسی کا مال لیا ہو تو وہ اس کو واپس کر دو اگر وہ مر گیا ہو تو اس کے ورثاء کو دے دو، اگر وہ بھی نہ ہوں تو مال فقراء کو دے دو تاکہ اس کا ثواب اس کو ملے اور تمہاری جان سے اس کا وبال دفع ہو جائے۔ اسی طرح اگر کسی کی غیبت کی ہے یا کسی کو گالی دی ہے یا مار پیٹ کی ہے تو اس سے معافی طلب کرو۔ اگر وہ فوت ہو چکا ہے تو اس کے لیے مغفرت کی دعا کیا کرو تاکہ وہ راضی ہو جائے اور قیامت کے دن تم سے مواخذہ نہ کیا جائے ورنہ تمہارے سارے اعمال وہ لے جائے گا اور تم مفلس رہ جاؤ گے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

برادرانِ عزیز! چند روزہ زندگی کے افلاس کو تو تم برداشت نہیں کرتے پھر حیات ابدی کے افلاس کو کیسے برداشت کر سکو گے۔ ابھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا اسے غنیمت جانو اور صحیح اور خالص توبہ کر لو تاکہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاؤ جیسے گناہ کیا ہی نہیں۔ خداوندا! ہم سب کو صحیح اور خالص توبہ کی توفیق نصیب فرما آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

فضائل ذکر

یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًاۙ اے ایمان والو یاد کرو اللہ کو بہت زیادہ۔" حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے بندوں پر ذکر اللہ کے سوا کوئی ایسا فرض عائد نہیں کیا جس کی کوئی خاص حد مقرر نہ ہو۔ نماز پانچ وقت کی اور ہر نماز کی رکعات متعین ہیں۔ روزے ماہ رمضان کے متعین اور محدود ہیں۔ حج بھی عمر میں ایک مرتبہ ایک خاص مقام پر' خاص افعال کے ساتھ' خاص وقت میں ادا ہوتا ہے۔ زکوٰۃ بھی سال میں شرائط کے ساتھ ایک مرتبہ ادا ہوتی ہے مگر ذکر اللہ ایسی عبادت ہے کہ نہ اس کی کوئی خاص تعداد ہے' نہ اس کے لیے خاص وقت ہے' نہ اس کے لیے کوئی خاص ہیئت مقرر ہے بلکہ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ یعنی کھڑے' بیٹھے' لیٹے ہر حالت میں کیا جا سکتا ہے اور اس کے لیے طہارت بھی شرط نہیں بلکہ ہر حالت میں' ہر وقت بکثرت ذکر اللہ کا حکم ہے۔ سفر ہو یا حضر' تندرستی ہو یا بیماری' خشکی ہو یا تری' رات ہو یا دن ہر حالت میں ذکر کا حکم ہے اس کے لیے ترک میں عذر قبول نہیں بجز اس کے کہ عقل نہ رہے۔

دیگر فرائض میں سفر ایک عذر ہے جس کی وجہ سے کمی کی گئی یا رخصت دی گئی ہے مگر ایک ذکر اللہ ہے جو ہر شرط سے بالاتر ہے اور اس کے فضائل و برکات بھی بے شمار ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ "تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد کروں گا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک فرماتا ہے اے بندو تم مجھ کو میری عبادت سے یاد کرو' میں تم کو مغفرت سے یاد رکھوں گا' میں تمہارے گناہوں سے درگزر کروں گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جیسا میرے

ساتھ اعتقاد رکھتا ہے میں اس سے اسی طرح پیش آتا ہوں اور وہ جب مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر مجھے تنہائی اور خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو تنہائی اور خلوت میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اس کی مجلس سے اچھی مجلس میں یاد کرتا ہوں (یہاں اچھی مجلس سے مراد فرشتوں کی مجلس ہے) اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر آگے آتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر ایک ہاتھ میری طرف چلتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف چلتا ہوں اگر وہ میری طرف آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ یہ حدیث بخاری و مسلم نے روایت کی ہے اور اس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اسی حدیث کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے اور فرمایا کہ میں نے اپنی انگلیوں کی گنتی کے برابر یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(حدیث قدسی)

اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ﴾ (پ ۳ ع ۱۲) "اپنے رب کو خوب یاد کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کیا کرو۔" وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ (پ ۹ ع ۱۴) "اپنے رب کی یاد اپنے دل میں آہستہ آہستہ عاجزی و انکساری سے کیا کرو اور اس کا ذکر صبح و شام کیا کرو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔" اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ "یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔" وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ "اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کیا ہے۔"

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهٗ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوں، فرشتے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور اس کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور تسکین ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر ان مقدس لوگوں میں فرماتا ہے جو اس سے قریب ہیں۔ سبحان اللہ، ذکر کی فضیلت اور اس کا مرتبہ کیسا بلند ہے کہ اس کی وجہ سے ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے درجات کیسے بلند ہوتے ہیں۔

ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح لوہے کو پانی سے زنگ لگ جاتا ہے اسی طرح دل کو بھی زنگ لگتا ہے لیکن اللہ کے ذکر سے دلوں کا زنگ اور ان کا میل دور ہو جاتا ہے اور مردہ دلوں میں تازگی اور زندگی پیدا ہو جاتی ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اعضاء انسان کو اپنے کاموں کو انجام دینے کے لیے عطا کئے ہیں لیکن دل اس نے اپنی یاد کے لیے بخشا ہے لہٰذا ہم کو چاہئے کہ دل میں اس کی یاد ہر وقت رہے اور کسی لمحہ اور کسی آن اس کی یاد سے غافل نہ ہوں۔

فضائل استغفار

ارشادِ خداوندی ہے:
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یہ سورۂ مزمل کی آخری آیت کا آخری حصہ ہے (اللہ پاک سے مغفرت و بخشش کی درخواست کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے) اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا جارہا ہے کہ خدا سے مغفرت کی درخواست اور گناہوں کی معافی کی استدعا کرو، ایک اور مقام پر ارشادِ باری ہے کہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اے نبی مغفورا اپنی جانب سے (اجتہاداً ترکِ افضل اور ترجیح مفضول کی وجہ سے) مغفرت کی درخواست کیجئے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے بھی دعائے مغفرت کیجئے۔ آیت بالا میں خطاب تو نبی کریم ﷺ کو ہے اور مراد امت ہے کہ ہر مومن و مسلم پر یہ لازم ہے کہ وہ نہ صرف اپنے گناہوں کی بلکہ تمام مومنوں اور مومنات کے لیے بھی مغفرت کی درخواست و دعا کرے یا صرف یہ مطلب ہے کہ اے نبی اپنی امت کے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے۔

(حدیثِ قدسی) رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے کہ اے بنی آدم تم سب گناہ کرتے ہو سوائے اس کے جسے میں بچاؤں، تو تم مجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی درخواست کرو تاکہ میں تمہارے گناہ معاف کروں، تم سب فقیر ہو سوائے اس کے جسے میں غنی کروں تو تم مجھ سے سوال کیا کرو تاکہ میں عطا کروں، تم سب راستہ سے بھٹکے ہوئے ہو سوائے اس کے جس کو میں ہدایت کروں تو تم مجھ سے ہدایت دینے کی استدعا کرو۔ جو مجھ سے مغفرت کی درخواست کرے اور اس کو اس کا یقین ہو کہ میں گناہوں کو معاف کرنے کی قدرت رکھتا ہوں تو میں اسے

معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کوئی پروا نہیں۔

اور اگر تمہارے اوّل و آخر اور زندہ و مردہ اور خشک و تر سب تم میں سے کسی بدبخت آدمی کے دِل پر جمع ہو جائیں تو یہ تمہارا عمل میری سلطنت میں مچھر کے پر کے برابر بھی نقص نہ لا سکے گا اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ اور اگر تمہارے اوّل و آخر، زندہ و مردہ اور خشک و تر سب کے سب تم میں سے کسی نیک بخت آدمی کے دِل پر جمع ہو جائیں تو میری سلطنت میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی زیادتی نہیں آئے گی اور اگر تمہارے اوّل و آخر، زندہ و مردہ اور خشک و تر مجھ سے سوال کریں یہاں تک کہ ہر ایک سوال اپنی انتہا کو پہنچ جائے تو انہیں میں وہ سب کچھ دوں گا جس کا انہوں نے سوال کیا اور میرا یہ بے انتہا دینا کم نہیں کرے گا میرے خزانوں میں سے ذرہ برابر بھی۔(اس کی مثال یوں سمجھو کہ سوئی کا ناکہ اور سرا سمندر میں ڈبویا گیا تو اس کے ساتھ کتنا پانی آئے گا کچھ بھی نہیں اور جو کچھ آیا اس سے سمندر میں کیا کمی ہوئی؟ سمندر پھر بھی جوں کا توں سمندر ہی رہے گا)اس کی وجہ یہ ہے کہ میں کریم ہوں، محسن ہوں، بہت بڑا ہوں اور یکتا ہوں۔ میرا دینا کلام ہے، میرا عذاب کلام ہے، میں جس چیز کو چاہوں کہ ہو جائے تو صرف اتنا کلام کرتا ہوں کُنْ فَیَکُوْنُ (ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے) (بحوالہ مسلم و ترمذی)

حدیثِ قدسی: رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے اے ابن آدم تو مجھ سے مغفرت کی درخواست کرتا ہے اور مجھ سے اُمید رکھتا ہے، بخشا میں نے تجھے اس عقیدہ پر جو تجھے میرے اوپر ہے اور مجھے پروا نہیں (اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میرا بندہ جس طرح کا گمان میرے ساتھ رکھتا ہے میں اس کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں) اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے معافی مانگے تو میں معاف کر دوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں اور اگر تو پوری زمین کو گناہوں سے بھر کر آ جائے لیکن میرے ساتھ تیری ملاقات اس حال

میں ہو کہ میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا ہے تو میں روئے زمین کی بھرائی کے برابر تجھ کو مغفرت سے نواز دوں گا۔ (ترغیب و ترہیب بحوالہ ترمذی)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ اور کمتر گناہ جس کے چاہے معاف کرتا ہے۔

رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اَلَا اُدُلُّكُمْ عَلٰى دَائِكُمْ وَدَوَائِكُمْ اَلَا اِنَّ دَاءَ كُمُ الذُّنُوْبُ وَدَوَائُكُمُ الْاِسْتِغْفَارُ (بیہقی) کیا نہ بتاؤں میں تم کو تمہارے امراض اور ان کا علاج' بے شک گناہ تمہارے امراض ہیں اور دوا ان کی استغفار ہے۔

ہر گنہ زنگے است بر مرآتِ دل دل شود زیں زنگہا خوار و خجل

ہر گناہ آئینہ دِل پر زنگ ہے اور دِل اس زنگ سے خوار و ذلیل ہوتا ہے۔

حدیث شریف: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس وقت بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دِل پر ایک سیاہ نقطہ پڑ جاتا ہے' اگر اس نے اس سے استغفار کیا تو وہ صاف ہو جاتا ہے اور اگر اس نے استغفار نہ کیا' توبہ نہ کی اور اس کے بعد اور گناہ بھی کئے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ پورے دِل پر چھا جاتا ہے اور اس کو بالکل سیاہ کر دیتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ حقیقت یہ ہے کہ ان کے دلوں پر زنگ آیا ہے اُن کے بُرے اعمال کی وجہ سے۔

حدیث شریف: رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تحقیق دلوں کے لیے بھی زنگ ہے جیسے کہ لوہے کے لیے ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا' یا رسول اللہ! ﷺ اس کی جلا اور اس کا علاج کیا ہے؟ فرمایا اس کی جلا استغفار ہے۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک آدمی نے خشک سالی کی شکایت کی تو فرمایا'

استغفر اللہ پڑھو یعنی استغفار کیا کرو' دوسرے نے فقر کی شکایت کی تو فرمایا' استغفر اللہ پڑھو' تیسرے نے اپنے باغ کے درختوں کے سوکھنے کی شکایت کی تو فرمایا استغفر اللہ پڑھو' چوتھے نے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی تو فرمایا استغفر اللہ پڑھو' چاروں کے سوالات مختلف تھے مگر جواب سب کا ایک یعنی استغفار اور دلیل میں یہ آیت کریمہ پیش کی اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (سورہ نوح)

"اللہ پاک سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرو' بلاشبہ وہ بڑا ہی معاف کرنے والا ہے' برسائے گا تم پر بارش اور برکت دے گا تمہارے مال و اولاد میں اور تمہارے باغات کو سرسبز و شاداب کردے گا اور جاری کرے گا تمہارے لیے نہریں"
خطاب چونکہ کفار کے ساتھ ہے تو گناہ سے مراد کفر ہے یعنی کفر سے توبہ کرو گے تو آخرت کے عذاب سے نجات پاؤ گے اور دنیوی فوائد بھی حاصل ہوں گے اس لیے کہ اکثر تکالیف دنیا میں گناہوں کی شامت سے ہوتی ہیں اور علاج ان کا استغفار ہے۔

اِذَا كُنْتَ فِيْ نِعْمَةٍ فَارْعَهَا فَاِنَّ الْمَعَاصِيْ تُزِيْلُ النِّعَمَ

جب اللہ تعالیٰ تجھے نعمت دے تو اس کی حفاظت کر یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور شکر گزار رہ۔ اس لیے کہ گناہ نعمتوں کو زائل کردیتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے دنیا میں مخلوق کیلئے دو سبب امان تھے' ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک' دوسرا استغفار' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کو پیارے ہوگئے' اب دوسرے کو مضبوط پکڑے رہو یعنی استغفار کی مواظبت و مداومت اختیار کرو دلیل اس کی یہ آیت شریفہ ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ ان کافروں کو

عذابِ عمومی میں گرفتار نہیں کرتا اس لیے کہ آپ ان میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب نہیں کرے گا درآنحالیکہ وہ استغفار کررہے ہوں۔ رسول اکرم ﷺ رحمۃ للعالمین تھے تو دنیا میں کفار کے لیے عمومی عذاب سے بچاؤ تھے، نیز کفار طواف میں غُفْرَانَکَ غُفْرَانَکَ کہتے تھے اس لئے بھی وہ دنیوی عذاب عمومی سے محفوظ تھے۔

اے برادر! سوچنے کا مقام ہے کہ جب استغفار کافروں کے لیے عذابِ دنیوی عمومی سے بچاؤ ہے تو کیا مومن و موحد کے لیے دنیا اور عقبیٰ میں عذاب سے ڈھال نہ بنے گا لیکن یہ سمجھنا ضروری ہے کہ استغفار اگر زبان ہی سے ہو اور دل میں گناہ پر پشیمانی نہ ہو تو یہ استغفار غیر مفید ہے بلکہ اس استغفار سے بھی استغفار لازم ہے اَلْمُسْتَغْفِرُ مِنَ الذَّنْبِ وَهُوَ مُقِيْمٌ عَلَيْهِ كَالْمُسْتَهْزِئِ بِرَبِّهٖ زبان سے استغفر اللہ پڑھنا اور دل میں پشیمان نہ ہونا اور اس گناہ پر جمے رہنا ایسا گناہ ہے جیسے اللہ کے ساتھ استہزاء کرنا اس لیے کہا گیا ہے اَلْاِسْتِغْفَارُ بِاللِّسَانِ تَوْبَةُ الْكَذَّابِيْنَ صرف زبان سے استغفر اللہ پڑھنا بغیر ندامت قلب کے جھوٹوں کی توبہ ہے۔ ایک سالک فرماتے ہیں۔

سبحہ در کف توبہ بر لب دل پُر از ذوق گناہ
معصیت راخندہ می آید ز استغفارِ ما

تسبیح ہاتھ میں ہے، الفاظ توبہ زبان پر جاری ہیں اور دل گناہ کے ذوق میں مست ہے، ہمارے اس استغفار و توبہ پر معصیت کو بھی ہنسی آجاتی ہے اور وہ زبانِ حال سے یوں کہتی ہے کہ اے شیخ کیا تو ایسی جھوٹی توبہ کی وجہ سے مجھے اپنے دل سے نکال سکے گا؟ نہیں، ہرگز نہیں، کبھی نہیں۔

برادرِ عزیز! صغیرہ گناہوں کو حقیر نہ سمجھو، اگر سرزد ہو جائے تو فوراً مغفرت کی درخواست کرو۔ چھوٹے چھوٹے گناہ جب جمع ہو جاتے ہیں تو ان کا پہاڑ بن جاتا ہے

لَا تَحْقِرَنَّ صَغِيْرَةً اِنَّ الْجِبَالَ مِنَ الْحِصٰى چھوٹے گناہ کو چھوٹا مت سمجھو' پہاڑ چھوٹے چھوٹے سنگریزوں ہی سے تو بنتے ہیں لَا صَغِيْرَةَ مَعَ الْاِصْرَارِ وَلَا كَبِيْرَةَ مَعَ الْاِسْتِغْفَارِ اصرار کی وجہ سے صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں رہتا کبیرہ بن جاتا ہے اور استغفار کی وجہ سے کبیرہ گناہ بھی معاف اور نامہ اعمال سے محو ہو جاتا ہے۔

ابوداؤد اور ترمذی میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے مروی ہے کہ مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَوَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً جس نے گناہ کے بعد استغفار کیا اور پختہ ارادہ کیا کہ پھر گناہ نہیں کروں گا اس کے بعد پھر بھی اگر دن میں ستر مرتبہ اس سے گناہ سرزد ہوا لیکن ہر مرتبہ اس نے استغفار کر لیا اور استغفر اللہ پڑھا تو وہ گناہوں پر مصر نہ سمجھا جائے گا اس لیے کہ اللہ پاک کی رحمت غیر متناہی ہے جس کی کوئی غایت ہی نہیں ہے اور اس کے حلم و عفو اور رحمت و مغفرت میں تو تمام عالم کے گناہوں کی سمائی ہے خواہ بندوں کے گناہ اپنی انتہا کو پہنچ گئے ہوں۔ چنانچہ وہ اس کثرت و انتہا کے باوجود اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اس لیے کہ اس نے کریم سے معافی مانگی ہے اور کریم کبھی بھی سائل کو رد نہیں کرتا' خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا بلکہ اسے طلب سے کہیں زیادہ عطا فرماتا ہے لیکن استغفار خالص اور توبہ نصوح کی ضرورت ہے جس کا بیان توبہ نصوح کی تشریح کے ضمن میں آ چکا ہے اگر توبہ نصوح نہ ہو تو مجرد تحریک لسانی سے کام نہ بنے گا کہ اللہ علیم ہے' خبیر ہے' کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا کیونکہ اسے دل کی نیت کا علم ہے اور سینہ میں چھپی باتوں کی خبر ہے۔

فضائل درود شریف

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

خالق کائنات ارشاد فرماتے ہیں :

تحقیق اللہ پاک اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تو
اے ایمان والو تم بھی ان پر درود پڑھو اور سلام بھیجا کرو۔

اللہ ' اللہ ' کیا بڑی شان ہے اس ذاتِ گرامی کی کہ اگر ان کا وجود باجود نہ ہوتا تو یہ عالم علوی و سفلی بھی نہ ہوتا ' پہلے تو اللہ پاک خود ان پر درود بھیجتا ہے ، پھر فرشتوں کی طرف سے درود بھیجا جاتا ہے اور آخر میں مومنوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تم بھی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا کرو۔

اللہ کی طرف سے درود کا مطلب رحمت و شفقت کے ساتھ اعزاز و اکرام ہے اور فرشتوں کی طرف سے مزید رحمت کا اللہ پاک سے سوال ہے اور مومنین کے درود کا مطلب بھی طلب رحمت ہے ' یہ صلوٰۃ و سلام ' ہر مومن کے لیے عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے جیسے کلمہ شہادت عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے۔ صلوٰۃ و سلام کے الفاظ منصوصہ نماز میں خود موجود ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یہ تشہد میں مذکور ہے ' صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم سلام تو ہمیں معلوم ہے صلوٰۃ کے الفاظ کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہ صلوٰۃ قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد پڑھی جاتی ہے اور اس کا پڑھنا حنفی مذہب میں سنت ہے اور مذہب شافعی میں فرض ہے۔

مسئلہ جب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی پڑھا جائے یا لیا جائے یا سنا جائے تو پڑھنے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔

(پہلی مرتبہ واجب ہے اور اگر اسی مجلس میں بار بار پڑھا یا سنا جائے تو مستحب ہے)

مسئلہ ہر دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور دعا کی قبولیت میں مؤثر بھی ہے (حصن حصین) درود شریف کے کئی صیغے اور الفاظ ہیں جو دلائل الخیرات وغیرہ میں مذکور ہیں۔ اپنی طرف سے فرطِ محبّت میں الفاظ کا اضافہ نہ کیا جائے، ایسا نہ ہو کہ یہ اضافہ حدودِ شریعت سے متجاوز ہو جائے۔ صحیح محبّت کی ضرورت ہے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں کہ یہود تو عزیر علیہ السلام کی محبّت میں کافر ہوگئے اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبّت میں گمراہ و تباہ ہوگئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔ (ترمذی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمی قیامت کے روز

اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ آدمی جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرے، دوسرے وہ شخص جو میری سنت کو زندہ کرے، تیسرے وہ آدمی جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چکر لگاتے رہتے ہیں اور جو میرے اُمتی مجھ پر درود پڑھتے ہیں وہ میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی) اور ایک حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ میں بھی اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بعض روایتیں ایسی بھی ہیں کہ درود پڑھنے والے کا نام مع اس کے والد کے نام کے پہنچایا جاتا ہے اور بعض روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ میں اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ ایک مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سلام کا جواب بھی دیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، وجہ اس کی یہ ہے کہ جمعہ کا دن اور رات دوسرے دنوں سے افضل ہیں۔ اس میں ایک ساعت اجابت ہے جو اور دنوں میں نہیں اور اس میں ہر عمل ستر گنا اجر رکھتا ہے تو جتنا زیادہ پڑھا جائے گا اتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا کہ شرفِ مکان و زمان کو زیادت اجر میں دخل ہے جیسے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ (مکہ میں ایک لاکھ اور مدینہ میں ایک نیکی دس ہزار یا پچاس ہزار کے برابر ہے) یا جیسے لیلۃ القدر، لیلۃ الجمعہ اور یوم جمعہ کہ وہ سید الایام ہے اور رسول کریم علیہ السلام سید الانام، تو کثرت درود بر سید الانام فی سید الایام یقیناً موجب فضیلت ہوگی اور سبب حصولِ اجر عظیم بھی۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ علیہ السلام فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَا یُصَلِّیْ عَلَیْکَ اَحَدٌ اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ وَمَنْ

صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور مجھ سے کہا اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر کوئی درود نہیں بھیجے گا مگر اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجیں گے اور جس پر فرشتے درود بھیجتے ہیں وہ جنتی ہوتا ہے۔

فرشتوں کے درود سے مراد نزول رحمت کی دعا ہوتی ہے۔

وَعَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مَعَهٗ نُوْرٌ لَوْقُسِّمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ۔

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا، قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نورِ فراواں و فروزاں ہوگا کہ اگر وہ نور ساری مخلوق میں تقسیم کیا جائے تب بھی سب کو اس کا وافر حصہ پہنچ جائے گا۔

اس سے مقصود کثرتِ نور ہے اس لیے کہ اس دن اولین و آخرین جمع ہوں گے اور سب کو پہنچنے کا یہی مطلب ہے۔

وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَسُرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَ تُكْثِرُ الْاَرْزَاقَ وَتَقْضِي الْحَوَائِجَ۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کو سخت حاجت درپیش ہو اور اس کے لیے حاجت براری مشکل و دشوار ہو، وہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجے، اس لیے کہ کثرتِ درود سارے ہموم و غموم کو ختم کر دیتی، رزق میں فراخی پیدا کرتی اور حوائج کو پورا کرتی ہے۔

برادرانِ عزیز! درود شریف کے فضائل و فوائد دینی و دنیوی آپ کو معلوم ہوگئے تو بتایئے کیا اس کے ورد سے محرومی ایک مومن کے لیے بدقسمتی کی نشانی نہیں ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔ اللہ پاک ہر مومن کو کثرتِ درود کی توفیق عنایت فرمائے۔ فضائل و فوائد درود شریف کی معدودے چند احادیث محض ترغیب کے لیے بطورِ نمونہ لکھی گئی ہیں۔ انہی پر اکتفا کرتا ہوں کہ فضائل و فوائد درود شریف میں وارد احادیث شمار سے باہر ہیں۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ پل صراط ایک ہزار سال کی مسافت کی مقدار اونچا اور اسی کی مانند لمبا بھی ہے اور ایک ہزار سال کی اس کی گہرائی ہے اور دوسری حدیث میں پانچ پانچ ہزار سال کی روایت ہے اور وہ بال سے باریک تر اور تلوار کی دھار سے تیز تر ہے تو کثرت سے درود پڑھنے والا اس سخت منزل میں درود شریف کی برکت سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا اس کے بعد لوگوں کو اختیار ہے کہ وہ درود زیادہ پڑھیں یا تھوڑا۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فضائل کلمہ تمجید

قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا○ (سورہ کہف)

"مال اور اولاد حیات دنیا کی ایک رونق ہیں اور جو اعمال صالحہ باقی رہنے والے ہیں وہ آپ کے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے بدرجہا بہتر ہیں اور اُمید کے لحاظ سے بھی سب سے افضل ہیں"۔

عیینہ بن حصین مشرک مکہ اور اس جیسے دولت مند لوگ اپنے مال و اولاد پر فخر کرتے ہیں۔ یہ فخر بے کار ہے اس لیے کہ یہ چیزیں عنقریب فنا ہو جائیں گی لیکن وہ اچھے اعمال جن کا اچھا نتیجہ دوامی اور غیر فانی ہے وہ اللہ کے نزدیک اس دنیوی مال و اولاد سے ہزار درجہ بہتر ہے اور سب سے بڑی تمنا کے قابل ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "باقیات صالحات کو زیادہ پڑھا کرو" عرض کیا گیا "یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم باقیات صالحات کیا ہیں؟" فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ باقیات صالحات ہیں۔ اسی طرح عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہی باقیات صالحات ہیں۔ ایک اور حدیث میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب اوراد سے افضل و مکرم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج نکلا ہے۔ یعنی رُوئے زمین کی تمام چیزوں سے زیادہ پیارے مجھے یہ کلمات ہیں۔

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں "اللہ کو چار کلمے بہت پیارے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ جن کو آگے پیچھے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور فرمایا وَهُنَّ مِنَ الْقُرْاٰنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں کچھ پودے لگا رہا تھا کہ رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا "یا اباہریرہ کیا لگاتے ہو؟" میں نے عرض کیا پودے (درخت) ارشاد فرمایا۔ کیا نہ بتا دوں تجھے ایسے پودے جو اس سے بہتر ہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھنے سے تیرے لیے جنت میں ہر ایک کلمہ کے بدلے میں پودا لگ جائے گا۔

ایک حدیث میں حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس رات مجھے معراج کی سعادت نصیب ہوئی اس رات ساتویں یا چوتھے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوگئی جو بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ مجھ سے فرمایا کہ "اے محمد (ﷺ) اپنی اُمت کو میرا سلام کہئے گا اور انہیں بتا دیجئے گا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے اور اس کی مٹی مشک و زعفران ہے۔ اس کا پانی شیریں ہے۔ اس کا میدان ہموار اور درختوں سے خالی ہے اور اس کے درخت یہ چار کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ امت سے کہئے کہ یہ کلمات بہت پڑھا کریں۔ اس طرح جب کوئی ایک بار یہ چار کلمات پڑھے گا تو چار درخت لگ جائیں گے جب سو بار پڑھ لیا جائے تو چار سو درخت لگ جائیں گے۔ (علی ھذا القیاس)

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ایک بار رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف

لائیں اور عرض کیا "ابا جان! چکی پیسنے، پانی بھرنے، جھاڑو دینے، روٹی پکانے اور کپڑے دھونے وغیرہ جیسے گھریلو کاموں نے تھکا دیا۔ مہربانی فرما کر خدمت کے لیے ایک غلام عنایت فرما دیجئے جو میری مدد کیا کرے" مشفق ابا جان (جانِ جہاں اُن پر قربان) نے فرمایا "اے میری پیاری بیٹی میں تم کو ایسے کلمات نہ بتا دوں جو تمہارے لیے خادم سے زیادہ بہتر ہوں۔ وہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پہلے تین کلموں کو ۳۳، ۳۳ بار اور آخر یعنی اللہ اکبر کو ۳۴ بار پڑھ لیا کرو اور گھر کا کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرو" فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "میں اللہ اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فرمان پر راضی ہوں اس لیے کہ خادم سے دنیا میں آرام ملے گا جو چند روزہ ہے اور ان کلمات سے آخرت میں راحت ملے گی جو دائمی ہے۔" اسی وجہ سے ان کلمات کو تسبیح فاطمہ بھی کہتے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم پڑھتے پڑھتے تھک جاتا ہوں تو مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو ثواب میں بڑا ہو تو فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھو اور ہر کلمے کے ساتھ ایک ایک انگلی پکڑتے رہو (کیونکہ کلمے چار ہیں) تو دیہاتی نے عرض کیا "یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو سب اللہ کے لیے ہے، میرے لیے کیا ہے" تو فرمایا "اس کے بعد یہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہوگا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ اے اللہ! مجھے بخش دے اور میرے اوپر رحم فرما اور مجھے عافیت نصیب فرما اور حلال رزق عطا فرما اور ہدایت نصیب فرما" دیہاتی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دیہاتی چلا گیا اور دونوں ہاتھوں کو خیر سے بھر کر لے گیا۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ڈھال کو پکڑ لو" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا دشمن آ گیا؟ فرمایا نہیں۔ لیکن میں دوزخ

کی آگ سے ڈھال پکڑنے کیلئے کہتا ہوں یہ پڑھو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اس لیے کہ یہ کلمات حفاظت کے لیے قیامت کے دن آگے اور پیچھے (بطورِ ڈھال) ہوں گے اور یہی باقیات صالحات ہیں (یعنی آگے اور پیچھے سے تمہیں عذاب سے بچائیں گے۔)

ایک اور حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تم جنت کے باغیچوں میں چلو تو کچھ کھاتے جاؤ" میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کے باغیچے دنیا میں کہاں؟" فرمایا "مساجد اور ذکر کے حلقے" میں نے عرض کیا "ان میں کھانے کی کیا چیز ہے؟" فرمایا "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ان کے فضائل بے حساب ہیں۔"

چونکہ ان کلمات کے ساتھ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی پڑھا جاتا ہے تو اس کے فضائل بھی اختصار کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کا ذکر کثرت سے کیا کرو اس سے ضرر کے ننانوے دروازے بند ہو جاتے ہیں جن میں سب سے ادنیٰ دروازہ غم کا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تمہیں ایسا کلمہ نہ بتا دوں جو بہشت کے خزانے سے اُترا ہے؟" وہ یہ ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب کوئی بندہ یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے' میرا بندہ فرمانبردار اور بہت فرمانبردار ہوا اس لیے کہ بندہ نے اپنے عجز کا اقرار کیا کہ کسی بُرے کام سے پیچھے ہٹا اور اچھے کام کے لیے آگے بڑھا یہ اس کی طاقت نہیں بلکہ اللہ کے فضل سے ہوا اور اللہ پاک بندے سے اس کے عجز کے اقرار پر راضی ہوتا ہے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا

میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتلا دوں؟ میں نے عرض کیا ہاں! یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ضرور بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا وہ خزانہ ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (متفق علیہ) اور چونکہ ان کلمات کے پڑھنے کا ثواب بہت زیادہ ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو نفل نماز میں پڑھنے کا طریقہ اور ثواب اپنے پیارے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ فرمایا "اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں آپ کو ایک عطیہ' ایک بخشش کروں' ایک چیز بتا دوں' آپ کو دس چیزوں کا مالک بنا دوں۔ جب اس پر عمل کریں گے تو آپ کے پچھلے گناہ' اگلے گناہ' پرانے گناہ' نئے گناہ' غلطی سے کئے ہوئے گناہ یا بے ارادہ کئے ہوئے گناہ' چھوٹے یا بڑے گناہ' پردے میں کئے ہوئے گناہ یا لوگوں کے سامنے کئے ہوئے گناہ سب بخشے جائیں گے۔ وہ یہ ہے کہ آپ چار رکعت نفل نماز اس طریقہ سے پڑھ لیجئے ثناء کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ چار کلمات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (بہتر ہے کہ اس کے ساتھ یا آخر میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بھی پڑھ لیا جائے) پھر رکوع میں جانے سے پہلے قرأت کے بعد دس بار' پھر رکوع میں تسبیح رکوع کے بعد دس بار' پھر قومہ میں سجدہ میں جانے سے پہلے دس بار' پھر سجدہ کی تسبیحات کے بعد سجدہ میں دس بار' پھر دونوں سجدوں کے بیچ میں جلسہ کے اندر دس بار' پھر دوسرے سجدہ کی تسبیحات کے بعد سجدہ میں دس بار پڑھ لیجئے (تو کل ۷۵ بار ہو جائے گا اور چار رکعت پوری کرنے میں تین سو بار ہو جائے گا) اگر ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھ لیا کیجئے۔ ورنہ ہفتہ میں ایک بار۔ اگر یہ بھی مشکل ہو تو مہینہ میں ایک بار۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو سال میں ایک بار اور اگر یہ بھی مشکل ہو تو تمام عمر میں ایک بار ضرور پڑھ لیجئے۔ اس نماز کا نام "صلوٰۃ التسبیح" ہے اور بہتر یہ ہے کہ یہ نماز تہجد کے وقت پڑھی جائے۔

فضیلت ذکر نفی و اثبات

ذکر نفی و اثبات کا ثبوت۔ اللہ جل مجدہ نے اپنے کلام پاک میں سورۂ محمد کی انیسویں آیت میں بیان فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰكُمْ۝

اس آیت کریمہ سے پہلے فرمانبردار بندوں کی خوش نصیبی اور کافروں کی بدنصیبی بیان ہو چکی تو اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتا ہے کہ:

آپ سمجھ لیجئے کہ اللہ کے سوا اور کوئی قابل عبادت نہیں ہے اور آپ اپنی لغزشوں اور سب مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے چلنے پھرنے اور رہنے سہنے کی خبر رکھتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی نسبت جب ذنب کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے مراد ترک اولیٰ و افضل ہوتا ہے نہ کہ ایسا ذنب (گناہ) جس پر مواخذہ ہو کیونکہ آپ ﷺ معصوم ہیں اور امت کے ذنوب (گناہ) قابل مواخذہ ہیں۔ یہ امت کی کتنی خوش قسمتی ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے حبیب ﷺ کو ان کی مغفرت کے لیے دعا کرنے کا حکم دیتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس آیت میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر زور دے کر اللہ تعالیٰ نے نفی و اثبات کا ثبوت بھی بیان فرما دیا کیونکہ یہی کلمہ نفی و اثبات ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ذکر و مراقبہ اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ ابلیس کہتا ہے کہ میں

نے لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کر کے ہلاک کیا تو انہوں نے کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر مجھے ہلاک کر دیا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو ان کو ایسے خیالات و اعمال باطلہ کے پیچھے لگا دیا جن کو وہ نیکی سمجھ کر کرنے لگے مثلاً بدعات وغیرہ جن سے ان کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی اور وہ کلمہ سے بھی غافل ہو جاتے ہیں۔ دیگر احادیث جن سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے افضل الذکر ہونے پر اور اس کی فضیلت پر روشنی پڑتی ہے ذیل میں پیش کی جاتی ہیں۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی کے دِل میں دو کوٹھریاں ہیں (یعنی ٹھہرنے کی جگہ) جن میں سے ایک میں فرشتہ رہتا ہے اور دوسری میں شیطان۔ جب آدمی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر اللہ سے غافل ہوتا ہے تو شیطان اپنی چونچ اس کے قلب پر رکھ کر بہکاتا ہے اور رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اسی فضیلت کی وجہ سے صوفیائے کرام نے اس ذکر کو اختیار فرمایا ہے خواہ زبانی ہو یا دِل سے، جہر سے ہو یا اخفاء سے۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہارے سارے اعمال سے بہتر اور تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ تر اور تمہارے درجات کو سب اعمال سے زیادہ اونچا کرنے والی ہو اور سونا چاندی خیرات کرنے سے بھی اعلیٰ ہے اور دشمن کا مقابلہ کر کے ان کی گردنیں کاٹنے اور اپنے گلے کٹوانے سے بھی افضل ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا اللہ کی یاد۔ (ابنِ ماجہ والحاکم والترمذی وغیرہم)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ذکر سے افضل کوئی صدقہ نہیں (اور کیسے ہو سکتا ہے) اللہ پاک کا ارشاد ہے وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا ہے اور جب ہر چیز سے بڑا ہے تو فضیلت میں بھی بڑا ہوا۔ وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ○ (الاعراف) اور وزنِ اعمال حق

ہے۔ جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں' اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ میزان کی ایک زبان اور دو پلڑے ہوں گے ایک نیکیوں کے وزن کے لیے دوسرا بدیوں کے وزن کے لئے۔

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو سب کے سامنے لایا جائے گا اور اس کے ننانوے اعمال نامے کھولے جائیں گے (یعنی گناہوں کے) ہر اعمال نامے کی لمبائی بقدر رسائی نگاہ ہوگی۔ اللہ پاک اس سے فرمائے گا کیا تجھے اس میں سے کسی بات سے انکار ہے۔ کیا میرے نگراں محرروں نے لکھنے میں تیری کچھ حق تلفی کی ہے۔ وہ شخص جواب دے گا نہیں میرے مالک۔ اللہ پاک فرمائے گا تیری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ اس کے بعد ایک چھوٹا سا پرچہ نکالا جائے گا جس میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ لکھا ہوگا۔ وہ شخص عرض کرے گا میرے مالک ان دفتروں کے مقابلہ میں اس چھوٹے سے پرچہ کی کیا حقیقت ہے؟ اللہ پاک فرمائے گا آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر تمام دفاتر اعمال ایک پلڑے میں اور وہ چھوٹا سا پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ اعمال نامے والا پلڑہ اوپر اُٹھ جائے گا اور پرچہ والا پلڑہ بھاری نکلے گا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے بسند حسن لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ترازوئیں قائم کی جائیں گی پھر ایک آدمی کو لا کر ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا اور اس چیز کو بھی اس پلڑے میں رکھ دیا جائے گا جس میں اُس کے بُرے اعمال کا گنتی کے ساتھ اندراج کیا گیا تھا۔ ترازو اس کو لے کر جھک جائے گی۔ نتیجہ میں اس کو دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے گا۔ جوں ہی اس کو دوزخ کی طرف لے جانے کے لیے موڑا جائے گا ایک منادی بلند آواز سے پکارے گا جلدی نہ کرو۔ ابھی اس کا کچھ

رہ گیا ہے۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا پرچہ لایا جائے گا جس میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ لکھا ہو گا۔ وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں اس آدمی کے ساتھ رکھ دیا جائے گا۔ فوراً ترازو اُدھر کو جھک جائے گی۔

بزار رحمۃ اللہ علیہ اور حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے دو بیٹوں کو بلایا اور فرمایا میں تم کو لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کے یقین رکھنے اور اعتراف کرنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ آسمانوں اور زمین کو معہ اس کی موجودات کے اگر میزان کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کو رکھا جائے **تو یہ پلڑا بھاری پڑیگا۔**

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام سے ارشاد فرمایا اے موسیٰ! اگر تمام آسمان اور میرے علاوہ اس کی ساری موجودات اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں اور دوسرے پلڑے میں لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ہو تو اُن کے مقابلہ میں کلمہ کا پلڑا جھک جائے گا اور انکا پلڑا اونچا ہوجائیگا۔

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا جَدِّدُوْا اِیْمَانَکُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَکَیْفَ نُجَدِّدُ اِیْمَانَنَا قَالَ اَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ (رواہ احمد) یعنی اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ایمان کو کیسے تازہ کریں؟ ارشاد فرمایا کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ بہت پڑھا کرو۔ بہت کی مقدار حدیث شریف میں نہیں بتائی گئی اس لیے صوفیائے کرام کم از کم چوبیس گھنٹہ میں بارہ سو اور زیادہ سے زیادہ پچیس ہزار تک بیان فرماتے ہیں اور اسی کو تہلیل لسانی کہتے ہیں اور حبس نفس کے ساتھ بھی تصور کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ ایمان تازہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے پرانا کپڑا بدن پر بُرا لگتا ہے اسی طرح جب انسان یہ کلمہ طیبہ کم یا نہیں پڑھتا ہے تو گناہوں کا زنگ دل پر جم جاتا ہے اور وہ سیاہ ہو جاتا ہے پھر اس پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی۔ نورِ ایمان گناہوں کے زیرِ اثر

مدھم پڑ جاتا ہے اور نورِ اعمال ہوتا نہیں جو وہ اس کی بدولت اپنی عاقبت کی حفاظت کرے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ شترِ بے مہار کی طرح ہو جاتا ہے اور حلال و حرام اور نیک و بد کا امتیاز ختم ہو جاتا ہے اور تباہ و برباد ہو جاتا ہے ؎

ہر گنہ زنگے است بر مرآت دل

دل شود زیں زنگہا خوار و خجل

دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ اَكْثِرُوْا مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا کثرت سے اس کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلاوت کا عمل کیا کرو قبل اس کے کہ تمہارے اور اس کے درمیان حائل یعنی موت واقع ہو جائے۔

ایک حدیث شریف میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا عِنْدَ مَوْتِهٖ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ قَالَهَا فِيْ صِحَّتِهٖ قَالَ تِلْكَ اَوْجَبُ وَاَوْجَبُ اپنے مُردوں کے سامنے پڑھا کرو کلمہ شہادت اس لیے کہ جو کوئی بھی موت کے وقت اس کو پڑھ لے گا جنت میں داخلہ اس کے لیے واجب ہو جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر حالت صحت میں کوئی اس کو پڑھے تو؟ فرمایا یہ تو اور بھی دخول جنت کو واجب کرے گا۔

ان احادیث سے کلمہ طیبہ کی فضیلت اظہر من الشمس ہے اور یہ کلمہ ہی کلمہ نفی و اثبات ہے کیونکہ لَآ اِلٰهَ میں پہلے نفی کی گئی ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اس کے بعد اِلَّا اللّٰهُ میں اس ذاتِ واحد کا اثبات کیا گیا ہے کہ بس وہی ایک اللہ ہے لہٰذا صوفیائے کرام کی اصطلاح میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ذکر کو نفی و اثبات کا ذکر کہا جاتا ہے جس کا درجہ تمام اذکار سے اعلیٰ اور افضل ہے اور دار و مدار اسلام کا اسی کلمہ پر ہے۔

بیانِ اشغال واذکار و مراقبات

طریقۂ شریفہ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارھم

(بزبانِ فارسی)

(۱) طریق اوّل۔ ذکر اسم ذات

ذکر اسم ذات بآں روش که زبان را بکام چسپانیدہ دل را از خواطر و حدیث نفس تہی سازد و بزبان دل که محلش زیر پستان چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو اسم مبارک اللہ اللہ بگوید و مفہوم آں که ذات موصوف بجمیع صفات کاملہ و منزہ از صفات ناقصہ که براں ایمان آوردیم در لحاظ دارد در تمام اوقات بریں ذکر مواظبت نماید تا دل بذکر جاری شود

(ترجمہ اُردو)

طریق اوّل۔ ذکر اسم ذات

ذکر اسم ذات اس طور پر کرے کہ زبان کو تالو سے لگا کر دل کو پریشان خیالات اور اِدھر اُدھر کی باتوں سے خالی کر کے اور زبانِ دل کے ساتھ کہ جس کی جگہ بائیں پستان کے نیچے دو انگلی کے فاصلے پر پہلو کی سمت میں ہے اسم مبارک اللہ کہے اور اس کے معنی کا لحاظ رکھے کہ وہ ایک ذات ہے جو تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ موصوف ہے اور ہر قسم کے نقصانات سے پاک۔ جس پر ہم ایمان لائے ہیں ہر وقت اس ذکر کا خیال رکھے کہ دل

(۲) سبق دوم (لطیفہ رُوح)
بعد ازاں از لطیفہ روح کہ مکانش زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت است
ہماں طور ذکر کند

(۳) سبق سوم (لطیفہ سر)
بازاز لطیفہ سر کہ محل او برابر پستان چپ بفرق دو انگشت مائل بوسط سینہ است ہماں طور ذکر کند

(۴) سبق چہارم (لطیفہ خفی)
بعد ازاں از لطیفہ خفی کہ جایش برابر پستان راست بفرق دو انگشت مائل بوسط سینہ است ہماں طور ذکر کند

(۵) سبق پنجم (لطیفہ اخفی)
بازاز لطیفہ اخفی کہ مکانش وسط سینہ است ذکر نماید تاآنکہ لطائف خمسہ جاری بذکر شوند

(۶) سبق ششم (لطیفہ نفس)
بعد ازاں از لطیفہ نفس کہ محلش وسط پیشانی است ذکر کند

ذکر الٰہی کے ساتھ جاری ہو جائے۔

سبق دوسرا (لطیفہ رُوح)
اسکے بعد لطیفہ رُوح سے جس کی جگہ دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر ہے اسی طرح ذکر کرے۔

سبق تیسرا (لطیفہ سر)
پھر لطیفہ سر سے جس کی جگہ بائیں پستان کے برابر سینے کی طرف دو انگشت کے فاصلے پر ہے اُسی طرح ذکر کرے۔

سبق چوتھا (لطیفہ خفی)
اس کے بعد لطیفہ خفی سے کہ جس کی جگہ دائیں پستان کے برابر دو انگشت کے فاصلہ پر سینے کی طرف ہے۔ اسی طرح ذکر کرے۔

سبق پانچواں (لطیفہ اخفی)
پھر لطیفہ اخفی سے کہ جس کی جگہ وسط سینہ ہے ذکر کرے حتیٰ کہ پانچوں لطیفے ذکر کے ساتھ جاری ہو جائیں۔

سبق چھٹا (لطیفہ نفس)
پھر لطیفہ نفس سے کہ جگہ اس کی انسان کی پیشانی کا وسط ہے ذکر کرے

(۷) سبق ہفتم (لطیفہ قالبیہ)
بازاز لطیفہ قالبیہ کہ محلش تمام بدن انسانی است ذکر کند تا ازہربن موئے ذکر ہویدا گردد۔ ایں راسلطان الاذکار ے نامند۔ بدانکہ گاہے سلطان الاذکار وسط فرق سر یعنی بالائے دماغ معین سازند ازاں ہم ذکر بہ تمام بدن بفضل اللہ تعالی جاری گردد۔

سبق ساتواں (لطیفہ قالبیہ)
پھر لطیفہ قالبیہ سے جس کا تعلق تمام بدنِ انسانی سے ہے ذکر کرے' اس ذکر سے بال بال ذکر الٰہی کے ساتھ جاری ہو جاتا ہے اس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں جاننا چاہئے کہ کبھی سلطان الاذکار کی جگہ دماغ کے اوپر کھوپڑی کے درمیان مقرر کرتے ہیں اس سے بھی تمام بدن اللہ کے فضل سے ذاکر ہو جاتا ہے۔

(بدانکہ)
لطائف عالمِ خلق لطیفہ نفس و اربع عناصر اند واصل ہر لطیفہ عالم خلق اصل لطیفہ از لطائف عالم امر است چنانچہ اصل نفس اصل قلب است واصل باد اصل روح است واصل آب اصل سر است واصل نار اصل خفی است واصل خاک اصل اخفی است وفنا وبقاء ہر لطیفہ از لطائف عالم خلق مبنی است بر اصلے از اصول لطائف عالم امر چنانکہ فنا و بقاء عنصر نفس مبنی است بر تجلی صفات افعالیہ کہ

(جاننا چاہئے کہ)
لطیفہ نفس اور اربعہ عناصر عالم خلق کے لطیفے ہیں اور عالم خلق کے ہر لطیفے کی اصل عالم امر کے لطیفوں میں سے کسی لطیفہ کی اصل ہے چنانچہ قلب کی اصل نفس کی اصل ہے اور روح کی اصل ہوا کی اصل ہے اور سر کی اصل پانی کی اصل ہے اور خفی کی اصل آگ کی اصل ہے اور اخفی کی اصل مٹی کی اصل ہے اور عالم خلق کے لطیفوں کے ہر لطیفہ کی فنا و بقاء عالم امر کے لطیفوں کے اصولوں میں

اصل قلب است و فنا و بقاء عنصر باد مبنی
است بر تجلی صفاتِ ثبوتیہ کہ اصل
روح است و فنا و بقاء عنصر آب مبنی
است بر تجلی شئونات ذاتیہ کہ اصل
سر است و فنا و بقاء عنصر نار مبنی است
بر تجلی صفات سلبیہ کہ اصل خفی است
و فناء و بقاء عنصر خاک مبنی است بر تجلی
شان جامع باری تعالیٰ کہ اصل
اخفیٰ است

سے کسی لطیفہ پر مبنی ہے جیسا کہ لطیفہ
نفس کی فنا و بقا مبنی ہے صفاتِ افعالیہ
کی تجلی پر جو کہ لطیفہ قلب کی اصل
ہے اور عنصر ہوا کی فنا و بقا مبنی ہے
صفاتِ ثبوتیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفہ
روح کی اصل ہے اور عنصر پانی کی فنا و
بقا مبنی ہے شئونات ذاتیہ کی تجلی پر جو
کہ لطیفہ سر کی اصل ہے اور عنصر
آگ کی فنا و بقا مبنی ہے صفات سلبیہ کی
تجلی پر جو کہ لطیفہ خفی کی اصل ہے
اور مٹی کی فنا و بقا مبنی ہے شانِ جامع
کی تجلی پر جو کہ لطیفہ اخفی کی
اصل ہے۔

(۸) سبق ہشتم (طریق ذکر نفی و
اثبات)

ایں کہ اوّل نفس خود را زیر ناف بند
کند و بزبان خیال کلمہ لا را از ناف تا
بدماغ خود رساند و لفظ الہ را بر دوش
راست فرود آرد و لفظ الا اللہ را بر دِل
ضرب کند بوجے کہ اثر ذکر بلطائف
دیگر رسد و لفظ محمد رسول اللہ را در
وقت گزاشتن نفس بخیال گوید و شرط در

سبق آٹھواں (طریق ذکر نفی و
اثبات)

یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے نیچے
بند کر دے اور محض اپنے خیال سے
کلمہ لا کو دماغ تک پہنچائے اور کلمہ
الہ کو دائیں کندھے پر نیچے کو لائے اور
لفظ الا کی دِل پر ضرب اس طرح
لگائے کہ اس کا اثر دوسرے لطائف
پر بھی پڑے اور لفظ محمد رسول اللہ

ذکر لحاظ معنی کہ نیست مقصود بجز ذاتِ
پاک و در وقت نفی نفی ہستی خود و نفی
جمیع موجودات نماید و در وقت اثبات
اثبات ذاتِ حق تعالیٰ سبحانہ ملحوظ دارد و
نیز از شرط در ہر ذکر چند بار بزبانِ خیال
بہ کمال خاکساری و نیاز مندی مناجات
والتجا کردن کہ خداوند مقصود من توی
و رضائے تو' مرا محبت و معرفت خود
بدہ و توجہ خود بسوئے قلب و توجہ
قلب بذاتِ الٰہی داشتن ضرور کہ
حصول نسبت بدون ایں دو چیز محال
است ایں توجہ را وقوف قلبی نامند
باید کہ دل را از خطرات نگاہ دارد تا
خطرات غلبہ نکند وایں رانگاہ داشت
گویند حبس نفس در ذکر مفید حرارت
قلب و ذوق ورقت و نفی خطرات و
ترقی محبت از فوائد حبس نفس است و
می تواند کہ موجب حصول کشف
گردد۔ در ذکر نفی و اثبات رعایت عدد
طاق معمول دارد لہٰذا ایں را وقوفِ
عددی گویند وایں ماثور از حضرت خضر
علیہ السلام کہ بحضرت خواجہ عبدالخالق

کو سانس چھوڑتے وقت خیال سے
کہے اس ذکر کے اندر شرط یہ ہے کہ
اس معنی کا لحاظ رکھے کہ سوائے اللہ
تعالیٰ کی ذاتِ پاک کے کوئی مقصود اور
معبود نہیں ہے اور نفی لا کے وقت
اپنی ہستی اور تمام موجودات کی ہستی
کی نفی کرے اور اثبات یعنی الا اللہ
کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک کے
اثبات کو خیال میں رکھے نیز ہر ذکر میں
شرط یہ ہے کہ نہایت عاجزی کے
ساتھ چند بار بزبان خیال عرض کرے
کہ الٰہی میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری
رضا' مجھے اپنی محبت و معرفت عطا فرما
اور اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی
توجہ ذات باری تعالیٰ کی طرف رکھنی
ضروری ہے کیونکہ ان دو چیزوں کے
بغیر حصول نسبت مشکل ہے اس توجہ
کو وقوفِ قلبی کہتے ہیں' نیز چاہیے کہ
دل کو پریشان خیالات سے محفوظ
رکھے تاکہ خیالات غلبہ نہ پا جائیں
اسے نگہداشت کہتے ہیں۔

غجدوانی رحمہ اللہ تعلیم فرمودہ بودند۔ پس اگر دریکدم تابست و یکبار رسانیدہ فائدہ ندید عمل او باطل از سر نو گیرد و شرط رانیک نگاہ دارد واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

فوائد حبس نفس:

اس سے قلب میں حرارت' ذوق' رقت' نفی خطرات اور ترقی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے ممکن ہے موجب حصول کشف بن جائے ذکر نفی و اثبات میں عدد طاق کا لحاظ رکھنا لازم ہے اس لیے اس کا نام وقوف عددی ہے اور یہ طریقہ حضرت خضر علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم فرمایا تھا اگر ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچانے کے بعد بھی فائدہ معلوم نہ ہو تو وہ عمل رائیگاں سمجھ کر از سرنو شروع کرے اور اس کی شرائط کا اچھی طرح لحاظ رکھے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

(۹) سبق نہم (تہلیل لسانی)

تہلیل لسانی راہم بطریق مذکور بغیر حبس نفس معمول داشتہ ادنیٰ دوازدہ تسبیح و اعلیٰ پنج ہزار سے فرمایند اگر سالک ازیں زائد کند فائدہ عمیم دارد

سبق نوواں (تہلیل لسانی)

یعنی زبان سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کا بھی یہی معمول ہے لیکن اس میں سانس کو بند نہیں کیا جاتا' ادنیٰ مقدار اس کی بارہ تسبیح اور اعلیٰ درجہ پانچ ہزار اگر سالک اس سے بھی بڑھ

جائے تو فائدہ اُٹھائے گا۔

(۱۰) سبق دہم (مراقبہ احدیت)
فیض مے آید از ذاتیکہ مستجمع جمیع صفاتِ کمال است و منزہ از نقصان و زوال۔ مورد فیض لطیفہ قلب من است۔

سبق دسواں (مراقبہ احدیت)
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو تمام صفاتِ کمال کی جامع ہے اور ہر نقصان و زوال سے پاک' فیض کے وارد ہونے کی جگہ میرا لطیفہ قلب ہے۔

مراقبات مشارب

(۱۱) سبق یازدہم (اول مراقبہ)
لطیفہ قلب خود را مقابلِ لطیفہ قلب مبارک سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات افعالیہ کہ از لطیفہ قلب آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ قلب آدم علیہ السلام افاضہ فرمودہٗ بحرمت پیرانِ کبار در لطیفہٴ قلب من القاء کن۔

سبق گیارہواں (پہلا مراقبہ)
اپنے لطیفہ قلب کو لطیفہ قلب مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل سمجھ کر خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیات افعالیہ کا فیض جس کو تو نے آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفہ قلب میں القاء کیا ہے پیرانِ عظام کے وسیلے سے میرے لطیفہ قلب میں القاء فرما۔

(۱۲) سبق دوازدہم (مراقبہ دوم)
لطیفہ روح خود را مقابل لطیفہ روح مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبان خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات صفات ثبوتیہ کہ از لطیفہ روح

سبق بارہواں (دوسرا مراقبہ)
اپنے لطیفہ روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لطیفہ روح کے مقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیات صفاتِ ثبوتیہ کا فیض جس کو تو

مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ روح حضرت نوح و حضرت ابراہیم علیہما السلام افاضہ فرمودۂ بحرمت پیران کبار در لطیفہ روح من القاء کن۔

نے آنحضور ﷺ کے لطیفہ روح مبارک سے حضرت نوح علیہ السلام و حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لطیفہ روح میں القاء کیا ہے' پیرانِ کبار کے طفیل سے میرے لطیفہ روح میں القاء کر۔

(۱۳) سبق سیزدہم (مراقبہ سوم)

لطیفہ سرخود را مقابل لطیفہ سر مبارک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شیون ذاتیہ کہ از لطیفہ سر مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم در لطیفہ سر حضرت موسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودۂ بحرمت پیران کبار در لطیفۂ سر من القاء کن۔

سبق تیرہواں (تیسرا مراقبہ)

اپنے لطیفہ سر کو آنحضرت ﷺ کے لطیفہ سر کے مقابل جان کر زبان خیال سے عرض کرے کہ الٰہی شیون ذاتیہ کی تجلیات کا فیض جو تو نے حضرت سید المرسلین کے لطیفہ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ سر میں القاء فرمایا ہے پیرانِ عظام کے وسیلہ سے میرے لطیفہ سر میں القاء فرما۔

(۱۴) سبق چہار دہم (مراقبہ چہارم)

لطیفہ خفی خود را مقابل لطیفہ خفی آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داشتہ بزبان خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات صفات سلبیہ کہ از لطیفہ خفی مبارک آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در لطیفہ خفی حضرت

سبق چودھواں (مراقبہ چوتھا)

اپنے لطیفہ خفی کو مقابل لطیفہ خفی آں سرور عالم ﷺ کے رکھ کر زبانِ خیال سے عرض کرے کہ الٰہی صفاتِ سلبیہ کی تجلیات کا فیض جو تُو نے آں سرور عالم ﷺ کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں القاء فرمایا

عیسیٰ علیہ السلام افاضہ فرمودہ بحرمت پیران کبار در لطیفہ خفی من القاء کن۔

ہے پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں القاء فرما۔

فائدہ: بدانکہ مراقبہ مشتق است از رقب و ترقب انتظار کردن را گویند سالک بہیئت خاص می نشیند و انتظار فیض ذات باری تعالیٰ کند۔ لہٰذا ایں اسباق را مراقبات مے گویند۔

فائدہ: جاننا چاہئے کہ مراقبہ ترقب سے لیا گیا ہے اور ترقب انتظار کرنے کو کہتے ہیں چونکہ سالک ایک خاص طریقہ پر بیٹھ کر فیض کا انتظار اللہ تعالیٰ کی ذات سے کرتا ہے اس لیے ان اسباق کو مراقبات کہتے ہیں۔

(۱۵) سبق پانزدہم (مراقبہ پنجم)

لطیفہ اخفی خود را مقابل لطیفہ اخفی مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم داشتہ بزبانِ خیال عرض کند الٰہی فیض تجلیات شان جامع کہ در لطیفہ اخفی مبارک آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم افاضہ فرمودہ بحرمت پیرانِ کبار در لطیفہ اخفی من القاء کن۔

سبق پندرہواں (پانچواں مراقبہ)

اپنے لطیفہ اخفی کو آنحضرت ﷺ کے لطیفہ اخفی کے مقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیات شانِ جامع کا فیض جو آپ نے آنحضرت ﷺ کے لطیفہ اخفی مبارک میں القاء کیا ہے پیرانِ کبار کے طفیل سے میرے لطیفہ اخفی میں القاء فرمایئے۔

تنبیہ: باید دانست کہ در ہر مراقبہ لطیفہ را کہ مورد فیض است ملحوظ داشتہ ہمیں لطیفہ را از ہریک از حضرات مشائخ کرام سلسلہ تابہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلہ آئینہائے

تنبیہ: جاننا چاہئے کہ مراقبہ میں ہر اُس لطیفہ کو جو موردِ فیض ہے ملحوظ رکھ کر سلسلہ کے مشائخ کرام کے اسی لطیفہ کو حضرت سید المرسلین ﷺ تک اُن شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک

متقابلہ فرض کردہ بطریق تعاکس آں فیض مخصوص رادر لطیفہ مخصوص منعکس انگاردتا بمقتضائے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ ماسول انجامد وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ

دوسرے کے مقابل ہوں فرض کرکے اس فیض مخصوص کو اُس خاص لطیفہ میں بطریق عکس گمان کرے تاکہ بمقتضائے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ (کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں) مقصد پورا ہو وَمَا ذَالِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ (یہ بات اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

(۱٦) سبق شانزدھم (مراقبہ معیت ولایت صغریٰ)

مضمون آیت کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ملحوظ داشتہ از صمیم قلب داند کہ فیض مے آید از ذاتیکہ بامن و باہر ذرہ از ذرات کائنات بہماں شان کہ مراد اوست منشأ فیض دائرہ ولایت صغریٰ کہ ولایت اولیاء عظام و ظل اسماء و صفات مقدسہ است مورد فیض لطیفہ قلب من است۔

سبق سولہواں (مراقبہ معیت ولایت صغریٰ)

آیت کریمہ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ (کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو) کے مضمون کا لحاظ رکھ کر پکے دل سے جانے کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے جو میرے ساتھ و نیز کائنات کے ذرات میں سے ہر ذرہ کے ساتھ اسی شان سے جو اس کی مراد ہے موجود ہے فیض کا منشأ ولایت صغریٰ کا دائرہ ہے جو اولیاء عظام کی ولایت ہے اور اسماء و صفاتِ مقدسہ کا ظل مورد فیض میرا لطیفۂ قلب ہے۔

ولایت کبریٰ
مشتمل بر سہ دائرہ ویک قوس است

(۱۷) سبق ہفدھم (نیت دائرۂ اولیٰ)
مضمون آیت کریمہ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ملحوظ داشتہ از روئے باطن داند کہ فیض می آید از ذاتیکہ نزدیک تراست من از رگ جان من بہمان شان کہ مراد حق سبحانہ وتعالیٰ است مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف خمسہ عالم امر من منشأ فیض دائرۂ اولیٰ ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاء علیہم السلام واصل دائرہ ولایت صغریٰ۔

(۱۸) سبق ھژدہم
(نیت دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ)
مضمون آیت کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ را ملحوظ داشتہ در خاطر بگذارد کہ فیض مے آید از ذاتیکہ مرا

ولایت کبریٰ
یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے
سبق سترھواں (نیت دائرۂ اولیٰ)
آیت کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (کہ ہم تمہاری رگ جان سے بھی نزدیک تر ہیں) کے مضمون کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے جو نزدیک تر ہے مجھ سے میری رگ جان سے اسی شان سے جو مُراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کی' مورد فیض میرا لطیفہ نفس اور میرے عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں' فیض کا منشأ دائرۂ اولیٰ ولایت کبریٰ ہے جو ولایت انبیاء علیہم السلام ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرے کی اصل ہے۔
سبق اٹھارواں
(دوسرے دائرہ ولایت کبریٰ کی نیت
آیت کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ (کہ اللہ اُن سے مُحبّت رکھتا ہے اور مومن اس سے مُحبّت رکھتے ہیں) کے مضمون

دوست می دارد و من اور ادوست می دارم منشأ فیض دائرہ ثانیہ ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاء عظام و اصل دائرہ اولیٰ است مورد فیض لطیفہ نفس من است

کو ملحوظ رکھ کر دل میں خیال کرے کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے کہ جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں فیض کا منشأ ولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو انبیاء عظام کی ولایت ہے اور دائرہ اولیٰ کیلئے اصل ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے۔

(۱۹) سبق نوازدہم

(نیت دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ)

مضمون آیت کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشتہ در دل خیال می آرد کہ فیض می آید از ذاتیکہ مرا دوست می دارد و من او رادوست می دارم منشأ فیض دائرہ ثالثہ ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیاء عظام علیہم السلام واصل دائرہ ثانیہ مورد فیض لطیفہ نفس من۔

سبق اُنیسواں

(ولایت کبریٰ کے تیسرے دائرہ کی نیت)

آیت کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ فیض آتا ہے اُس ذات سے جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں' منشأ فیض کا ولایت کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کی ولایت ہے اور دائرہ ثانیہ کیلئے اصل ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے۔

(۲۰) سبق بستم (نیت قوس)

مضمون يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ را ملحوظ داشتہ در دل گذارد کہ فیض می آید از

سبق بیسواں (نیت قوس)

مضمون يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ فیض آتا ہے

ذاتیکہ مرا دوست می دارد و من اورا دوست می دارم و منشاء فیض قوس ولایت کبریٰ است کہ اصل دائرہ ثالثہ مورد فیض لطیفہ نفس من۔

اُس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں فیض کا منشاء ولایت کبریٰ کا قوس ہے جو کہ تیسرے دائرے کیلئے اصل ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس ہے۔

(۲۱) سبق بست و یکم (مراقبہ اسم اَلظَّاہِرُ)

سبق اکیسواں (مراقبہ اسم اَلظَّاہِرُ)

فیض میاید از ذاتیکہ مسمی باسم الظاہر است مورد فیض لطیفہ نفس و لطائف عالم امر من۔

فیض آتا ہے اُس ذات سے جو موسوم باسم الظاہر ہے مورد فیض میرا لطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں۔

(۲۲) سبق بست و دوم (مراقبہ اسم الباطن)

سبق بائیسواں (مراقبہ اسم الباطن)

فیض می آید از ذاتیکہ مسمی باسم الباطن است، منشاء فیض دائرہ ولایت علیا است کہ ولایت ملائکہ اعلیٰ مورد فیض عناصر ثلثہ من سوائے عنصر خاک۔

فیض آتا ہے اُس ذات سے جو الباطن کے نام سے موسوم ہے، منشاء فیض کا ولایت علیاء کا دائرہ ہے جو ملائکہ اعلیٰ کی ولایت ہے مورد فیض میرے تینوں عناصر ہیں سوائے عنصر خاک کے۔

(۲۳) سبق بست و سوم (کمالات نبوت)

سبق تیئسواں (کمالات نبوت)

فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات نبوت است مورد فیض لطیفہ

فیض آتا ہے اُس ذاتِ خاص سے جو کمالاتِ نبوت کا منشاء ہے، مورد فیض

عنصر خاک من

میرا لطیفہ عنصر خاک ہے۔

(۲۴) سبق بست و چہارم (کمالاتِ رسالت)

فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء کمالاتِ رسالت است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

سبق چوبیسواں (کمالاتِ رسالت)

فیض آتا ہے اُس ذاتِ خاص سے جو کمالاتِ رسالت کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

(۲۵) سبق بست و پنجم (کمالاتِ اولوالعزم)

فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء کمالات اولوالعزم است مورد فیض ہیت وحدانی من۔

سبق پچیسواں (کمالاتِ اولوالعزم)

اس ذاتِ خاص سے فیض آتا ہے جو کمالات اولوالعزم کا منشاء ہے' مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

(۲۶) سبق بست و ششم (حقیقت کعبہ ربانی)

فیض می آید از ذاتِ بحت کہ مسجود جمیع ممکنات و منشاء حقیقت کعبہ ربانی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔

سبق چھبیسواں (حقیقت کعبہ ربّانی)

اُس ذاتِ واجب الوجود سے فیض آ رہا ہے جس کے لیے تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور حقیقت کعبہ ربّانی کا منشاء ہے فیض کے وارد ہونے کی جگہ میری شکل وحدانی ہے۔

(۲۷) سبق بست و ہفتم (حقیقت قران مجید)

فیض می آید از کمال وسعت بیچوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن

سبق ستائیسواں (حقیقت قرآنِ مجید)

فیض آتا ہے اُس ذاتِ بے مثل کمال وسعت والی سے جو منشاء حقیقت

مجید است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔
قرآن مجید ہے فیض کے آنے کی جگہ میری ہیئت وحدانی ہے۔

(۲۸) سبق بست ہشتم (حقیقت صلوٰۃ)
سبق اٹھائیسواں (حقیقت صلوٰۃ)

فیض می آید از کمال وسعت بیچوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔
فیض آتا ہے اس ذات بے مثل کمالات وسعت والی سے جو حقیقت صلوٰۃ کا منشاء ہے فیض کے آنے کی جگہ میری شکل وحدانی ہے۔

(۲۹) سبق بست و نہم (معبودیت صرف)
سبق اُنتیسواں (معبودیت صرف)

فیض می آید از ذاتیکہ منشاء معبودیت صرفہ است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو معبودیں صرفہ کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

(۳۰) سبق سی یم (حقیقت ابراہیمی)
سبق تیسواں (حقیقت ابراہیمی)

فیض می آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت ابراہیمی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حقیقت ابراہیمی کا منشاء ہے مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔

(۳۱) سبق سی ویکم (حقیقت موسوی)
سبق اکیسواں (حقیقت موسوی)

فیض می آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت موسوی است۔ مورد فیض ہیئت
فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حقیقت موسوی کا منشاء ہے مورد فیض

وحدانی من۔	میری شکل وحدانی ہے۔
(۳۲) سبق سی ودوم (حقیقت محمدی)	سبق بتیسواں (حقیقت محمدی)
فیض می آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت محمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔	فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حقیقت محمدی کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔
(۳۳) سبق سی وسوم (حقیقت احمدی)	سبق تیتیسواں (حقیقت احمدی)
فیض می آید از ذاتیکہ منشاء حقیقت احمدی است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔	فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حقیقت احمدی کا منشاء ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔
(۳۴) سبق سی و چہارم (حب صرف)	سبق چونتیسواں (حب صرف)
فیض می آیداز ذاتیکہ منشاء حب صرف است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔	فیض آتا ہے اُس ذات سے جو حب صرف کا منشاء ہے مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔
(۳۵) سبق سی و پنجم (دائرہ لاتعین)	سبق پینتیسواں (دائرہ لاتعین)
فیض می آید از ذات بحت کہ منشاء دائرہ لاتعین است مورد فیض ہیئت وحدانی من۔	فیض آتا ہے اُس ذاتِ خالص سے جو دائرہ لاتعین کا منشا ہے مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَآئِہٖ وَاٰلَائِہِ الْکَامِلَۃِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَاٰلِہٖ وَ عِتْرَتِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ آمِیْنَ

اَورَاد و وظائف روزمرہ

برائے خادمانِ طریقت و شریعت

(بیت)

ذکر گو ذکر تا ترا جانست ☆ پاکی دل ز ذکر یزداں ست

طالبانِ رضاءِ الٰہی جب پچھلی رات کو خواب سے بیدار ہوں تو دو رکعت نماز تحیۃ الوضو ادا کر کے تہجد کی نماز کم سے کم چار رکعت یا زیادہ سے زیادہ حسب استطاعت پڑھیں، سالک کے لیے یہ نماز ازحد ضروری ہے، نماز سے فارغ ہو کر ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ پڑھیں، اس کے بعد حسب اجازت شیخ و مربی روحانی ذکر الٰہی و مراقبہ میں تا نمازِ صبح مشغول رہیں پھر نماز صبح باجماعت ادا کرکے سورۂ یٰسٓ ایک دفعہ تلاوت کریں اور ایک سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور ایک سو مرتبہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ شَىْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ اور ایک سو مرتبہ تہلیل لسانی حسب ہدایت حضرت شیخ پڑھیں اور قبل از طلوع ....

مسبعات[1] عشرہ تفصیل ذیل ختم کریں۔ (۱) سورۂ فاتحہ سات بار (۲) سورۂ الناس سات بار (۳) سورۂ الفلق سات بار (۴) سورہ اخلاص سات بار (۵) سورۂ الکافرون سات بار (۶) آیت الکرسی تا عظیم سات بار (۷) کلمہ تمجید سات بار پڑھ کر اس کے بعد عَدَدَمَا عَلِمَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَمِلْأَمَا عَلِمَ اللّٰهُ تین بار پڑھے۔ (۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سات بار (۹) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبُ الدَّعْوَاتِ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ سات بار۔ (۱۰) اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّاٰجِلًا فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا يَا مَوْلَانَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ سات بار اور جب آفتاب ایک یا دو نیزے کے بقدر بلند ہو جائے تو دو رکعت یا چار رکعت نمازِ اشراق پڑھیں' اس کے بعد حسب ہدایت و اجازت پیرو مرشد ایک حزب دلائل الخیرات کا پڑھ کر قرآن شریف بقدر ایک پارہ یا سوا پارہ تلاوت کریں' جب سورج خوب اُونچا ہو جائے تو نمازِ چاشت کی چار یا آٹھ

---

[1] (یہ وہ دس چیزیں ہیں جو خضر علیہ السلام نے جناب رسول خُدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھ کر شیخ ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم کیں اور فرمایا کہ ان کی برکت سے جب تم کو حضرت جناب رسالت مآب کی خواب میں زیارت ہوگی تو خود حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی فضیلت معلوم کر لینا چنانچہ ان کو زیارت نصیب ہوئی اور بہشت میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میوہ کھلایا اور اس کے فضائل بیان فرمائے۔ بے حد فضائل ہیں یہاں گنجائش کم ہے۔ (احیاء العلوم جلد اوّل ص ۳۴۷)

رکعت پڑھیں، پھر اگر چاہیں تو تصوف کی کتابوں کا یا آخر کتاب میں مختصر نصائح مذکورہ کا حسب توفیق مطالعہ کرتے رہا کریں بعد کچھ دیر قیلولہ یعنی سو جایا کریں، کیونکہ یہ بھی رسول خدا ﷺ کے ارشاد پاک کے عین موافق ہے پھر جب آفتاب ڈھل جائے تو چار رکعت نماز نفل بعد از زوال پڑھیں، بعد ازاں ظہر کی نماز باجماعت ادا کریں اور دعوات نفیلہ کا ایک حزب ختم کریں اور سلسلہ شریفہ بھی ایک دفعہ پڑھ لیں پھر چاہیں مطالعہ کتب تصوف کریں یا کوئی عام فہم معتبر تفسیر قرآن یا مسائل فقہیہ ضروریہ از کتب معتبرہ میں (جو مناسب حال ہوں) وقت صرف کریں اور گاہ گاہ اسی کتاب کی قسم ثانی کی دُعاؤں کا مطالعہ رکھیں اور حتیٰ الامکان اس بات کے کوشاں رہیں کہ ایک دُعا حفظ ہوتی جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا روزانہ معمول رکھیں تاکہ آنحضرت ﷺ کا اتباع ہر پہلو یعنی عبادات، عادات، اخلاق وغیرہ میں حاصل ہو کر نورِ ایمان سرسبز و شاداب رہے اور مصداق اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ کے صحیح معنوں میں بن کر نجات اُخروی حاصل کریں۔ آمین۔ پھر نمازِ عصر باجماعت ادا کر کے تہلیل لسانی بارہ سو مرتبہ ورد کریں اور مسبعاتِ عشر قبل از غروب آفتاب بھی ختم کریں، پھر تا نمازِ مغرب ذکر و شغل و مراقبہ میں مشغول رہیں نمازِ مغرب باجماعت سے فارغ ہو کر نمازِ اوابین کی کم سے کم چھ رکعت یا بیس رکعت پڑھیں، ایک مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت بھی کریں بعدہٗ ذکر و شغل مراقبہ میں وقت صرف کریں پھر نمازِ عشاء باجماعت ادا کر کے ایک سو مرتبہ درود شریف جو معمول سلسلہ ہے اور ایک سو مرتبہ استغفار پڑھیں، پھر سورۂ ملک کی تلاوت کر کے سو جائیں اور پھر تہجد سے بدستور ان اعمال کا سلسلہ شروع کریں، ہر نماز مفروضہ کے بعد آیت الکرسی، معوذتین اور سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ کا بھی معمول رکھیں اور ہمیشہ اللہ العالمین سے استقامت علی الشریعت طلب کرتے رہا کریں وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ صلوٰۃ التسبیح بھی علاوہ مفروضہ نمازوں کے فضیلت میں افضل ترین نماز ہے ہر طالب مولا کو چاہیئے کہ اس کے پڑھنے کی عادت ڈالے اور جمعہ کے روز تو ضرور ہی اس کو پڑھ لیا کرے۔

اعتکاف عشرہ آخر رمضان، قیام لیلۃ القدر اور نصف شعبان اور عیدالفطر و عیدالاضحیٰ، ان کی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے، حتیٰ الامکان ان کے حصولِ

ثواب سے محروم نہ رہنا چاہئے وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِكُلِّ شَيْئٍ زَكٰوةٌ وَزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ پس طالب کو چاہئے کہ ان نفلی روزوں کا بھی ضرور اہتمام کرے۔ مثلاً ایام بیض' شش روزے شوال کے' پیر و جمعرات اور ماہ ذی الحجہ کی نویں تک کے روزے' یوم عاشورہ اور پندرہ شعبان کا روزہ' ان کی بھی رسول خدا ﷺ نے بہت تعریف فرمائی ہے اس میں شک نہیں کہ نفلی عبادات سے بھی بہت قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے مگر یہ یاد رہے کہ اگر قضا نمازیں یا ماہ رمضان کے روزے اپنے ذمے باقی ہوں تو اُس کے لیے اولیٰ یہی ہے کہ پہلے اپنے فرائض کی تلافی کرے بعد میں نوافل میں مشغول ہو نہیں تو اس کی ایسی مثال ہوگی جیسے ایک شخص کے ذمہ قرض ہے اور وہ وہ ادا نہیں کرتا مگر دیگر خیرات و صدقات کرتا رہتا ہے تو اس کو اجر تو ملے گا مگر کس کام کا' جب فرائض کی پرسش ہوگی تو کیا جواب دے گا' اس لیے فرض کی قضا کو مقدم رکھنا چاہئے اور گزشتہ نمازوں کی قضا اوّل ظہر سے شروع کر دے کیونکہ سب سے اوّل جو نماز حضورِ اکرم ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پڑھائی تھی تو وہ یہی نماز پیشین تھی۔ اس بات کی بہت احتیاط کرنی چاہئے اکثر لوگ غفلت میں پڑے رہتے ہیں وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ لہٰذا اس تباہی خیز و فتنہ انگیز دور میں علماء کرام کا فرض ہے کہ انوار محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا وہ نور جو ان کے سینوں میں روشن ہے اس کی مشعل سے گم گشتگان راہ ہدایت کو شاہراہ محمدی پر لا کر مَنْ اَحْيَا سُنَّتِىْ فَقَدْ اَحْيَانِىْ کے صحیح معنوں میں مصداق بنیں اور سید المرسلین ﷺ کے سچے جانشین ہونے کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کی احیاء سنت میں سرگرم رہ کر سو شہیدوں کا اجر حاصل کریں' عزیزو! رسول اللہ ﷺ کی ان ترک شدہ سنتوں کو زندہ کر کے بہشت میں آپ ؐ کی معیت کا فخر حاصل کرو اور اپنے گھروں میں اور مسجدوں میں ان وظائف نبویہ کا چرچا ڈالو اور خلافِ سنت اور اہل بدعت کے وظائف سے اجتناب کرو تاکہ تم سے خدا تعالیٰ راضی ہو اور رسول اللہ

ﷺ کی رُوح پر فتوح خوش ہو اور قبولیت دُعا کے مواقع حاصل ہو کر فلاح دارین کا راستہ کھل جائے، آمین۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِنَ الْاُوْلٰى وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

خلاصۃ السلوک

اوّل مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت حاصل کرے پھر ان رذائل کو دُور کرے۔ حرص' غُصّہ' جھوٹ' غیبت' بخل' حسد' ریا' تکبر' کینہ اور یہ اخلاق پیدا کرے۔ صبر و شکر' قناعت' توکل' رضا' شرع کا پابند رہے اگر گناہ ہو جائے تو جلدی توبہ و استغفار کرے' نماز جماعت کا پابند رہے' کسی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو' خلافِ شرع فقراء سے بچے' اپنے آپ کو سب سے کمتر جانے' بات نرمی سے کرے' سکوت و خلوت کو محبوب جانے' نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے' فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو' مخلوق سے نرمی برتے' اُن کی خطا اور قصور سے درگزر کرے' کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے' عیب پوشی کرے' اپنے عیوب پیش نظر رکھے' کم ہنسے اور زیادہ روئے' عذابِ الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے' موت کا ہر وقت خیال رکھے' روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے' غیر مشروع مجالس میں نہ جائے' رسومِ جہل سے بچے' اپنے اعمال پر مغرور نہ ہو' اولیاء کرام کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے' گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جاکر ایصال ثواب کرے' غرباء و مساکین اور علماء و صلحاء کی صحبت رکھے اور اپنے مرشد و مربی روحانی کا ادب و فرمان کامل طور پر بجا لاوے اور ہمیشہ استقامت کی دُعا کرتا رہے۔

فضائل شب بیداری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو ہمارا ربّ نچلے آسمان پر نزول اجلال فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے کہ مجھ سے دُعا کرے اور میں قبول کروں' کوئی ہے کہ مجھ سے مانگے اور میں عطا کروں' کوئی ہے کہ مجھ سے مغفرت کا طالب ہو اور میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ہر رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر ٹھیک اسی ساعت میں کوئی مسلمان دُنیا اور آخرت کی بھلائی کا خُدا سے خواستگار ہوتا ہے تو اللہ اس کو ضرور بالضرور عطا فرماتا ہے۔" (مسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازِ شب کا التزام کرو۔ یہ تم سے پہلے گزرے ہوئے صالحین کا طریقہ ہے' ربّ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے' گناہوں کو مٹانے والا اور خطاؤں سے روکنے والا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین آدمیوں کی حالت دیکھ کر اللہ تعالیٰ تبسم فرماتا ہے یعنی ان سے خوش ہوتا اور ان کی حالت کو پسند فرماتا ہے' ایک وہ آدمی جو رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے' ایک وہ جماعت جو نماز میں ہمہ تن مشغول رہتی ہے' ایک وہ جماعت جو جہاد میں منہمک رہتی ہے۔" (شرح السنہ للبغوی)

حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بندہ سے ربّ کا قرب رات کے آخری حصہ میں ہوتا ہے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ اس وقت اللہ کی یاد کرنے والوں میں سے ہو جاؤ، تو ہو جاؤ۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاملین قرآن (قرآن کے حافظ و عالم) اور راتوں والے یعنی رات کو نماز پڑھنے والے میری اُمت میں سب سے افضل ہیں۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

ایک عارف نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

ہر کہ وقت صبح دم دریادِ حق بیدار نیست ‌‌‌ او محبت راچہ داند لائق دیدار نیست

خفتہ باشد ہمچو حیواں عمر ضائع می کند ‌‌‌ رخت را دزد میبرد چوں پاسباں بیدار نیست

جو آدمی صبح کے وقت بیدار ہو کر اللہ کی یاد میں مشغول نہیں رہتا وہ اللہ سے محبت کو کیا جانے کہ وہ تو (اللہ کے) دیدار کے لائق ہی نہیں، حیوان کی طرح غفلت کی نیند سوتا اور اپنی بیش قیمت عمر ضائع کرتا ہے اور اس غفلت اور مست نیند کی مثال ایسی ہے کہ چور تمام سامان لے جاتا ہے اور چوکیدار سوتا رہتا ہے۔ چور سے مُراد شیطان ہے اور سب کچھ سے مُراد نیک اعمال ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بِقَدْرِ الْكَدِّ تُنْقَسِمُ الْمَعَالِيْ
فَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى سَهِرَ اللَّيَالِيْ
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰى مِنْ غَيْرِ كَدٍّ
اَضَاعَ الْعُمْرَ فِيْ طَلَبِ الْمُحَالِ

محنت اور کوشش اور سعی و کاوش کے مطابق بلند مقامات اور درجاتِ عالیہ تقسیم کئے جاتے ہیں جو رفعت و بلندی اور مراتب و مقاماتِ عالیہ کا طلب گار و خواست گار ہو اُسے عابد شب زندہ دار بننا چاہئے اور جس نے بلا کسی محنت و مشقت

اور ریاضت و عبادت کے درجاتِ عالیہ اور بلند مقامات کی تمنا و آرزو کی اس نے ایک امرِ محال و ناممکن کی طلب و آرزو میں عمرِ عزیز رائیگاں اور ضائع کر دی۔

رب العباد کا ارشاد سنو اپنے پیارے حبیب ﷺ سے کیا فرماتا ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اور رات کے کچھ حصہ میں آپؐ تہجد پڑھ لیا کریں۔ یہ آپؐ کے لیے فرض نماز سے زائد نماز ہے امید ہے کہ آپؐ کا ربّ آپؐ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

مُراد اس سے شفاعت کبریٰ کا مرتبہ عظیم و مقام عالی ہے جو محشر میں تمام بنی آدم میں سے صرف رسول کریم ﷺ کو عطا ہوگا اور یہ بھی روایت ہے کہ فرض نماز کے بعد بہترین نماز تہجد ہے تو مُرید و طالب آخرت کو اس پر دوام چاہیے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں' فرمایا رسول کریم ﷺ نے جنت میں بالاخانے ہیں' جن کے اندر کا حصہ باہر سے دکھائی دیتا ہے) اور باہر کا حصہ اندر سے' ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ کن کے لیے ہیں؟ فرمایا جو نرم کلام' مہمان نواز ہو اور رات کو نماز میں کھڑا رہے جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (طبرانی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جب بھی آپؐ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہوتا ہے اور آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ خبر دیجئے مجھے ہر چیز کے متعلق۔ فرمایا ہر چیز پانی سے پیدا ہوئی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا ایسا عمل مجھے بتا دیجئے کہ اس کے کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں تو فرمایا کھانا کھلایا کرو' ہر کس و ناکس کو سلام کیا کرو' صلہ رحمی کا خیال رکھو اور نماز پڑھو رات میں اس حال میں کہ لوگ سوتے رہتے ہوں' تو چلے جاؤ گے جنت میں۔

اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک میدان میں لوگ جمع ہوں گے تو منادی آواز دے گا کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے تھے یعنی اس وقت وہ تہجد پڑھتے تھے' عبادت میں مشغول ہوتے تھے' تو وہ کھڑے ہو جائیں گے لیکن وہ تھوڑے ہوں گے پس چلے جائیں گے جنت میں بغیر حساب' اس کے بعد باقی لوگوں کے حساب کا حکم ہوگا۔ (بیہقی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز میں اس قدر طویل قیام فرماتے تھے کہ پائے مبارک متورم ہو جاتے تھے میں نے عرض کیا آپ' کیوں اس قدر تکلیف اٹھاتے ہیں' آپ' کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ اللہ پاک نے معاف کر دیئے ہیں تو ارشاد فرمایا کیا یہ اچھی بات نہیں ہے کہ میں شکر گزار بندہ بنوں۔

(بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رہو زندہ جتنا چاہو آخر وفات پاؤ گے اور کرو جو چاہتے ہو اسی کا بدلہ ملے گا اور کرو محبت جس سے چاہو آخر جدائی نصیب ہوگی' خوب جان لو مومن کی شرافت تہجد کی نماز ہے اور عزت اس کی لوگوں سے استغنا ہے۔ (طبرانی)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو عالم تورات تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے) فرماتے ہیں کہ تورات میں مکتوب ہے۔ بے شک تیار کی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جو علیحدہ رکھتے ہیں اپنے پہلوؤں کو بستروں سے وہ چیزیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں' نہ کسی کان نے سنیں' نہ کسی دل پر ان کا خیال ہی گزرا اور جن سے واقف نہیں کوئی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل چنانچہ ہم قرآنِ مجید میں پڑھتے ہیں:

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّاۤ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا

کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ○ وہ عمل شاق و گراں جس کا یہ ثمرہ ہے اس سے پہلی آیت میں مذکور ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَھُمْ مِّنْ قُرَّۃِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ○ یعنی مومنین کاملین کی نشانی یہ ہے کہ رات کے وقت ان کے پہلو بستروں اور خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں وہ پکارتے ہیں اپنے رب کو اور اس سے دُعا کرتے ہیں عذاب کے خوف اور ثواب و رحمت کی امید سے اور جو اللہ پاک نے ان کو دیا ہے یعنی مال و دولت اس میں سے اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں خواہ زکوٰۃ کی صورت میں ہو یا نفلی صدقات کی۔ پس کوئی بھی نہیں جانتا کہ کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہے ان اعمال کی جزاء اور صلہ کے طور پر جو وہ کیا کرتے ہیں یعنی نہ نبی مرسل اسے جانتا ہے نہ مقرب فرشتہ بلکہ وہ صرف اللہ کے علم میں ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے صالح اور اہل مجاہدہ و ریاضت بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے ان کا ذکر سنا، نہ کسی انسان کے دل میں ان کا تصور ہی آیا اگر تم چاہتے ہو تو پڑھو فَلَا تَعْلَمُ اِلٰی آخرہ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ وہ نعمت ہے جس کی کوئی تشریح و تعبیر نہیں کی گئی اور یہ صلہ ہے ان اعمال کا جو انہوں نے کئے ہیں اور وہ عمل نماز تہجد ہے۔

جیسا تفسیر سے معلوم ہوا فضائل شب بیداری شمار و احاطہ سے باہر ہیں۔ میں اس پر کفایت کرتا ہوں اور بصد عجز و نیاز اللہ پاک کی جناب میں عرض کرتا ہوں کہ اللہ پاک یہ نعمت عظمیٰ مجھ روسیاہ کو اور تمام برادرانِ سلسلہ کو خصوصاً اور عام مومنین کو عموماً نصیب فرمادے۔ آمین۔ بِحُرْمَۃِ طٰہٰ وَ یٰسٓ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نصائح و عبر

برادرانِ عزیز! آپ جس طرح اولیاء و عارفین کی تعظیم کرتے ہیں اسی طرح
فقہاء و علماء کی بھی تعظیم کرنا ضروری ہے اس لیے کہ علماء و فقہاء شریعت کے وارث
اور احکام شرعیہ کے محافظ ہیں' لوگوں کو احکام و مسائل بتاتے ہیں جن کی تعمیل اور
بجا آوری سے اللہ کا وصل نصیب ہوتا ہے۔ جو عمل خلافِ شریعت ہو اس سے کچھ
فائدہ نہیں' اگر کوئی عابد ہزار سال خلافِ شریعت عبادت و ریاضت کرتا رہے تو وہ
عبادت و ریاضت اس کے منہ پر ماری جائے گی بلکہ نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق
ہوگی۔ عالم کی دو رکعت نماز جاہل درویش کی دو ہزار رکعت سے افضل ہے۔ خبردار
علماء کی توقیر میں کمی نہ کرنا' ان میں سے جو متقی ہیں یعنی علم پر عمل کرنے والے ہیں
وہی اولیاء اللہ ہیں۔

رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس
کو ایسی چیزوں کا علم دیتا ہے جو اس کو پہلے سے معلوم نہیں ہوتیں اور یہی بزرگی اور
عظمت اولیاء کو حاصل ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ علماء باعمل ہی حقیقت میں اولیاء
ہیں۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے علماء انبیاء کے وارث ہیں اور یہ بڑی فضیلت ہے
جس سے علماء سرفراز ہیں۔ یہی تمام مخلوق کے سردار' تمام مخلوق سے اشرف اور اللہ
کا راستہ بتانے والے ہیں۔

شریعت طریقت سے الگ نہیں اور طریقت شریعت سے جدا نہیں۔ بعض جاہل
صوفی یہ کہتے ہیں ہم اہل باطن ہیں اور وہ اہل ظاہر ہیں۔ یہ بڑی غلطی اور نادانی ہے
حالانکہ دین محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کا نام ہے۔ اگر ظاہر نہ ہوتا تو باطن
کا وجود کیسے ہوتا؟ چنانچہ دل بغیر جسم کے موجود نہیں ہو سکتا کیونکہ جسم بمنزلہ مکان

ہے اور دل بمنزلہ مکین۔ دل بدن کا نور ہے' اگر بدن میں دل نہ ہو تو وہ مردہ اور تاریک ہوگا۔ غرض ظاہر باطن کا محتاج ہے اور باطن ظاہر کا۔

شریعت اور طریقت میں تفریق کرنا گمراہی ہے۔ اس فرق کے قائل اور ماننے والے نہ بنو۔ علماء اور فقہاء کے حقوق کا خیال رکھو' جہل اور حماقت سے دور رہو۔ لیکن علماء کے لیے بھی ضروری ہے کہ علم کی حلاوت و شیرینی تو چکھ لی لیکن کسب و عمل اور ریاضت و مجاہدہ کی تلخی بھی چکھ لیں کہ یہ حلاوت بغیر اس تلخی کے نافع نہیں۔ اس لیے کہ اس تلخی کا ثمر ہمیشہ ہمیشہ کی حلاوت و شیرینی اور لذت و لطف اندوزی ہے یعنی جنت کی حلاوت و لذت غیر منقطع اور کبھی بھی ختم نہ ہونے والی ہے۔

علماء عاملین کا دامن پکڑنا ضروری ہے چنانچہ یہ امر معلوم و مشاہد ہے کہ تمام اہل سلاسل' علماء مجتہدین کی تقلید کرتے رہے ہیں۔ علم بہت بڑی دولت ہے کسی جاہل و ناواقف کو اللہ پاک نے ولی نہیں بنایا۔ جاہل وہ ہے جس نے نہ تو خود پڑھا ہو نہ علماء سے پوچھا ہو البتہ اگر علماء سے مسائل زبانی سیکھ لیے ہوں تو پھر وہ جاہل نہ رہا بلکہ وہ بھی کسی درجہ میں عالم ہوگیا۔ علم نور ہے' بغیر اس کے سالک منازل قطع اور طے نہیں کر سکتا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ ایک بہت بڑا نور آسمان پر ظاہر ہوا اس میں سے ایک نورانی صورت نمودار ہوئی اور اس نے مجھے میرا نام لے کر آواز دی۔ عبدالقادر میں تیرا رب ہوں اَبَحْتُ لَكَ الْمُحَرَّمَاتِ میں نے تیرے لیے حرام امور و محرمات' مباح و جائز کر دیئے۔ میں نے فوراً جواب دیا اِخْسَأْ يَا لَعِيْنُ ذلیل و خوار ہو جا اے لعین۔ اس جواب کے سنتے ہی وہ نور ظلمت میں تبدیل ہوگیا اور وہ دخان یعنی دھوئیں کی صورت اختیار کر کے یوں گویا ہوا کہ تو نے اپنے علم اور اپنے منازل کے احوال کی فہم یعنی دانش و بینش اور بصیرت و فراست کی بدولت میرے چنگل سے نجات پائی اور میری گرفت سے بچ گیا حالانکہ

میں نے تو اس سے پہلے ستر بزرگوں کو اسی ہتھیار سے ہلاک کیا ہے۔ میں نے جواب میں کہا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ پھر ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے کیسے پہچانا کہ یہ شیطان ہے؟ فرمایا اس کے اس ناجائز اور غیر شرعی قول سے جو اس نے کہا قَدْ اَحْلَلْتُ لَکَ الْمُحَرَّمَاتِ۔

اس واقعہ سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ کوئی مسلمان خواہ وہ عبادت و ریاضت میں اپنا آپ جواب کیوں نہ ہو تکالیف شرعیہ سے آزاد نہیں ہو سکتا۔ برادرانِ عزیز! اور علم کے آثار و ثمرات آپ نے ملاحظہ فرمائے کہ اگر انہیں شریعت کا علم نہیں ہوتا تو وہ بھی ہلاک ہو جاتے۔ اسی لیے اوپر عرض کیا گیا کہ جاہل ولی نہیں بن سکتا۔ اولیاء اللہ خالق و مخلوق کے درمیان بمنزلہ پل کے ہیں جو سعید ازلی ہوتا ہے وہ اُس پل سے گزر کر اللہ تک پہنچ جاتا ہے یہ لوگ عمل کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ اخلاص والے اور اخلاص سکھانے والے ہیں کہ اخلاص ہی کی وجہ سے عمل مقبول ہوتا ہے۔

دُنیا کی ابتداء اور انتہا اور اپنی آفرینش پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ انسان بوقت پیدائش مٹھی بند کئے ہوئے دُنیا میں آتا ہے لیکن جب یہاں سے جاتا ہے تو مٹھی کھولے' لمبے ہاتھ کئے ہوئے جاتا ہے' گویا زبانِ حال سے کہتا ہے کہ عمر بھر اس عارضی سامان دُنیا کے جمع و شمار میں سرگرداں رہا۔ اب خالی ہاتھ جا رہا ہوں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ اے دیکھنے والو! عبرت حاصل کرو۔

ایک شاعر نے کیا عجیب و غریب بات بیان کی ہے' وہ کہتا ہے۔

یاد داری کہ وقت آمد نت ‏ ‏ ‏ ‏ ہمہ خنداں بدند و تو گریاں
همچناں زیکہ وقت رفتن تو ‏ ‏ ‏ ‏ ہمہ گریاں شوند و تو خنداں

یعنی اے انسان! تجھے یاد ہے کہ تیری پیدائش کے وقت تیرے سب عزیز و اقارب خوشی کی وجہ سے ہنستے تھے مگر تو رو رہا تھا' اب دُنیا میں ایسی زندگی اختیار کر

اور ایسی رفتار و گفتار' چال ڈھال اور وضع قطع کا مظاہرہ کر کہ تیری اس دُنیا سے رخصت و روانگی کے موقع پر تمام خویش و اقارب تو رو رہے ہوں اور تو ہنستا مسکراتا روانہ ہو رہا ہو۔ تم اس صورت میں اس دُنیا سے ہنستے مسکراتے' شاداں و فرحاں روانہ ہو گے کہ رسول عربی ﷺ کی شریعت مطہرہ اور اہل اللہ کی صحبت میں زندگی گزارتے ہوئے اپنی زندگی ہی داؤ پر لگا دو۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ○ اللہ پاک ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی اور محسن یعنی پاکباز اور اچھے عمل کرنے والے ہوں اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہی اللہ پاک کی جماعت ہے اور یقیناً اللہ کی جماعت فلاح پانے والی ہے اور اولیاء اللہ کے دوست اللہ کے دوست ہیں۔ اس لیے کہ دوست کا دوست بھی دوست ہوتا ہے یا اللہ! اولیاء اللہ کے وسیلہ سے ہمیں بھی اپنا دوست بنالے۔ آمین۔

بھائیو! عجز و انکسار کے ساتھ اللہ کے در پر آ جاؤ تاکہ تمہارے لیے کرمِ خداوندی کے دروازے کھل جائیں کہ سخی کا دروازہ محتاج کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے ؎

چار چیز آوردہ ام شاہا کہ در گنج تو نیست
نیستی و حاجت و عجز و نیاز آوردہ ام!

اور جب داخل ہو جاؤ تو فقر و مسکنت' عجز و انکسار اور تواضع و نیاز مندی کا اظہار کرو تاکہ اس غنی بے نیاز و ستودہ صفات کے دربار میں باوقار مقام مل جائے کہ وہ بندوں کے اظہار عجز و نیاز اور ذلت و مسکنت سے خوش ہوتا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ ہم سب صاحب مسکنت و ذلت فقراء ہیں اور اللہ تعالیٰ بے نیاز و غنی اور ستودہ صفات ہے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ○ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج

اور فقیر ہو اور اللہ ہی غنی اور ہر طرح سے لائق حمد ہے۔ اسے تمہاری اور تمہاری عبادت کی کوئی احتیاج و ضرورت نہیں۔

برادرانِ عزیز! اپنے کسی اچھے حال پر مغرور نہ ہو جاؤ اور نہ اپنے علم یا کثرت عبادت پر غرور و تکبر کرو۔ ابلیس نے آسمانوں پر اس قدر عبادت کی کہ پاؤں رکھنے کی حد تک بھی کوئی جگہ نہ چھوڑی لیکن غرور کی وجہ سے نافرمانی کی چنانچہ آسمانوں سے دُنیا کی طرف پھینکا گیا اور لعنتی جہنمی ہوگیا اسی طرح بزرگوں کی صحبت بلا محبت و متابعت سے دھوکہ نہ کھانا۔ حضرت محمدؐ رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر مخلوقات میں کوئی ہستی نہیں۔ آپ ؐ کے اقارب نے جب متابعت اختیار نہیں کی تو محض ان کے رشتہ دار ہونے سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ حرم کعبہ مبارکہ میں سنگ ریزوں پر سر رکھ کر روتے ہوئے جناب باری میں یہ عرض کر رہے تھے کہ اے غفور و رحیم مجھے بخش دے اور اگر میں بخشش کا اہل نہیں تو قیامت کے دن مجھے اندھا اُٹھا تاکہ نیکوں کی نظر میں شرمندہ نہ ہوں۔ ؎

من نہ گویم کہ طاعتم بپذیر　　قلم عفو برگناہم کش

اے ربّ میں نہیں کہتا کہ میری عبادت قبول فرما بلکہ یہ عرض کرتا ہوں کہ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دے۔

اسی طرح کعبۃ اللہ کے دروازہ پر ایک سائل کو دیکھا گیا کہ چوکھٹ پر پیشانی رکھ کر روتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ اے غفور، اے رحیم تو جانتا ہے کہ ظلوم و جہول کیا نیک عمل کر سکے گا۔ بس اتنا عرض کرتا ہوں ؎

عذر تقصیر خدمت آوردم　　کہ ندارم بطاعت استظہار
عاصیاں از گناہ توبہ کنند!　　عارفاں از عبادت استغفار!

اپنے عمل کی کمی کا عذر پیش کرتا ہوں اس لیے کہ میرے پاس عبادت کی کثرت

قوت نہیں ہے گناہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں اور عارف نیکی سے استغفار کرتے ہیں اور زبانِ حال سے کہتے ہیں مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ وَلٰکِنْ عَرَفْنَاکَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ مشہور مقولہ ہے کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتِ الْمُقَرَّبِیْنَ نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین بارگاہ کی نظر میں کوتاہیاں شمار ہوتی ہیں۔ چنانچہ نقل ہے کہ ایک تابعی روتے تھے کسی تبع تابعی نے پوچھا حضرت آپ روتے کیوں ہیں؟ فرمایا اس لیے کہ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے یعنی صحابہ کو اگر ان کو تم دیکھتے تو کہتے یہ تو دیوانے ہیں' دُنیا کے کسی کام کو جانتے ہی نہیں اور اگر وہ تم کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو شیاطین ہیں یعنی آخرت سے غافل ہیں اور روز و شب دُنیا ہی کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ یہاں یہ چیز غور طلب ہے کہ اگر وہ موجودہ زمانے کے مسلمانوں کو دیکھتے تو ہمارے لئے کیا نام تجویز کرتے۔ وہ تو تینوں زمانے خیر کے تھے۔ پھر بھی اتنا فرق رونما ہوا تھا۔ اب چودھویں و پندرھویں صدی میں تو اللہ پاک ہی کے فضل سے ہم مسلمان رہ سکیں گے ورنہ دُنیا تو ہلاکت کی طرف جارہی ہے۔

دُنیا فانی ہے بقا کسی کے لیے نہیں ہے۔ چند روزہ زندگی ہے اس لئے آخرت کے لیے توشہ جمع کر لو تاکہ وہاں مفلس نہ رہو' دُنیا دارالعمل ہے اگر یہاں کچھ نہ کیا تو پچھتانا پڑے گا لیکن اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ گزرا ہوا زمانہ ہاتھ نہیں آتا' وہ تو گزر گیا اور مستقبل کا علم نہیں کہ زندگی کتنی باقی ہے' تو زمانہ حال کی قدر کرو اور زادِ راہ جو کچھ تیار کر سکتے ہو کر لو۔ قبر میں' حشر میں اپنا عمل ہی کام آئے گا۔

برادرانِ عزیز! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ حدیث شریف کا مضمون ہے کہ جنت پر مکارہ کے پردے پڑے ہیں یعنی ایسے مامورات و منہیات کے جن کا کرنا اور نہ کرنا نفس کو نہایت ناپسند اور اس پر انتہائی شاق و گراں ہے جیسے نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' امر بالمعروف' نہی عن المنکر اور محرمات و کبائر سے اجتناب وغیرہ اگر ان پردوں کو اُٹھاؤ گے تو یقیناً جنت میں پہنچ جاؤ گے اور دوزخ پر خواہشات کے پردے

پڑے ہیں جیسے زنا، شراب نوشی، رشوت ستانی، غیبت وغیرہ۔ اگر ان کو اٹھاؤ گے تو دوزخ میں پہنچ جاؤ گے اب تمہیں اختیار دیا ہے کہ چاہو تو جنت کا راستہ اختیار کرو چاہو تو دوزخ کا، تمہاری مرضی۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ○ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ○ ...... ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے کوئی باقی نہ رہے گا اور قیامت کے دن ہر انسان اپنے عمل کا پورا پورا بدلہ پائے گا تو وہ انسان جو دوزخ کی آگ سے دور رہا اور جنت کے باغیچوں میں داخل ہوا تو بے شک وہی کامیاب ہوا اس لیے کہ علاوہ اور نعمتوں کے اللہ پاک کا دیدار اس کو نصیب ہو جائے گا جو ساری نعمتوں سے بڑھ کر ہے اور حیاتِ دُنیا دھوکہ کے سامان کے سوا کچھ نہیں اور دھوکے میں بیوقوف ہی آتے ہیں۔

یا اللہ! ہمیں اپنے فضل سے خوابِ غفلت سے بیدار کر اور شریعت مطہرہ پر استقامت نصیب فرما کر جنت میں اپنے دیدار سے سرفراز فرما۔ آمِیْن بِجَاهِ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

خاتمۃ الکتاب

یہ چند باتیں عبرت و نصیحت کی آخر میں لکھی جاتی ہیں تاکہ سالک بلکہ ہر مومن حتی الامکان ان سے عبرت و نصیحت حاصل کرے' ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے تاکہ اعمال نامہ واہیات و خرافات سے خالی رہے اور آخرت میں کارآمد ہو۔

(۱) دین کے ذریعہ دُنیا کمانے کی مذمت: حکایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صحبت میں ایک آدمی رہتا تھا جو ان سے مواعظ سنتا تھا۔ وہ لوگوں سے کہتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھے یہ بات بتائی' وہ بات بتائی' اور اس کی وجہ سے وہ لوگوں سے دُنیاوی نفع حاصل کرتا تھا۔ یہاں تک کہ کافی دولت کمائی۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو کچھ عرصہ بعد اس کا خیال آیا تو انہوں نے لوگوں سے اس آدمی کی بابت دریافت فرمایا۔ لوگوں نے اس کے متعلق لاعلمی کا اظہار کیا۔ اسی دوران اچانک ایک آدمی آیا جو خنزیر کے گلے میں رسی ڈالے ہوئے تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس آدمی سے پوچھا کہ کیا تو فلاں آدمی کو جانتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ یہ خنزیر ہی وہ آدمی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی کہ اس خنزیر کو پہلی حالت میں کر دیجئے۔ جواب آیا کہ اے موسیٰ! (علیہ السلام) اگر تم تمام انبیاء کی دُعاؤں کے برابر بھی دُعا کرو گے تو میں اس کو اس کی اصلی حالت پر نہ لوٹاؤں گا اس لیے کہ اس آدمی نے دین کو دُنیا کمانے کا ذریعہ بنایا۔

اگر اس اُمت میں جسم ظاہری مسخ ہوتا تو بہت سے لوگوں کی جو دین کے نام پر دُنیا کماتے ہیں یہی حالت ہوتی لیکن اب مسخ قلوب میں ہے ظاہری

صورتوں میں نہیں۔ العیاذ' العیاذ (بریقہ ص ۹۷ ج ۴)

(۲) فضیلت عدل : خُدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب حاکمِ عادل ہے۔ خُدا کے قریب بیٹھنے والوں میں سب سے زیادہ قریب حاکمِ عادل ہوگا۔ (ترمذی)

حدودِ شرعیہ میں اپنے اور بیگانے کا فرق مت کرو اور نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف کرو۔ (ابن ماجہ)

ایک شریف گھرانے کی عورت پر چوری کا جرم ثابت ہوگیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ بعض صحابہ نے سفارش کی کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ رسول اکرم ﷺ نے غصہ کے لہجے میں فرمایا کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو۔ خُدا کی قسم میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ (بخاری)

افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں شرعی حدود کے خلاف رحم کی درخواست کی جاتی ہے اور یہ شرعی حکم کبھی منسوخ بھی ہو جاتا ہے۔

(۳) والدین کی خدمت کی عظمت : ایک صحابی نے جہاد کی اجازت طلب کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے ماں' باپ زندہ ہیں؟ کہا' جی ہاں! زندہ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان ہی کی خدمت میں جہاد کا ثواب موجود ہے۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح کسی نے عرض کیا کہ مجھے جہاد اور ہجرت کی اجازت مل جائے۔ اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ کہا' جی ہاں! زندہ ہیں۔ فرمایا بس ان سے اچھا سلوک کرو۔ (مسلم)

ماں باپ کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ (طبرانی)

(۴) عیادت کی فضیلت : جب کوئی کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے یا کسی نیک بندے کی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو ایک آواز دینے والا آواز دیتا

ہے کہ تو بھی اچھا ہے اور تیرا یہ چلنا بھی مبارک ہے۔ تُو نے جنت میں اپنا گھر بنا لیا۔ (ترمذی)

(۵) جس نے کسی مسلمان کا عیب چھپایا تو اللہ تعالیٰ دُنیا و آخرت میں اس کا عیب چھپائے گا۔ (مسلم)

(۶) جو کسی مسلمان کے کام میں کوشش کرتا ہے تو اللہ پاک اس کے کام میں لگا رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۷) قیامت کے دن نیکیوں کے پلڑے میں سب سے زیادہ وزنی حسن خلق ہوگا۔ (ترمذی) سب سے زیادہ کامل ایمان ان لوگوں کا ہے جن کے اخلاق بہت اچھے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں پر مہربان ہیں۔ (ترمذی)

(۸) جس بندہ کو اللہ نے زبان اور شرمگاہ کے گناہ سے محفوظ رکھا، وہ جنت میں جائے گا۔ (ترمذی)

(۹) ابن آدم جب صبح کو اُٹھتا ہے تو تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں خُدا سے ڈرتی رہ، ہم تیرے ساتھ ہیں۔ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی رہی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

(۱۰) جس نے خاموشی اختیار کرلی اس نے نجات پالی۔ (ترمذی)

(۱۱) جس نے خاکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ اعلیٰ علیین میں اس کو جگہ دیتا ہے۔ (ابن حبان)

(۱۲) جنت والے کمزور، ضعیف، مغلوب لوگ ہی ہیں۔ (احمد)

(۱۳) لوگو! اب تو فضیلت صرف عمل صالح سے ہے۔ تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو۔ نسب اس لیے نہیں ہے کہ کسی کو گالی دی جائے۔ (احمد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک

ہے' عربی کو عجمی پر' گورے کو کالے پر بزرگی کا کوئی حق نہیں اب تو بزرگی صرف تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہے۔ اللہ کے نزدیک بزرگ وہ ہے جو متقی ہے۔ (بیہقی)

(۱۴) بہترین شخص وہ ہے جو خُدا سے ڈرتا اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۱۵) کسی سائل نے سوال کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نجات کس چیز میں ہے؟ فرمایا اپنی زبان کو بند رکھ' اپنی خطاؤں پر آنسو بہا اور گھر میں بیٹھ رہ۔ (ترمذی)

(۱۶) سو شہیدوں کا اجر: جس نے فتنہ اور فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ یعنی جس زمانے میں لوگ بدعات کی طرف مائل ہوں' غیر شرعی رسومات کے پابند ہوں' سنت پر عمل کرنے والوں کا مذاق اُڑائیں تو وہ فساد کا وقت ہے۔ اس وقت میری سنت پر عمل کرنے والوں کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

(۱۷) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون سا عمل خُدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۸) اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو صرف میرے لیے لوگوں سے محبت کرتے تھے آج میں اُن کو اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔ (مسلم)

(۱۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کسی آدمی سے اس کے نیک عمل کی وجہ سے محبت کرتا ہے مگر خود اس جیسا عمل نہیں کرتا فرمایا کچھ مضائقہ نہیں آدمی قیامت میں اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہو۔ (بخاری)

(۲۰) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات جنگ میں فقراء و مساکین کے وسیلہ سے فتح کی

دعا مانگتے تھے۔ (طبرانی)

(۲۱) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دُنیا سے اس قدر سامان لو جتنا ایک سوار زادِ راہ لیتا ہے۔ اغنیاء کے پاس نہ بیٹھا کرو اور کسی کپڑے کو جب تک اس میں پیوند نہ لگے پرانا نہ سمجھا کرو۔ (ترمذی)

(۲۲) دُنیا کی تلخی آخرت کی لذت ہے اور دُنیا کی لذت آخرت کی تلخی ہے۔ (حاکم)

(۲۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر ہرگز دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا جو بندہ دُنیا میں مجھ سے بے خوف ہو گا میں اس کو قیامت میں امن نہ دوں گا اور جو دُنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اسے قیامت میں بالکل بے خوف کر دوں گا اور امن دوں گا۔

(۲۴) مصافحہ و معانقہ : دو مسلمان ملاقات کے وقت جب مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔ (ابوداؤد) تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ سے ملتے تو مصافحہ کرتے' سفر سے واپس آتے تو معانقہ کرتے۔

جب دو مومن ملتے ہیں اور سلام کے بعد مصافحہ کرتے ہیں تو دونوں کی خطائیں ایسی جھڑتی ہیں جیسے موسم سرما میں درخت کے پتے۔ (طبرانی) لیکن آج کل جو مساجد میں نمازِ جمعہ کے بعد یا نمازِ عید کے بعد یا پنج وقتہ نمازِ کے بعد مصافحہ کرتے ہیں اس کو بدعت و مکروہ لکھا گیا ہے۔

(بریقہ ص ۶۵ ج ۱)

(۲۵) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایمان ننگا ہے' لباس اس کا تقویٰ ہے' زینت اس کی حیاء ہے' پھل اس کا علم ہے۔

(۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کمیل رضی اللہ عنہ سے کہا' اے کمیل! رضی اللہ عنہ علم بہتر ہے مال سے اس لئے کہ علم تیری حفاظت کرے گا اور تو مال کی حفاظت کرے گا۔ علم حاکم ہے مال محکوم ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ

کرنے سے بڑھتا ہے۔

(۲۷) ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علم سے زیادہ عزت کی چیز کوئی نہیں ہے۔ حکام رعایا پر حکومت کرتے ہیں اور علماء حکام پر۔

(۲۸) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم، مال اور بادشاہت میں سے ایک کو لینے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے علم اختیار کیا، اللہ پاک نے انہیں مال اور سلطنت خود بخود دے دی۔ (احیاء العلوم)

(۲۹) فضیلت سخاوت بنی عنبر کے قیدی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ مگر ان میں سے ایک کو چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ ایک ہے، دین ایک ہے، جرم سب نے ایک کیا ہے پھر آپ نے ایک کو کیوں معاف فرمایا اور چھوڑ دیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابھی ابھی میرے پاس جبرئیل امین آئے اور انہوں نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو اللہ اس سے راضی ہے کیونکہ یہ سخی ہے۔

سامری نے جب بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی کا خوگر بنا دیا اور موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے تو سامری کے قتل کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا کہ سامری کو قتل مت کرو کیونکہ وہ سخی ہے۔

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ جنت سخیوں کا گھر ہے۔

(۳۰) لوگو! گوشت کو چھری سے کاٹ کر مت کھایا کرو یہ غیر مسلموں کی عادت ہے بلکہ دانتوں سے کاٹ کر اور ہاتھوں سے توڑ کر کھایا کرو یہ طریقہ بہتر ہے اور زود ہضم بھی۔ (ابوداؤد)

(۳۱) ذم بخل: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی

مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں ایک بخل دوسری بد خلقی۔ (ترمذی)

رسول کریم ﷺ نے ان تینوں صفات سے پناہ مانگی ہے' بخل' جبن (بزدلی) بڑھاپے کی نکمی زندگی۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَمِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ (بخاری)

(۳۲) ذی رُوح کی تصویر بنانا: آقائے نامدار ﷺ فرماتے ہیں جو لوگ ذی رُوح کی تصویریں بناتے ہیں قیامت میں انہیں عذاب دیا جائے گا' اُن سے کہا جائے گا کہ زندہ کرو ان تصویروں کو (یعنی ان میں رُوح ڈالو اور وہ روح ڈال نہ سکیں گے تو عذاب میں مبتلا ہوں گے۔) (بخاری و مسلم)

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے لوگوں میں سب سے سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔ (بخاری و مسلم) ارشاد فرماتے ہیں کہ رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں فوٹو ہو یا کتا۔ (بخاری و مسلم' ترمذی نسائی و ابن ماجہ) البتہ شناختی کارڈ یا پاسپورٹ اور ایسی تمام چیزوں کے لیے جن میں اس کے بغیر چارہ کار ہی نہ ہو بوجہ ضرورت شرعی جواز کا فتویٰ دیا گیا ہے اور ایسے تمام اُمور اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

(۳۳) فضیلت مسواک: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا اگر میری اُمت کے لیے مشقت کا باعث نہ ہوتی تو میں ان کو ہر وضو میں مسواک کا حکم کرتا۔ (طبرانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے تھے مسواک کے ساتھ نماز بغیر مسواک کی نماز سے ستر درجہ بہتر ہے۔ (رواہ احمد)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں مرسلین کی سنت ہیں' ختنہ' خوشبو لگانا' مسواک کا استعمال اور نکاح کرنا۔

(۳۴) فضیلت عمامہ: رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے شملے پیچھے لٹکایا کرو (جنگ بدر

میں فرشتے مدد کے لیے آئے تھے ان کے سروں پر عمامے اور شملے پیچھے لٹک رہے تھے) آپؐ فرماتے ہیں شملے پیچھے چھوڑ دیا کرو اس لیے کہ شیطان کے عمامے میں شملہ نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دو رکعت نماز شملے کے ساتھ بغیر شملے کے ستر رکعتوں سے بہتر ہے۔ افسوس زمانہ حال کے علماء نے ململ کی ٹوپی کا فیشن اختیار کر کے اس سنت اور فضیلت کو ترک کر دیا ہے۔

(۳۵) عقوبت تارک صلوٰۃ: قصداً سستی کی وجہ سے بلا کسی عذر شرعی کے نماز نہ پڑھنے والے کو مارا جائے یہاں تک کہ لہولہان ہو جائے اور اس کے بعد قید کیا جائے آزاد نہ چھوڑا جائے اور اس کو سمجھایا جائے اور مارا جائے یہاں تک کہ نمازی ہو جائے یا قید ہی میں مر جائے یہ اس کی دنیوی سزا ہے اور اگر مسلمان مر گیا لیکن نماز نہ پڑھنے کا مجرم ہے تو آخرت میں اس کے لیے لمبی مدت کا عذاب ہے وہ جہنم کے ایک کنوئیں میں ڈالا جائے گا جس کا نام ہب ہب ہے جس میں جہنمیوں کی پیپ جمع ہوتی ہے اور وہ جگہ تارک صلوٰۃ کے لیے مقرر کی گئی ہے۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں ہے بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ یعنی آدمی اور کفر کے درمیان حد فاصل نماز نہ پڑھنا ہے۔ (رواہ احمد) حنفی مذہب کے مطابق اگر آدمی منکر نہیں ہے تو نماز نہ پڑھنے پر قتل نہ کیا جائے گا۔ شافعی مذہب میں اس کی سزا قتل ہے لیکن اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں قتل کیا جائے گا لیکن بموجب کفر عملی اس کی نمازِ جنازہ پڑھنی بھی جائز نہیں ہے۔

(۳۶) عقوبت تارک صوم: یہی حکم ماہ رمضان کے روزوں کا ہے اور مذہب حنفیہ میں جب تک فرضیت سے منکر نہیں مسلمان ہے محض ترک صوم

صلوٰۃ پر قتل جائز نہیں البتہ شدید سے شدید سزا جو مذکور ہے بتدریج دی جائے گی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ (طحاوی شرح مراقی الفلاح)

(۳۷) عقوبت مانع زکوٰۃ : امام اچھورانی رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ مانع زکوٰۃ پر ستر لعنتیں برستی ہیں اور یہودی پر ایک لعنت اور عیسائی پر بھی ایک ہی اور معراج قلیوبی میں ایک یہ حدیث بھی مندرج ہے کہ دن اور رات میں آسمان سے ستر لعنتیں نازل ہوتی ہیں اکہتر مانع زکوٰۃ پر اور ایک یہودی پر اور مانع زکوٰۃ جب مرجاتا ہے تو قیامت تک فرشتے اس کے لیے یہ لعنت لکھتے رہتے ہیں۔ (طحاوی)

(۳۸) عقوبت تارکِ حج : حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کے پاس بیت اللہ شریف کے آنے جانے کی استطاعت ہو اور وہ حج نہ کرے تو اللہ کو پروا نہیں خواہ وہ یہودی مرے یا نصرانی' اس لئے اللہ پاک فرماتا ہے کہ لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے اگر وہ آنے جانے کی طاقت رکھتے ہوں۔ (ترمذی) ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ باوجود استطاعت کے اگر مسلمان کو حاجت ظاہری جو شرعاً عذر ہو منع نہ کرے یا ایسا مرض مانع نہ ہو جس کی وجہ سے سفر کے قابل نہ ہو یا ظالم حاکم اس کو جانے سے منع نہ کرے اور پھر وہ حج کے لیے نہ جائے اس کی مرضی ہے یہودی مرے یا نصرانی۔ (ترغیب و ترہیب)

(۳۹) دُنیا فانی ہے اس کی ہر نعمت فانی ہے عاقل وہ ہے جس نے اس کے ساتھ دل نہ لگایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے' دُنیا اس کا گھر ہے جس کا دوسرا گھر نہیں' یعنی آخرت کا گھر اور اس کا مال ہے جسے عقل نہیں اس لیے کہ آدمی کا مال وہ ہے جو کھائے اور فنا کرے یا پہنے اور پرانا کرے یا اللہ کے لیے خرچ کرے تاکہ مرنے کے بعد کام آجائے' باقی تو وارثوں کا مال ہے۔

(۴۰) جب انسان مرجاتا ہے تو تین چیزیں قبر تک ساتھ جاتی ہیں۔ اہل و عیال' مال و دولت اور عمل۔ جب قبر میں رکھ دیتے ہیں تو اوّل دو واپس آ جاتے ہیں اور تیسرا قبر میں ساتھ جاتا ہے یعنی عمل اگر اعمال نیک ہیں تو قبر جنت بن جائے گی اور اگر بُرے ہیں تو دوزخ۔ اس لیے حدیث میں آیا ہے کہ قبر جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اگر عمل نیک ہوں۔ یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے اگر عمل بڑے ہوں۔

اب عاقل کو اختیار ہے اہل و عیال اور مال و دولت کی محبت اختیار کرے یا عمل صالح کی۔ اِعْمَلْ مَاشِئْتَ فَاِنَّکَ تُجْزٰی بِہٖ جو عمل پسند ہو کرو اس کا بدلہ ملے گا یا اللہ نیک عمل کی توفیق عنایت فرمایا۔ آمین۔

کام کی باتیں تو بے شمار ہیں لیکن ان چند ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے' اپنی اولاد کے لیے اور اپنے برادرانِ سلسلہ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لیے دُعا کرتا ہوں کہ یا اللہ جب تک حیات ہو شریعت کی حدود میں ہو اور جب موت آئے تو ایمان کاملہ کے ساتھ آئے' خاتمہ بالخیر ہو۔ (آمین)

وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

اِلٰھِیْ نَجِّنَا مِنْ کُلِّ ضَیْقٍ   بِجَاہِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ
وَھَبْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِہٖ قَرَارًا   بِاِیْمَانٍ وَّدَفْنٍ بِالْبَقِیْعِ

ختمات اولیاء

مقدمۃ الکتاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْمُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ وَالْمُتَخَلِّقِیْنَ بِاَخْلَاقِہٖ۔

امابعد! یہ خادم العلماء والفقراء (مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتھم) علماء کی جماعت میں تلمیذ کا مقام رکھتا ہے اور اہل اللہ و صلحاء کی جماعت میں ایک مبتدی کی حیثیت رکھتا ہے۔ نہ سرمایہ علم ہے نہ عمل۔ اس بے سرمائیگی و تہی دامانی کے باوجود بعض برادرانِ سلسلہ نے بار بار اصرار کیا کہ آپ چند ختمات لکھ کر اس کو شائع کریں تاکہ بوقت ضرورت ہم اس کو پڑھ لیا کریں اور بزرگانِ دین کے ختمات سے سعادت دارین حاصل کیا کریں۔ تو ان کے اصرار سے مجبور ہو کر اپنے برادرِ طریقت، عالم شریعت، متبع سنت مولوی عبدالاحد صاحب کو اس کارِ خیر میں اپنا معاون بنایا اور اللہ کے بھروسہ پر کام شروع کر دیا، اللہ پاک شرفِ قبول عطا فرمائے۔ آمین۔

ختمات مبارکات میں کچھ سورتیں اور کچھ آیتیں پڑھی جاتی ہیں علی سبیل الاختصار ان کے فضائل کو بھی بیان کیا گیا ہے اور بعض اسماء الٰہیہ اور ادعیہ ماثورہ ہیں، جن کے ترجمے کر دیئے گئے ہیں تاکہ شائقین ختمات کے ذوق و شوق میں مزید اضافہ ہو جائے۔

میرے مربی روحانی حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی نور اللہ مرقدہ و رحمہ اللہ رحمۃً کی کتاب ''دعوات فضیلہ'' میں جتنے ختمات موجود تھے سب کو اس کتابچہ میں جمع کر دیا اور اس کے پڑھنے کی تعداد بھی اس میں لکھ دی ہے۔ جو تعداد بزرگانِ دین

نے اپنے ختمات کے لیے مقرر کی ہے' اس کی رعایت بہت ضروری ہے۔ کمی سے تو قطعاً پرہیز کیا جائے ورنہ ختم نامکمل رہ جائے گا بلکہ ختم درحقیقت ختم ہی نہ ہوگا اور اگر زیادہ ہو جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ ختم تو پورا ہی ہو جائے گا اور زیادتی مزید ثواب کا باعث بنے گی لیکن تعداد مقررہ کے مطابق ہی پڑھنا افضل ہے۔

آج کل ختمات کے پڑھنے میں بعض حضرات طبیعتوں کے مطابق کمی بیشی کرتے ہیں جو کہ طریقہ منقولہ سلف صالحین کے موافق نہیں ہوتا لہٰذا میں نے ختمات کو اس طریقہ پر لکھا ہے جس طرح میں نے اپنے والد روحانی حضرت مدنی قدس سرہٗ سے سنا اور سیکھا ہے اور وہ بعینہٖ سلف صالحین کے طریقے پر تھے۔

آخر میں قارئین کرام سے یہ التماس ہے کہ اس عاجز کو بھی ختمات کے بعد دعاؤں میں شامل رکھیں اور اپنی دعاؤں میں یاد فرمایا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری حیاتِ مستعار شریعت مطہرہ کے موافق رکھے اور خاتمہ ایمان کامل پر ہو اور حشر رسول اکرم ﷺ کے لواء حمد کے نیچے ہو۔ آمین' رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ○ اٰمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ○

الملتمس

فقیر حقیر محتاج دُعا

سیّد عبداللہ شاہ غفرلہ

یکم رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

فضائل بسم اللہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ بِاسْمِ اللّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ۔

جناب رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کام قابل اہتمام ہو اور اس کی ابتداء بسم اللہ سے نہ کی جائے تو وہ بے برکت و ناتمام ہوتا ہے۔

اِس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اُتری ہے کہ وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سوا کسی اور نبی پر نہیں اُتری (یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اُتری، بادل مشرق کی سمت چلے، ہوائیں ساکن ہوگئیں، سمندر ٹھہر گئے، جانور ہمہ تن گوش ہو کر متوجہ ہوئے، شیاطین پر آسمان سے شعلے برسے، پروردگار عالم نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر فرمایا "جس چیز پر میرے یہ نام لیے جائیں گے اُس میں ضرور برکت ہوگی۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہنم پر اُنیس فرشتے بحیثیت داروغہ مامور

ہیں جیسا کہ آیت عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ میں ذکر ہے کہ دوزخ پر انیس فرشتے مقرر ہیں، جو شخص ان کی گرفت سے بچنا چاہیے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو پڑھ لیا کرے کہ اس کے بھی انیس حرف ہیں تو ہر حرف ایک فرشتے سے بچاؤ بن جائے گا۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۶)

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اُس شخص کا وضو کامل نہیں ہوا جس نے بسم اللہ پڑھ کر وضو شروع نہ کیا۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (مشکوٰۃ ص ۱۴۸)

نبی کریم ﷺ جب میت کو قبر میں اُتارتے تو یہ فرماتے تھے "اللہ کے نام سے تجھے قبر میں رکھا اور اللہ کو تمہیں سونپا اور ملت رسول اللہ کے ساتھ تمہیں یہاں سپرد و حوالہ کیا۔"

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

(مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی آغوش تربیت میں اُس وقت

داخل ہوا جبکہ میں چھوٹا سا تھا (ایک دفعہ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا) اور میرا ہاتھ پلیٹ میں اِدھر اُدھر جاتا تھا تو حضور ﷺ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا "بسم اللہ پڑھ، دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔"

بسم اللہ کے فضائل و برکات و خاصیات بے شمار ہیں جنہیں علماء کرام و بزرگان دین نے اپنی کتابوں میں تفصیلاً بیان فرمایا ہے اور اس مختصر رسالے میں یہ "مشت نمونہ از خروار ہیں" اور اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ خداوند کریم نے اپنے کلام پاک کا افتتاح بسم اللہ سے کیا ہے اور پھر ہر سورت کا افتتاح بھی بسم اللہ سے ہے اور ابتداء وحی میں بھی ارشاد فرمایا ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ اپنے رب کا نام لے کر پڑھ جس نے عالم کو پیدا کیا ہے۔

ان فضائل کی بنا پر جناب رسول اللہ ﷺ نے اُمت کو آگاہ کیا کہ ہر اچھے کام کی ابتداء بسم اللہ سے کرو، مثلاً کھانا، پینا، لکھنا، پڑھنا، گھر سے نکلنا، واپس آنا، وضو کرنا یہاں تک کہ وفات کے وقت بھی بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب فرمائی ہے۔

فضائل سورۂ فاتحہ[عہ]

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی۔

اس لیے سورۂ فاتحہ ہر نماز میں پڑھنا واجب ہے۔ لیکن اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو امام کا پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے جیسا کہ حدیث میں یہ آیا ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ کَیْفَ تَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَرَأَ اُمَّ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا اُنْزِلَتْ فِی التَّوْرَاۃِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ وَلَا فِی الزَّبُوْرِ وَلَا فِی الْفُرْقَانِ مِثْلُھَا وَاِنَّھَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ اُعْطِیْتُہٗ۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ ص ۱۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی۔ حضور ﷺ نے (سن کر

عہ یہ سورت اپنی بیشمار برکات واثرات کے اعتبار سے مختلف ناموں سے موسوم ہے جن میں سے چند نام یہ ہیں شفاء۔ واقیہ۔ اُم الکتاب۔ سبع مثانی جیسا کہ عنقریب روایات میں آتا ہے

بہت خوش ہوئے) فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس جیسی سورۃ نہ توراۃ میں نازل ہوئی ہے نہ انجیل میں نہ زبور میں بلکہ خود قرآن میں بھی اس کا مثل نہیں۔ یہ سات آیتیں ہیں جنہیں بار بار پڑھا جاتا ہے اور (جامعیت کے لحاظ سے) یہ سورت ہی قرآنِ عظیم ہے۔

وَعَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۹)

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفا ہے۔

تشریح خواہ مرض ظاہری ہو یا باطنی، شرک فی العبادۃ، غیراللہ سے استعانت، غضب خداوندی، گمراہی وغیرہ یہ امراض باطنی ہیں ان کے لیے بھی سورۂ فاتحہ میں شفاء ہے اور ظاہری بیماری کے لیے بھی شفا ہے جیسا کہ کتب حدیث میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ ایک دفعہ حضرات صحابہ کی ایک جماعت کسی مہم پر جا رہی تھی کہ راستہ میں ان کا گزر ایک چشمہ پر ہوا (عموماً ایسی جگہ آبادی ہوتی تھی) تو وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک شخص صحابہ کے پاس آیا اور کہا کہ کیا تم لوگ جھاڑ پھونک جانتے ہو؟ کیونکہ اس آبادی میں ایک شخص ہے جسے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ ان صحابہ میں سے ایک شخص اس کے ساتھ چلا گیا اور مریض کے پاس پہنچ گیا اور کچھ معاوضہ طے پایا۔ چنانچہ اُنہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کی اور جھاڑتے رہے حتیٰ کہ وہ مریض اچھا ہو گیا۔

حسب معاہدہ اُنہوں نے ان صحابی کو چند بکریاں دیں اور وہ اُنہیں لے کر اپنے ساتھیوں کی طرف آئے تو اُنہوں نے ان کے اس کام کو اچھا نہیں سمجھا اور اعتراض

کر کے کہنے لگے کہ تم نے کتاب اللہ کو پڑھ کر اور دم کر کے عوض وصول کیا یہ تم نے اچھا نہیں کیا یہاں تک کہ مدینہ واپس آئے اور یہ سارا واقعہ حضور ﷺ کے سامنے بیان کیا کہ اس نے کتاب اللہ پر معاوضہ وصول کیا ہے۔ حضور ﷺ نے تسلی دے کر فرمایا کہ جن چیزوں پر تم اجرت لیتے ہو ان سب میں کتاب اللہ اس کی زیادہ مستحق ہے کہ اس پر اجرت وصول کی جائے اور حضور ﷺ نے ان کی تطییب قلب کے لیے فرمایا کہ اسے تقسیم کرو اور میرا بھی اس میں حصہ لگا دو۔

مشائخ کے اعمال مجرب میں لکھا ہے کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ہے۔ ہر مطلب کے لیے پڑھنی چاہیے۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ اول یہ کہ صبح کی سنت اور فرض کے درمیان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی میم کے ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا لام ملا کر اکتالیس بار چالیس تک دن پڑھیں اس کی برکت سے جو بھی جائز مطلب ہوگا انشاء اللہ حاصل ہوگا اور اگر کسی مریض یا جادو کئے ہوئے کے لئے ضرورت ہو تو اسی طرح اکتالیس بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو پلائیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نو چندی اتوار کو صبح کی سنت اور فرض کے درمیان (بلا قید میم ملانے کے) ستر بار پڑھے اور اس کے بعد ہر روز اسی وقت پڑھے اور ہر دن دس دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتہ ختم ہو جائے۔ اول مہینہ میں اگر مطلب پورا ہو جائے تو فبہا ورنہ دوسرے تیسرے مہینے میں اسی طرح پڑھے۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

(از: فضائل القرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

فضائل سورۂ الم نشرح

سورہ والضحیٰ اور سورۂ الم نشرح دونوں میں حق تعالیٰ نے حضور ﷺ پر انعامات جلیلہ عظیمہ کا ذکر فرمایا ہے (چنانچہ شان نزول والضحیٰ سے ظاہر ہے کہ وحی چند دنوں تک موقوف رہی تھی اور کفار طعنہ دینے لگے کہ وَدَّعَہٗ رَبُّہٗ کہ محمد ﷺ کو اس کے رب نے چھوڑ دیا۔ ان کے ان طعنوں نے حضور ﷺ کے قلب اطہر پر بڑا اثر چڑا اس کے بعد یہ سورتیں نازل ہوگئیں جس کے پڑھنے کے بعد حضور ﷺ یہ پڑھا کرتے تھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اور اب بھی اس سورت سے لے کر والناس تک ہر پڑھنے والے کے لیے یہ پڑھنا مستحب ہے) سورۂ والضحیٰ میں کفار کے طعنہ کا جواب اور دیگر ظاہری نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے اور اَلَمْ نَشْرَحْ میں انعامات باطنیہ' روحانیہ کا ذکر فرمایا ہے جیسا کہ ترجمہ سے ظاہر ہے اور ان ساری نعمتوں میں شرح صدر بڑی نعمت ہے جس سے نعمتوں کا ذکر شروع ہوا' ظاہر ہے کہ تمام کمالات کا منبع و مرکز قلب ہے اور قلب میں کمالات تمام کے تمام اس وقت تک نہیں سما سکتے جب تک کہ اس میں وسعت و انشراح نہ ہو۔ حق تعالیٰ نے حضور ﷺ کو روحانی طور پر شرح صدر عطا فرمایا تھا کہ علوم اولین و آخرین حضور ﷺ کے قلب اطہر میں جمع کر ڈالے اور ظاہری طور پر حضور ﷺ کا سینہ مبارک کئی دفعہ چاک کیا گیا' بچپن میں' نوجوانی میں' ابتداء نبوت کے وقت' اسراء کے وقت' تاکہ ظاہری شرح صدر باطنی شرح صدر کیلئے مقدمہ و تمہید بن جائے۔

بچپن میں شرح صدر کی غرض یہ تھی کہ بچوں کا شوق کھیل کود اور نازیبا حرکات کا ہوا کرتا ہے تو اس شرح صدر سے اس کا مادہ قلب سے نکالا گیا۔ نوجوانی میں خواہشات اور شہوات کا غلبہ ہوتا ہے اس دفعہ اس کا مادہ نکالا گیا اور دل کو حکمت و

ایمان سے بھر دیا گیا۔ ابتداء نبوت میں بایں وجہ تاکہ کارِ نبوت کا تحمل آسان ہو جائے۔ معراج کے وقت چونکہ عجائبات سماوی' دیدارِ خداوندی' انتہائی قرب حق (جس کی تعبیر ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی سے کی گئی)اور ہمکلامی حق تعالیٰ جس کے لیے بڑی روحانی قوت کی ضرورت تھی اس لیے شرح صدر کیا گیا اور قلب کو اسرارِ خداوندی کے برداشت کرنے کے لیے قوت عطا ہوئی تو جو کچھ سنا یا دیکھا سب کو حضور ﷺ نے اپنے قلب اطہر میں محفوظ رکھا۔

چونکہ بزرگانِ دین کا مطمح نظر کمالات روحانیہ' باطنیہ ہوا کرتے ہیں اس لیے اپنے ختمات خواجگان میں اَلَمْ نَشْرَحْ کو اختیار کیا ہوا ہے اور سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ کے پڑھنے سے پڑھنے والے کو ایک قسم کا روحانی شرح صدر اور مشکلات میں سہولت بھی نصیب ہو جاتی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو جب خلعت رسالت عطا کی گئی تو بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوئے رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ کہ بارِ الٰہ! میرے سینے کو کھول دے تاکہ بارِ نبوت و رسالت کا تحمل کر سکے اور علوم کے لیے میرے سینے میں وسعت عطا فرما اور اس کے ساتھ میرے کام کو میرے لیے آسان فرما' تو یہ اتنی بڑی نعمت ہوئی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کے لیے دُعا مانگی جو قبول ہوئی اور نبی کریم ﷺ کو حق تعالیٰ نے امتناناً بے مانگے تین مرتبہ یہ نعمت عطا فرمائی۔

موسیٰ علیہ السلام نے جب دیدارِ الٰہی کے لیے سوال کیا' جواب ملا لَنْ تَرَانِیْ کہ دنیا

سے اور یہ حکم ہوا کہ اِذْهَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی کہ فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ بڑا سرکش ہوا ہے اور اسے تبلیغ کرو۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دُعا مانگی؛ چنانچہ حق تعالیٰ نے یہ دُعا قبول فرمائی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دربارِ شاہی میں تمام ارا کین دولت کے سامنے علی الاعلان تبلیغ شروع کی

میں سر کی آنکھوں سے مجھے نہیں دیکھ سکتے اور جناب رسول اکرم ﷺ کو اللہ پاک نے شب معراج میں بلا کر اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔ حق یہ ہے کہ

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نہ اللہ کے ساتھ الوہیت میں کوئی شریک ہے' نہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مقام عبدیت و رسالت میں کوئی مثیل ہے۔ یہ شرح صدر جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے ثابت ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی اُمت کے لیے متابعت آنحضرت ﷺ ثابت ہے جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ پس وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے قبول کرنے کے لیے کھول دیا ہے اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک عظیم نور پر فائز ہے تو وہ اور فاسق برابر نہیں۔ (جلالین)

فضائل سورۂ اخلاص

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مُسَيَّبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهٗ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذًا لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ (مشکوۃ ص ۱۹۵)

سعید بن مسیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ گیارہ مرتبہ پڑھی تو اس کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک کوٹھی تعمیر کی جائے گی اور جس نے اس سورت کو بیس مرتبہ پڑھا تو اُسے دو کوٹھیاں اس کے بدلے میں تیار کر کے دی جائیں گی اور جس نے اس سورت کو تیس مرتبہ تلاوت کیا تو اُسے تین کوٹھیاں اس کے اجر میں دی جائیں گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اب تو ہم کثرت سے کوٹھیاں جنت میں حاصل کریں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ہاں بڑی وسعت ہے کسی چیز کی کمی نہیں۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّۃُ (مشکوٰۃ ص ۱۸۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے سنا تو فرمایا کہ واجب ہوگئی یعنی مل گئی۔ میں نے عرض کیا، کیا چیز واجب ہوگئی؟ فرمایا جنت (واجب ہوگئی۔)

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَۃَ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّکَ اِیَّاهَا اَدْخَلَکَ الْجَنَّۃَ (مشکوٰۃ ص ۱۸۵)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی، اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اس سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سے محبت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس سورت سے محبت کرنا تمہیں جنت میں لے جائے گا۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَأَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ (مشکوٰۃ ص ۱۸۵)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک رات میں ایک تہائی قرآن پڑھ لو؟ یہ بات صحابہ کو دشوار معلوم ہوئی، عرض کیا کہ ہر ایک میں اتنی طاقت کہاں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سنو! سورۃ اخلاص تہائی قرآن ہے (باعتبار

ثواب کے)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّۃً قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْہُ ذُنُوْبُ خَمْسِیْنَ سَنَۃً اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔ مشکوٰۃ ۱۸۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ہر روز قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کو دو سو مرتبہ پڑھتا رہے تو حق تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمائیں گے الا یہ کہ اس پر قرض ہو (تو اس کے لیے پھر یہ بات نہیں کیونکہ قرض حق العباد ہے اور اس کا ادا کرنا لازمی ہے)

اِس سورت مبارکہ کی یہ فضیلت اِسی وجہ سے ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے اور شرک کی نفی ہے جو دین کا سب سے اہم عقیدہ ہے اور اِسی بنا پر اس سورت کا نام سورۂ اخلاص ہے۔ بعض اہل اللہ کا معمول ہے کہ ان فضائل کو دیکھ کر نماز تہجد کی اوّل رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پانچ دفعہ پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں چار مرتبہ پڑھتے ہیں، سلام پھیرنے کے بعد دوگانہ، تہجد کی نماز اس طرح پڑھتے ہیں کہ اوّل رکعت میں تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے ہیں جس کا مجموعہ پندرہ ہوا، تو حدیث نمبرا پر بھی عمل ہوا اور حدیث نمبر۳ پر بھی عمل ہوا کہ انشاء اللہ پانچ ختمات قرآن کا اجر بھی مل جائے گا۔

معلوم ہونا چاہئے کہ ختم خواجگان میں تسمیہ، فاتحہ، سورۂ الم نشرح، سورۂ اخلاص، سب پڑھی جاتی ہیں اور درود شریف اوّل و آخر ہر ختم کے ساتھ پڑھا جاتا ہے (فضائل و برکات درود شریف سے سب ہی واقف ہیں) تو ختم خواجگان کا پڑھنے والا یہ تمام برکات و فضائل حاصل کرے گا۔

ختم خواجگان کے ساتھ دیگر بزرگان دین کے

ختمات شریف کے مختصر فضائل

(۱) ختم حضرت محبوب سبحانی غوث الثقلین

الشیخ السید عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی قدس سرہ العزیز

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

کافی ہے ہمارے لیے اللہ اور وہ بہترین کارساز ہے۔

فضائل: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ کلمات اُس وقت پڑھے تھے جب اُنھیں آگ میں ڈالا جا رہا تھا اور بخاری کی ایک روایت کے مطابق یہ آخری کلمات تھے جب آگ میں ڈالے گئے۔

منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود منجنیق میں بٹھا کر آگ میں ڈال رہا تھا تو جبریل امین آکر عرض کرنے لگے یَا خَلِیْلَ اللّٰہِ اَلَکَ حَاجَۃٌ ''کہ اے اللہ کے خلیل کیا تمہیں میری مدد کی ضرورت ہے؟'' تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اَمَّا اِلَیْکَ فَلَا کہ آپ کی مدد کی مجھے کوئی ضرورت نہیں تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا' پھر اللہ سے سوال کرو! تو فرمایا عِلْمُہٗ بِحَالِیْ حَسْبِیْ عَنْ سُؤَالِیْ کہ اللہ کا علم میرے اس حال پر سوال کرنے سے مجھے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اللہ' اللہ کیسے

مقام توکل پر فائز تھے اِدھر نمرود نے آگ میں ڈالا اور اُدھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھا تو اللہ کی طرف سے حکم آیا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ کہ اے آگ! ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ' کفار نے ان کو جلانا چاہا مگر ان کلمات کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے بال بال بچالیا اور آگ کو گلزار بنا دیا اور کفار و نمرود ذلیل و رسوا ہوئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو جب کفار کے لشکر کی بدرِ صغریٰ کے موقع پر جھوٹی خبر پہنچی تو آپ' اور صحابہ نے یہ کلمات پڑھے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہ اللہ پاک ہمارے لیے کافی ہے اور اللہ بہتر کارساز ہے۔ کفار کی کثرت سے ہم نہیں ڈرتے۔ ان کلماتِ مبارکہ کو پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ بدرِ صغریٰ پر تشریف لے گئے اور ابوسفیان کے دل میں اللہ نے رعب ڈالا اور میدانِ جنگ میں اُسے پہنچنے کی ہمت نہ ہوئی۔

چونکہ بدرِ صغریٰ پر بازار لگتا تھا تو صحابہ نے مالِ تجارت خرید کر بڑے منافع حاصل کیے اور خیریت و عافیت کے ساتھ مدینہ طیبہ واپس تشریف لائے۔ اللہ کی رضا مندی بھی حاصل ہوگئی اور سلامتی کے ساتھ مالی منافع بھی حاصل ہوئے' یہ ان کلمات کی برکت تھی جو ظاہر ہوئی۔ گویا ہم خرما ہم ثواب ہم مدینہ و ہم کباب۔

ابن مردویہ کی حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پر بہت بڑا کام (یعنی مشکل) آ پڑے تو یہ مبارک کلمات پڑھا کرو۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا باقی ازواجِ مطہرات پر فخر کرتی تھیں کہ میرا نکاح حق تعالیٰ نے خود کیا ہے جب کہ باقی ازواجِ مطہرات کا نکاح اُن کے اولیاء نے کر رکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری برأت و پاکدامنی کی آیتیں اللہ پاک نے قرآن

حکیم میں نازل فرمائی ہیں جو رہتی دنیا تک پڑھی جاتی رہیں گی۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان کی فضیلت مان گئیں، پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا' یہ تو بتاؤ کہ صفوان بن معطل کے اونٹ پر سوار ہوتے وقت آپ نے کیا پڑھا تھا؟ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا کہ آپ نے ایمان والوں کا کلمہ پڑھا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کلماتِ مبارکہ کی برکت سے حق تعالیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برأت کی آیتیں نازل فرمائیں۔ یہ سب روایات تفسیر ابن کثیر سے لی گئی ہیں۔

ہدایت : قارئین کو معلوم ہونا چاہئے کہ حَسْبِیَ اللّٰہُ صیغہ اِفراد کے ساتھ پڑھے یا حَسْبُنَا اللّٰہُ صیغہ جمع کے ساتھ پڑھے مقصد ایک ہے۔

(۲) ختم خواجۂ خواجگان حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبندی قدس سرہ

یَا خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ

اے وہ ذات جو مخفی مہربانیوں کی مالک ہے ڈھانپ لیجئے ہمیں اپنی پوشیدہ مہربانیوں میں۔

(یاد رہے کہ اَدْرِکْنَا جمع کے ساتھ اَدْرِکْنِیْ افراد کے ساتھ دونوں صحیح ہیں۔)

تشریح لطف اور لطیف دونوں کا معنی ایک ہے اور لطیف' اللہ تعالیٰ کا اسم صفاتی ہے اور لطیف دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ ایک بڑی مہربانی والا جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ

اللہ پاک اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق عطا
کرتا ہے اور وہ بڑی طاقت والا اور بڑا غالب ہے۔

اور دوسرا بمعنی بہت باریک بین کے آتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ۔

کسی کی آنکھ اللہ کو دیکھ نہیں سکتی (یعنی دنیا میں) اور وہی ذات
دیکھتی ہے ہر کسی کی آنکھ کی حرکت اور وہ بہت باریک بین اور
باخبر ہے۔

جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ۔

جانتا ہے اللہ آنکھ کی خیانت کو (یعنی گوشہ چشم سے بھی کسی کو
ناجائز نگاہ سے دیکھے) تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے (اور
قیامت میں اس پر مواخذہ فرمائے گا) اور جانتا ہے ہر اُس بھید کو
جسے دل کی گہرائیوں میں آدمی چھپالیتا ہے۔

چونکہ حضرت خواجہ نقشبند بخاری قدس سرہٗ کا سلسلہ نقشبندیہ تھا اور اس سلسلہ کا نام ان کی نسبت کی وجہ سے نقشبندیہ مشہور ہوا اور سلسلہ نقشبندیہ میں اشغال مراقبات سب کی بنیاد اخفاء پر ہے اس لیے انہوں نے اپنے ختم کی ابتداء لفظ خفی سے کی اور صفاتِ خداوندی میں سے اس صفت کو لے لیا جس میں انتہائی پوشیدگی اور باریک بینی ہے تو حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ختم میں وہ کلمات دعائیہ لے لیے جن کے ساتھ ان کے اذکار و اشغال کی پوری مناسبت ہے یعنی ان کے سلسلہ کے اذکار و اشغال بھی خفی ہیں اور کلمات دعائیہ میں وہ لفظ پسند کیا جس کے معنی میں نہایت پوشیدگی ہے۔

بسا اوقات انسان حصول مقاصد و حل مشکلات میں پریشان ہوتا ہے اور حل کے لیے اسے کوئی راستہ نہیں ملتا اور اسی کشمکش اور ناامیدی کے عالم میں رہتا ہے کہ اچانک رحمت خداوندی پہنچ جاتی ہے اور تمام مشکلات کافور ہو جاتی ہیں اور فضا بالکل صاف دکھائی دینے لگتی ہے اور مقاصد میں کامیابی یقینی نظر آنے لگتی ہے جیسا کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

اَلَا لَا یَجْاَرَنَّ اَخُ بَلِیَّۃٍ ☆ فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّۃٌ

خبردار فریاد نہ کرے کوئی مصیبت زدہ اپنی مصیبت پر کیونکہ خدا کے پاس چھپی ہوئی مہربانیاں ہیں۔

تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے سارے مصائب ختم کر دے گا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ۔

(۳) ختم حضرت سید رضی الدین المعروف

خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ

یَا بَاقِیُ اَنْتَ الْبَاقِیْ

اے وہ ذات جو ہمیشہ کیلئے باقی رہنے والی ہے اور فنا تیرے لیے محال ہے۔

آپ ہی باقی رہیں گے باقی سب کچھ فنا ہو جائے گا بموجب کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ جو کچھ زمین پر ہے وہ سب فنا ہو جائے گا۔ کُلُّ مَا فَوْقَ التُّرَابِ تُرَابٌ ہر وہ چیز جو اس زمین پر رہتی ہے وہ

سب مٹی ہو جائے گی) اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو مالک ہے عظمت و بزرگی کا۔

ولی پر دو حالتیں وارد ہوتی ہیں۔ ایک فنا کی' دوسری بقا کی۔ فنا کے معنی ہیں کہ صفاتِ بشریہ' مقتضیاتِ انسانیہ فنا ہو جائیں اور مقام بقا یہ ہے کہ انسان متخلق باخلاق اللہ ہو جاتا ہے مثلاً اس کا کھانا پینا' تمام بشری تقاضے حکم الٰہی کے تابع ہو کر رہ جاتے ہیں جس کو حدیث قدسی میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ میں اس کا ہاتھ' پیر بن جاتا ہوں۔

چونکہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ اس مقام رفیع پر اللہ کے فضل سے پہنچ گئے تھے اور باقی باللہ مشہور ہوئے تھے تو اپنی بقائیت کو جو امر حادث تھا اس کی نفی فرمائی اور بقاء حقیقی جو ذات واجب الوجود کے لیے تھی اس کا اقرار کیا اور وہی کلمات جو اس مقام کی طرف اشارہ کر رہے ہیں ارشاد فرمائے۔ لہٰذا فرمایا یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ۔

(۴) ختم حضرت امام ربانی منور و مجدد الف ثانی

الشیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

نہیں ہے طاقت کسی بشر کو گناہ سے بچنے کی اور نہیں ہے طاقت کسی بشر کو اچھے کام کرنے کی مگر صرف اللہ پاک کے فضل سے۔

فضائل:

عَنْ مَكْحُوْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُوْلٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنَاهَا الْفَقْرُ (رواہ الترمذی)

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنت کے خزانے میں سے ہے۔ مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ پڑھا تو اللہ تعالیٰ ستر دروازے تکلیف کے اس سے ہٹا دے گا جس میں ادنیٰ درجہ کی تکلیف تنگ دستی ہے۔

بعض روایات میں لَا مَلْجَاَ کا اضافہ ہے یعنی لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ نہیں کوئی پناہ کی جگہ اور نہ نجات کی اللہ سے، سوائے اللہ کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ۔ (بیہقی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے ہلکی بیماری تکلیف اور پریشانی ہے۔

(۵) ختم حضرت عُرْوَةُ الْوُثْقٰی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کوئی حاکم نہیں سوائے تیرے' تو بے عیب ہے' میں تھا گناہگاروں سے۔ (معارف القرآن)

عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِی النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ لَمْ یَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهٗ۔

(رواہ احمد)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مچھلی والے پیغمبر کی دُعا (یعنی حضرت یونس علیہ السلام کی) جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے' یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ جس مقصد کے لیے کوئی مسلمان اس کو پڑھے گا اللہ پاک اس کی دُعا قبول فرمائے گا۔ (رواہ احمد' ترمذی' مشکوٰۃ ص ۲۰۰) اور دلیل اس کی

خود آیت کریمہ میں موجود ہے۔ ارشاد ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ۔

تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور مصیبت سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنین کو نجات دیتے ہیں۔

یہ کلمات طیبات ایک آیت کا آخری حصہ ہیں جن کو حضرت یونس بن متی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہ ایزدی میں مچھلی کے پیٹ سے پیش کیا تھا۔ مختصراً واقعہ یوں ہے کہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اہل نینوئی (یہ ایک شہر کا نام ہے جو کہ موصل کے قریب تھا) کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ انہوں نے قوم کو اللہ کی توحید اور عبادت کی طرف دعوت دی مگر قوم نے قبول نہیں کی۔ آپ نے ان کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور کہا کہ تین دن کے اندر تمہارے اوپر اللہ کا عذاب آجائے گا اور تم ہلاک ہو جاؤ گے یہ کہہ کر یونس علیہ السلام (بے خیالی میں) ان نافرمانوں کی بستی سے بغیر اللہ کے حکم کے نکل گئے اور تین دن تک اُن پر عذاب کا انتظار کیا۔

اِدھر جب قوم پر آثار عذاب کے ظاہر ہوئے تو تمام چھوٹے' بڑے یہاں تک کہ جانوروں کو بھی ساتھ لے کر بستی سے باہر نکل گئے اور آہ و زاری' عاجزی و انکسار کے ساتھ خالص توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف کیا اور عذاب ٹال دیا۔

حضرت یونس علیہ السلام نے جب دیکھا کہ قوم پر سے عذاب ٹل گیا تو ان کو احساس ہوا کہ اب تو وہ اُن کی نظروں میں جھوٹے ہو جائیں گے تو اپنے اجتہاد کی بناء پر (بغیر اللہ کی اجازت کے) آگے چلے گئے۔ راستے میں دریا تھا' کشتی میں سوار ہو گئے۔ بوجہ زیادتی بوجھ کے کشتی ڈوبنے لگی۔ چنانچہ ملاح نے آواز دی کہ وزن کم کرنے کے لیے ایک آدمی کو دریا میں پھینکنا چاہیے ورنہ تو سب لوگ ڈوب جائیں گے۔

الغرض قرعہ ڈالا گیا' یونس علیہ السلام کا نام نکلا' اُن کی صلاحیت اور زہد و تقوی کو دیکھ کر کشتی والے اُن کو دریا میں پھینکنے پر راضی نہیں ہوتے تھے چنانچہ دوسری مرتبہ اور پھر تیسری مرتبہ قرعہ ڈالا گیا لیکن ہر بار اُنہی کے نام پر قرعہ نکلتا رہا۔ چنانچہ وہ خود دریا میں کود گئے۔ اِدھر اللہ کے حکم سے ایک بہت بڑی مچھلی نے منہ کھول کر یونس علیہ السلام کو اپنا لقمہ بنایا۔ فرمانِ خداوندی پہنچ گیا کہ اے مچھلی یہ میرا نبی ہے۔ یہ تیرا لقمہ نہیں ہے بلکہ تیرا پیٹ اس کے لیے جیل خانہ ہے۔ چنانچہ مچھلی آپ کو لے کر سمندر کی تہ میں پہنچ گئی۔

ایک روایت کے مطابق چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے اور ان دنوں میں ان کی غذا اللہ کا ذکر تھا جیسا کہ فرشتوں کی غذا تسبیح' تہلیل اور تحمید ہوتی ہے اور سمندر کی تہ میں مچھلیاں اور سنگریزے وغیرہ ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی تھی اور یونس علیہ السلام بھی ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ جب قبولیت کا وقت آ گیا تو تین اندھیروں کے اندر (ایک رات کا اندھیرا' دوسرا مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا اور تیسرا سمندر کی تہ کا اندھیرا) پکار اُٹھے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں آپ کی دُعا قبول ہو گئی چنانچہ مچھلی نے آپ کو اللہ کے حکم سے دریا کے کنارے خشکی پر پھینک دیا' اس کے اور بھی واقعات دوسری آیتوں میں مذکور ہیں خوف طوالت کی وجہ سے ان کو چھوڑا جاتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہو گیا کہ:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ

پھر سن لی ہم نے اس کی فریاد اور بچا دیا اس کو اس دم گھٹنے اور تکلیف سے اور یونہی ہم بچا دیتے ہیں ایمان والوں کو۔

یعنی جس طرح ہم نے یونس علیہ السلام کو غم اور مصیبت سے نجات دی اسی طرح ہم سب مؤمنین کے ساتھ یہی معاملہ کرتے ہیں جبکہ وہ صدق دل و اخلاص کے ساتھ

ہماری طرف متوجہ ہوں اور ہم سے معافی مانگیں۔

اس آیت کریمہ کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہیں منجملہ ان کے ایک یہ حدیث بھی ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں خُدا کا وہ نام جس سے اُسے پکارا جائے تو قبول فرمائے اور جو مانگا جائے وہ عطا فرمائے وہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی دُعا میں ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ وہ دُعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے ہی خاص تھی یا تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ فرمایا' ان کے لیے خاص اور تمام مسلمانوں کے لیے عام' جو بھی یہ دُعا کرے۔ کیا تو نے قرآن میں نہیں پڑھا کہ ہم نے اُس کی دُعا قبول فرمائی' اُسے غم سے چھڑایا اور اسی طرح ہم مومنوں کو چھڑاتے ہیں۔ پس جو بھی اس دُعا کو کرے اُس سے اللہ کا قبولیت کا وعدہ ہو چکا ہے۔ (ابن کثیر)

ابن ابی حاتم میں ہے کہ کثیر بن سعد فرماتے ہیں' میں نے امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ ابوسعید! خُدا کا وہ اسم اعظم کہ جب اس کے ساتھ اس سے دُعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جب اس کے ساتھ اس سے سوال کیا جائے تو عطا فرمائے کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ برادر زادے کیا تم نے قرآن کریم میں خُدا کا فرمان نہیں پڑھا' پھر آپ نے یہی دو آیتیں تلاوت فرمائیں اور فرمایا سمجھیے یہی خُدا کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب اس کے ساتھ دُعا کی جائے وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ساتھ اس سے مانگا جائے وہ عطا فرماتا ہے۔ (ابن کثیر)

چونکہ اسم اعظم کے لیے دوسری روایات بھی ہیں۔ کسی میں صرف اسم اَللّٰہُ کو اسم اعظم کہا گیا ہے' کسی میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کو اسم اعظم کہا گیا ہے اور بعض روایات میں یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کو اسم اعظم کہا گیا ہے۔ تو یہ عاجز ختمات میں کبھی کبھی اپنے ذوق کے مطابق ان سب کو جمع کرتا ہے اور ایک مرتبہ اس طریقہ

سے پڑھتا ہے۔

اَسْئَلُکَ بِاللّٰہِ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور

پھر صرف آیت کریمہ کو ۵۰۰ مرتبہ پورا کرتا ہے اور پانچ سو پورا ہونے کے بعد

فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ

پڑھتا ہے اور ان اسماءِ مبارکہ کو صاحب دلائل نے بھی اپنی دلائل میں جمع کیا ہے۔

اِس آیت کے ختم کو آیت کریمہ کا ختم کہتے ہیں اور یہ حصول مقاصد کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ اس کے ختم کے مختلف طریقے ہیں کوئی سوا لاکھ پڑھتے ہیں، کوئی پچیس ہزار پڑھتے ہیں، کوئی گیارہ ہزار پڑھتے ہیں، کوئی پانچ سو۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف "اَلْقَوْلُ الْجَمِیْلُ" میں آیت کریمہ کے ختم کے لیے تین تعداد تحریر فرمائی ہیں۔ یعنی سوا لاکھ بار یا بارہ ہزار بار یا بارہ سو بار۔ ہمارے مشائخ نے پانچ سو بار تعداد مقرر کی ہے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو کی تعداد ہی کو اختیار کیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کے لیے آسانی ہو۔

بہرحال حسب موقع و حسب ضرورت جس تعداد میں مناسب ہو ختم پڑھ لیا جائے، انشاء اللہ مشکلات کے لیے اکسیر ثابت ہوگا اور بے حساب خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

(۶) ختم حضرت حبیب اللہ الشہید مرزا جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

اے زندہ ذات، اے تھامنے والے ہر چیز کو اپنی قدرتِ کاملہ کے ساتھ، تیری رحمتوں کے سہارے اپنی فریاد پیش کر رہا ہوں۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا کَرَبَہٗ اَمْرٌ
یَقُوْلُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

(رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب
کسی بات میں پریشانی ہو جاتی تو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ
بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھا کرتے تھے۔

جاننا چاہیے کہ اسم اعظم کے متعلق مختلف روایات موجود ہیں جو کتب میں مذکور ہیں ان میں سے ایک روایت ان اسماء مبارکہ کے متعلق بھی موجود ہے کہ یہ اسم اعظم ہے جیسا کہ مفسرین نے اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ میں ذکر فرمایا ہے۔

(۷) ختم حضرت عبداللہ شاہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجدد المأۃ ثالث عشر رحمۃ اللہ علیہ

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ

اے معبود برحق' اے ہر رزق کھانے والے کو رزق پہنچانے والے دنیا میں' اے مومنوں کو بخشنے والے عقبیٰ میں' اے زیادہ رحم کرنے والی ذات ہر رحم کرنے والے سے رحمت نازل فرما ساری مخلوق سے بہتر پر جن کا اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔

جاننا چاہئے کہ اس ختم مبارک میں اللہ کے اسماء حسنٰی میں سے یہ چند اسماء لیے گئے ہیں۔ اَللّٰہُ اسم ذاتی ہے اور رحمٰن اسم اللہ کے بعد تمام اسماء میں اولیت کا درجہ رکھتا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ تو رحمٰن کا معنی ہے، رحم کرنے والا دنیا میں تمام مخلوق پر اور رحیم کے معنی وہ ذات جو آخرت میں خاص مومنین پر رحم فرمائے گا۔ ان دونوں ناموں کو اللہ کے نام کے ساتھ خاص تعلق ہے جیسا کہ تسمیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ پاک نے اپنی تمام صفات میں سے دو صفات خاص رحمٰن و رحیم کو ذکر فرمایا۔ رحمت کا مادہ چونکہ انسان میں بھی ہے بلکہ حیوانات میں بھی ہے تو اخیر میں اضافہ کیا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنی تمام رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والی ذات، رحمتیں نازل فرما ساری مخلوق سے بہتر پر جن کا اسم گرامی محمد ﷺ ہے۔

(۸) ختم حضرت خواجہ احمد سعید شاہ مجددی دھلوی ثم المدنی قدس سرہ

یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَ مَکْرُوْبٍ وَ غِیَاثَهٗ وَ مَعَاذَهٗ یَا رَحِیْمُ اے رحم کرنے والے ہر پریشان حال پر، مصیبت زدہ پر اور اس کی فریاد سننے والے اور اس کو پناہ دینے والے، اے رحم کرنے والے یعنی رحم کر ہمارے اوپر اور ہمارے سارے مصائب دور فرما۔

تمام مشکلات و مصائب جو انسان پر وقتاً فوقتاً آتے ہیں ان کا رفع کرنے والا سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں، جس کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں، تو ختم کے ان الفاظ مبارکہ میں اسی رحیم ذات کی طرف توجہ کی گئی ہے کہ بارِ الٰہ! تو ہماری جائے پناہ ہے اور فریاد سننے والا ہے۔ ہماری تمام مشکلات کو محض اپنے رحم سے دور اور

مصائب کو ختم فرما اور یہ کمال بندگی ہے کہ انسان اپنی تمام حاجات میں اللہ کی طرف رجوع کرے اور اُسی سے مانگتا رہے۔

(۹) ختم حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری ثم موسیٰ زئی شریف قدس سرہ

رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑیئے اور تیری ذات بہترین وارث ہے۔

حضرت خواجہ دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے اجلہ خلفاء میں سے ہیں۔ آپ کے اولاد نہیں تھی تو اس آیت مبارکہ کو اپنا ختم مقرر کیا تاکہ اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے۔ یہاں فرداً سے مُراد یہ ہے کہ میں اکیلا نہ رہ جاؤں بلکہ صاحب اولاد بن جاؤں اور وہ میرے لیے بعد الممات بمنزلہ صدقہ جاریہ رہے اور اولاد اتنی بڑی نعمت ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے بڑھاپے کی حالت میں اولاد کیلئے بارگاہ الٰہی میں سوال پیش کیا تھا جیسا کہ قرآن کی آیت اس پر ناطق ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ

اسی جگہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دُعا مانگی کہا کہ اے میرے رب! مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عنایت فرما، تو ہی دُعا قبول کرنے والا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دُعا قبول فرمائی اور یحییٰ علیہ السلام جیسا فرزند انہیں

عطا فرمایا۔

فائدہ: یہ ختم بے اولاد لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے اولاد مانگنے میں بڑا مؤثر ہے۔

(۱۰) ختم حضرت خواجہ عثمان دامانی قدس سرہ
موسیٰ زئی شریف

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

پاک اللہ بزرگ کے لیے ساری تعریفوں کے ساتھ

یہ ایسے مبارک کلمات ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ان دو کلموں کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

دو کلمے ہیں جو پڑھنے میں بہت آسان ہیں' وزن میں بہت بھاری ہیں' اللہ کو بڑے پیارے ہیں (وہ کون سے دو کلمے ہیں' وہی ہیں جو اوپر لکھے گئے) یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم۔

اس فضیلت کی بناء پر جب ہم نماز شروع کرتے ہیں تو ابتداء نماز میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے ہیں اور ہر رکعت کی ابتداء میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھتے ہیں جو سورۂ فاتحہ کا جزء ہے۔ ان کلمات کی فضیلت کی بناء پر حضرت امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کو جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے تبرکاً ان ہی کلمات پر ختم کیا ہے۔ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

عہ کلمہ شہادت کے بعد اسلام کی تمام بناؤں میں سے نماز اہم بناء ہے۔

(۱۱) ختم حضرت خواجہ سراج الدین قدس سرہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

تمام پاکی اللہ کے لیے ہے اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے۔ نہ اس کا مثل ہے نہ مثال ہے' گناہوں سے بچنا اور عبادت کی طاقت اللہ کی مدد سے ہی ہو سکتی ہے جو برتر اور عظمتوں کا مالک ہے۔

فضیلت: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں واپسی پر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ساتویں آسمان پر تشریف لائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے مبارک بیٹے! آپ اپنی اُمت کو میرا سلام کہیں اور یہ کہیں کہ جنت کی زمین چٹیل میدان ہے۔ وَغِرَاسُھَا ھٰذِہِ الْکَلِمَاتُ اور اس کے پودے یہ کلمات ہیں یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ سے لے کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ تک تو جب کوئی یہ کلمات ایک دفعہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ چار درخت اِس کے لیے جنت میں لگا دیتا ہے۔ (اللہ اللہ) کیا مبارک کلمات ہیں۔ اب کونسا مسلمان ہوگا جو جنت میں زیادہ درختوں کی خواہش

نہیں رکھتا۔ ان کلمات کو تیسرا کلمہ یا کلمہ تمجید کہتے ہیں اور اسی فضیلت کی بناء پر حضرات نقشبندیہ نے اپنی تین تسبیحات کے ساتھ ان مبارک کلمات کو سو مرتبہ دن میں اور سو مرتبہ رات میں پڑھنا سالک کے لیے مقرر کیا ہے۔

تین تسبیحات یہ ہیں: استغفار ۱۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار، کلمہ تمجید ۱۰۰ بار (اور آخر میں ایک بار پڑھا جاتا ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ۔

(رواہ مسلم)

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین کلام یہ چار کلمے ہیں، سبحان اللہ سے اللہ اکبر تک اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے پسندیدہ اور پیارا کلام اللہ کے نزدیک یہ چار کلمے ہیں سبحان اللہ سے اللہ اکبر تک۔ پڑھنے میں کوئی کلمہ آگے پیچھے ہو جائے تو کوئی نقصان نہیں۔

(۱۲) ختم حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔

اس آیت کریمہ کو اللہ تعالیٰ نے بطورِ امتنان کے ذکر فرمایا ہے' کیونکہ اس سے پہلے حضور ﷺ کی بعثت کا ذکر ہے اور اس بعثت کے مقاصد بیان کئے گئے ہیں یعنی تلاوت آیات اللہ' تزکیہ نفوس' تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت' پھر فرمایا "ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ" کہ حضور ﷺ کی رسالت اور ان بنیادی مقاصد کے لیے بعثت اللہ پاک کا ایک عظیم فضل ہے جو حضور ﷺ کو حق تعالیٰ نے عنایت فرمایا۔

حضور ﷺ کی اُمت میں علماء ربانیین و صوفیاء محققین نے جو تزکیہ اور تربیت کے کارنامے انجام دیئے ہیں اُن کو بھی حضور ﷺ کی متابعت کی بناء پر یہ فضل حاصل ہے جیسا کہ فرمایا وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ تو اس آیت میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ (تفسیر مظہری ملخصاً سورۃ الجمعہ)

نیز حضرت مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ کے اسم مبارک کو اس آیت کے ساتھ ایک خاص مناسبت ہے وہ یہ کہ آیت ہے وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور حضرت کا نام بھی فضل علی ہے جو عظیم کے قریب المعنی ہے تو رسول اکرم ﷺ بانی دین اسلام تھے اور حضرت مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ اس دین پر چلنے اور چلانے والے تھے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ جیسا کہ کپڑے میں تانے اور بانے کے علاوہ تیسری کوئی چیز نہیں ہے اسی طرح میرے سلسلے میں بھی سوائے قرآن اور سنت کی پیروی کے اور کوئی چیز نہیں۔ یعنی ہمارا سلسلہ کمال اتباع شریعت مطہرہ پر مبنی ہے اس میں بدعات و رسومات کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

(۱۳) ختم حضرت سیدی ووالدی ووسیلتی الی اللہ

مجدد العصر حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

يَا لَطِيفًا بِخَلْقِهٖ يَا عَلِيمًا بِخَلْقِهٖ يَا خَبِيرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِنَا يَا لَطِيفُ يَا عَلِيمُ يَا خَبِيرُ۔

اے وہ ذات جو بڑی مہربان ہے اپنی مخلوق پر' اے وہ ذات جو بہت علم رکھتی ہے اپنی مخلوق کا' اے وہ ذات جو باخبر ہے اپنی مخلوق کے تمام حالات پر' مہربانی فرما ہمارے اوپر یا لطیف' اے بڑی مہربان ذات یا علیم' اے بڑی علم والی ذات' یا خبیر اے بڑی خبر رکھنے والی ذات۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اس ختم کو مقرر کرنے کا واقعہ

۲۶/ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ میں حضرت محترم مع جماعت کثیر کے مسجد نبوی' مدینہ منورہ میں اعتکاف میں تھے۔ ظہر کی نماز کی چار سنتوں کے پڑھنے کے بعد اس خادم (حضرت عبداللہ شاہ صاحب) کو اشارہ فرمایا چنانچہ دونوں آگے چلتے چلتے خوخہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پہنچے اور اس کے محاذ میں روضہ اقدس کی طرف بیٹھ گئے۔ فرض کی تکبیر کا انتظار تھا' اس اثناء میں اس فقیر نے عرض کیا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ حضرت اپنا بھی ایک ختم مقرر فرمائیں جو ہم متوسلین بزرگانِ دین کے ختمات کے ساتھ پڑھ لیا کریں تو تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ شاہ صاحب! فقیر کیا ہے کہ اپنا ختم مقرر کرے'

اتنے میں تکبیر شروع ہوگئی۔ سلام پھیرنے کے فوراً بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ شاہ صاحب! حالت نماز میں کچھ کلمات اللہ تعالیٰ نے دل میں القاء فرمائے ہیں چنانچہ مذکورہ بالا الفاظ بتلا دیئے۔ حرم شریف میں تو ختمات پڑھنا منع ہی تھا لیکن حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ جب گھر واپس تشریف لائے تو دس شوال تک بھی شروع نہیں ہو سکے۔ بالآخر جمعہ کے دن ۱۱/ شوال کو بعد نماز عصر ختمات شریف پڑھے گئے۔ جب ختمات ختم ہونے کو آ گئے تو خادم (حضرت عبداللہ شاہ صاحب) نے دور سے کھڑے ہو کر یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِهٖ الخ پڑھ لیا اور بیٹھ گیا تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً اپنا یہ ختم بھی پڑھنا شروع فرمایا۔ الحمد للہ اس کے بعد ہمیشہ پڑھا جاتا تھا اور تمام خلفاء جو اطراف عالم میں موجود ہیں اس ختم مبارک کو پڑھتے ہیں۔

فقیر (حضرت شاہ صاحب) کی درخواست ہے کہ حضرت کے تمام متوسلین اس ختم کو لازم رکھیں اور اس پر دوام رکھیں جس کا تقرر ماہ رمضان میں اور عمل شوال یوم الجمعہ بعد العصر ہوا۔ ان تمام خصوصیات کو دیکھ کر اس سعادتِ عظمیٰ کو سینے سے لگانا چاہئے اور ہمیشہ عمل میں لانا چاہئے۔

حضرت مدنی نَوَّرَ اللّٰهُ مَرْقَدَهٗ وَنَفَعَنَا اللّٰهُ بِعُلُوْمِهٖ وَفُيُوْضَاتِهٖ آمین کا دوسرا ختم

اس عاجز سے ایک بار ارشاد فرمایا کہ شاہ صاحب! جب بھی آپ کو کوئی مشکل پیش آئے تو اس میں یَا لَطِیْفُ کا ورد اپنے اوپر لازم کر لیں اور اس کے دو طریقے ہیں اگر اس کو ختم کی شکل میں اور بزرگانِ دین کے ختمات جیسا پڑھنا چاہیں تو سو مرتبہ اوّل اور سو مرتبہ آخر میں کوئی درود پڑھ لیا کریں اور درمیان میں پانچ سو مرتبہ یَا لَطِیْفُ پڑھ لیا کریں اور آخر میں یہ پڑھ لیا کریں۔

یَا لَطِیْفُ اُلْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ كُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ كُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَاَسْئَلُكَ الْیُسْرَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اور ہر سو کے بعد یہ کلمات پڑھ لیں تو اور ہی اچھا

ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی کبھی کبھی اپنے ختمات میں اس کو پڑھ لیا کرتے تھے۔

اگر ختم کی شکل میں نہ ہو تو ایک سو انتیس مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ لیا کریں اور چار مرتبہ یَا لَطِیْفُ اُلْطُفْ بِیْ آخر تک پڑھ لیا کریں تو مجموعہ ایک سو تینتیس بار بن جائے گا' یہ اسم مبارک حل مشکلات اور حصول مقاصد کے لیے بڑا مؤثر ہے۔

یہاں یہ بات بتانا بھی ضروری ہے کہ اسم یَا لَطِیْفُ کے فوائد اور معانی جو بیان ہو چکے ہیں وہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے ختم میں مزید فوائد کے ساتھ موجود ہیں کیونکہ اس کی ابتدا بھی یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِہٖ سے ہوئی ہے اور یَا عَلِیْمًا بِخَلْقِہٖ وَیَا خَبِیْرًا بِخَلْقِہٖ کے فوائد اس کے علاوہ ہیں۔

(۱۴) ختم حضرت خیر الخلق سید الاولین والاخرین

سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف صلوٰۃ تنجینا ۳۱۳ بار

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے اللہ تعالیٰ! ہمارے سردار اور آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایسی برکت و رحمت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر و خوف اور آفتوں سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو جائیں اور جس کے وسیلے سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر فائز ہو جائیں اور جس کے ذریعہ ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے انتہائی درجہ کا فائدہ حاصل کریں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

فضائل و فوائد

موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سمندری سفر میں کشتی پر سوار تھے کہ اچانک سمندر میں طغیانی آگئی اور ہمیں زبردست خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں کشتی غرق نہ ہو جائے۔ اس پریشانی کی حالت میں مجھے غنودگی ہوئی اور سرور عالم ﷺ کو دیکھا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ اے ضریر! لوگوں سے کہہ دو کہ اس درود کو ایک ہزار مرتبہ لفظ ممات تک پڑھیں۔

چنانچہ جب میں بیدار ہوا تو لوگوں کو یہ واقعہ خواب سنایا اور لوگوں کو یہ درود سکھلا کر پڑھنا شروع کیا' تقریباً تین سو تک ہم نے پڑھا تھا کہ طوفان ختم ہونے لگا اور ببرکت اس درود شریف کے ہمیں نجات مل گئی اور تمام مسافر بخیر و عافیت ساحل پر پہنچ گئے۔ حسن بن علی السرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس مبارک درود کو کسی آفت' مصیبت کے وقت ایک ہزار دفعہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے گا اور اس کو اپنے مقصد میں کامیاب فرمائے گا۔

تفصیل تلاوت ختمات مذکورہ

طریقہ ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَ یَا خَالِقَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا وَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا وَ یَاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَنُفَوِّضُ اُمُوْرَنَا اِلَیْکَ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ (ہاتھ پر دم کر کے منہ پر پھیرے)

استغفار[1]: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ اس کے بعد حسب ذیل پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَّا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَیٰوۃً وَّلَا نُشُوْرًا درود شریف سو بار۔

---

[1] یہ استغفار اور درود شریف اصل ختمات میں شامل نہیں ہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ انہیں تبرکاً پڑھتے تھے اور شرکاء مجلس بھی پڑھتے رہے تاکہ استغفار، درود شریف کی کثرت سے مزید برکات حاصل ہوں۔

ابتداء ختم خواجگان

۱۔ سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف، بسم اللہ سے لے کر آمین تک، سات بار۔
۲۔ درود شریف، ایک سو بار۔
۳۔ سورۂ الم نشرح، اعوذ باللہ و بسم اللہ اوّل میں پڑھ کر اُناسی بار پڑھے۔
۴۔ اوّل میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ اخلاص یعنی قل ھو اللہ ایک ہزار بار پڑھے۔
۵۔ سورۂ فاتحہ، سات بار۔
۶۔ درود شریف، ایک سو بار۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ سو بار (میں اس کے پڑھنے کے بعد دُعا مانگتا ہوں اِقْضِ حَوَائِجَنَا وَحَوَائِجَ الْمُسْلِمِیْنَ)
۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتِ سو بار (میں اس کے بعد اِکْفِ مُھِمَّاتِیْ وَمُھِمَّاتِ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھتا ہوں)
۳۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ سو بار (میں اس کے بعد یہ الفاظ پڑھتا ہوں اِدْفَعْ بَلِیَّاتِیْ وَبَلِیَّاتِ الْمُسْلِمِیْنَ)
۴۔ اَللّٰھُمَّ یَا حَلَّ الْمُشْکِلَاتِ سو بار (میں اس کے بعد یہ الفاظ پڑھتا ہوں اُحْلُلْ مُشْکِلَاتِنَا وَمُشْکِلَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ)
۵۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنَزِّلَ الْبَرَکَاتِ سو بار (اَنْزِلْ بَرَکَاتِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔
۶۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَفِیْعَ الدَّرَجَاتِ سو بار، اِرْفَعْ دَرَجَاتِیْ وَدَرَجَاتِ

الْمُسْلِمِیْنَ۔

۷۔ اَللّٰهُمَّ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ سو بار، اُنْصُرْنَا وَانْصُرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

(یہ دُعائیہ کلمات اصل ختمات شریف کا جزء نہیں ہیں مزید برکت کے لیے آخر میں ایک ایک بار پڑھ لیے جائیں۔)

۸۔ اَللّٰهُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ سو بار، اِشْفِ اَمْرَاضَنَا وَاَمْرَاضَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۹۔ اَللّٰهُمَّ یَامُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ سو بار، اَجِبْ دَعْوَاتِیْ وَ دَعْوَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۱۰۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ سو بار، اِرْحَمْ عَلَیَّ وَ عَلٰی سَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ۔

۱۱۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِیْنَ سو بار۔

ختم کے بعد بطورِ دُعا کے یہ آیت شریف پڑھیں:

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔

ختم حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) اوّل درود شریف، سو بار۔

(۲) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پانچ سو بار۔

آخر میں ایک مرتبہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ پڑھے۔

(۳) آخر میں درود شریف، سو بار۔

ختم خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ

(۱) درود شریف، سو بار۔
(۲) يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ اَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ پانچ سو مرتبہ۔
(۳) درود شریف، سو بار

ختم خواجہ رضی الدین المعروف خواجہ باقی باللہ قدس سرہ

(۱) درود شریف، سو مرتبہ۔
(۲) يَا بَاقِيْ اَنْتَ الْبَاقِيْ پانچ سو مرتبہ۔
پانچ سو مرتبہ کے بعد ایک مرتبہ پڑھے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط
(۳) درود شریف، سو مرتبہ۔

ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

(۱) درود شریف، سو مرتبہ۔
(۲) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پانچ سو مرتبہ۔
پانچ سو پورا ہونے کے بعد الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ایک بار ملائے۔
(۳) درود شریف، سو مرتبہ۔

ختم عُرْوَۃُ الْوُثْقٰی خواجہ محمد معصوم مجددی قدس سرہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پانچ سو مرتبہ۔

آخر میں ایک مرتبہ پڑھے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(۳) درود شریف، سو بار۔

یہ زرۂ بیقدر سید عبداللہ الحسینی والحنفی مذہباً والنقشبندی ثم الغفوری مسلکاً و مشرباً کبھی کبھی اپنے ذوق کے مطابق اس ختم کو اس طرح بھی پڑھتا ہے کیونکہ اس طریقے سے اسم اعظم کی تمام تر روایتیں جمع ہو جاتی ہیں اور اس کو شیخ الدلائل نے اپنی دلائل الخیرات میں بھی جمع کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

ختم حضرت حبیب اللہ الشہید مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پانچ سو مرتبہ۔

پانچ سو کے بعد ایک بار یہ پڑھے وَلَا تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَلَا اَقَلَّ مِنْ ذَالِکَ وَاَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا کُلَّهٗ۔

(۳) درود شریف' سو بار۔

ختم حضرت عبداللہ شاہ المعروف شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) درود شریف' سو بار۔

(۲) یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ پانچ سو بار۔

(۳) درود شریف' سو بار۔

ختم حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ مجددی مہاجر مدنی

(۱) درود شریف' سو بار۔

(۲) یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَ مَکْرُوْبٍ وَ غِیَاثَهٗ وَ مَعَاذَهٗ یَا رَحِیْمُ پانچ سو بار۔

(۳) درود شریف' سو بار۔

ختم حضرت خواجہ دوست محمدؐ قندھاری قدس اللہ سرہ

(۱) درود شریف' سو بار۔

(۲) رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ پانچ سو بار۔

(۳) درود شریف، سو بار۔

ختم حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی موسیٰ زئی شریف قدس اللہ سرہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ پانچ سو بار۔

(۳) درود شریف، سو بار۔

ختم حضرت خواجہ سراج الدین موسیٰ زئی شریف قدس سرہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پانچ سو مرتبہ۔

(۳) درود شریف، سو بار۔

ختم حضرت خواجہ محمد فضل علی قریشی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ پانچ سو مرتبہ۔ (پھر ایک مرتبہ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ پڑھے)

(۳) درود شریف، سو بار۔

ختم حضرت سیدی و والدی و مستندی مجدد الوقت

حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور العباسی المدنی قدس سرہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) یَا لَطِیْفًا بِخَلْقِهٖ یَا عَلِیْمًا بِخَلْقِهٖ یَا خَبِیْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِنَا یَا لَطِیْفُ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ پانچ سو مرتبہ۔

(۳) درود شریف، سو بار۔

ختم دوم حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) درود شریف، سو بار۔

(۲) یالطیف، پانچ سو بار۔

پانچ سو کے بعد پڑھے:

اُلْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ کُلِّ عَسِیْرٍ، فَاِنَّ تَیْسِیْرَ کُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْکَ یَسِیْرٌ وَاَسْئَلُکَ الْیُسْرَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ایک بار۔

(اگر ہر ایک سو کے بعد پڑھے تو زیادہ بہتر ہے)

(۳) درود شریف، سو بار۔

اضافہ جدید

ختم حضرت شیخ سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
خلیفہ ارشد حضرت شیخ مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) درود شریف، سو بار۔
(۲) اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ۔ پانچ سو مرتبہ۔
(۳) درود شریف، سو بار۔

ختم حضرت شیخ نصیر حسین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت شیخ عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۱) درود شریف، سو بار۔
(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پانچ سو مرتبہ۔ جب پانچ سو مرتبہ پڑھ لے تو ایک مرتبہ پڑھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
(۳) درود شریف، سو بار۔

ختمات پڑھنے کے بعد ایصالِ ثواب کا طریقہ

اَللّٰھُمَّ اَوْصِلْ وَ بَلِّغْ ثَوَابَ مَا قَرَأْنَاہُ وَ نُوْرَ مَاتَلَوْنَاہُ بَعْدَ الْقَبُوْلِ عَنَّا ھَدِیَّۃً وَاصِلَۃً مِنَّا اِلٰی طَبِیْبِ قُلُوْبِنَا وَ شَفِیْعِ ذُنُوْبِنَا وَقُرَّۃِ اَعْیُنِنَا سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ وَاِلٰی اٰلِ کُلٍّ وَ صَحْبِ کُلٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَ عَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ وَالصَّحَابَۃِ وَالتَّابِعِیْنَ وَ تَبْعِ التَّابِعِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ اَزْوَاجِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَ عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ بَنَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُکَرَّمَاتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْھُنَّ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ سَیِّدِنَا الْحَسَنِ وَ سَیِّدِنَا الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا وَعَنْھُمَا اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ اَصْحَابِ الْمَذَاھِبِ الْاَرْبَعَۃِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْنَا وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی اَرْوَاحِ اَصْحَابِ الطُّرُقِ الْاَرْبَعَۃِ الْعَلِیَّۃِ خُصُوْصًا اَصْحَابِ الطَّرِیْقَۃِ النَّقْشْبَنْدِیَّۃِ وَالْقَادِرِیَّۃِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْنَا وَ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اِلٰی رُوْحِ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَائِیْ مَوْلَانَا عَبْدِالرَّشِیْدِ

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْنَا وَعَلَيْهِ ثُمَّ اِلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الْحَضْرَتِ الْمُحْتَرَمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ حَضْرَتْ مَوْلَانَا فَضْلِ عَلِي الْقُرَيْشِيِّ الْمِسْكِيْنِ فُوْرِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِ ثُمَّ اِلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَوَالِدِنَا الْحَضْرَتِ الْمُحْتَرَمِ مُجَدِّدِ الْوَقْتِ حَضْرَتْ مَوْلَانَا عَبْدِ الْغَفُوْرِ الْمَدَنِيِّ الْعَبَّاسِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْنَا وَ عَلَيْهِ ثُمَّ اِلٰى اَرْوَاحِ آبَائِنَا وَ اُمَّهَاتِنَا وَاَجْدَادِنَا وَجَدَّاتِنَا وَاِخْوَانِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاَحْبَابِنَا وَاِلٰى اَرْوَاحِ جَمِيْعِ مَنْ لَهُمْ حَقٌّ عَلَيْنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اِلٰى اَرْوَاحِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافَّةً وَعَامَّةً اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

اِس کے علاوہ اگر اُردو زبان میں کوئی دُعا مانگنا چاہے تو مانگ سکتا ہے۔ اِس کے بعد حضرت محترم نور اللہ مرقدہ وافاض علینا من فیوضاتہ و برکاتہ مراقبہ فرماتے تھے اور مراقبہ کے بعد اکثر یہ دُعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِنَا فَاِنَّكَ بِنَا بَصِيْرٌ وَلَا تُعَذِّبْنَا فَاِنَّكَ عَلَيْنَا قَدِيْرٌ وَ دَبِّرْ لَنَا فَاِنَّا لَا نُحْسِنُ التَّدْبِيْرَ وَخُذْ بِيَدِنَا اِلَيْكَ وَدُلَّنَا بِكَ اِلَيْكَ وَلَا تَقْطَعْنَا عَنْكَ بِقَوَاطِعِ الذُّنُوْبِ وَلَا تَحْجُبْنَا عَنْكَ بِقَبَائِحِ الْعُيُوْبِ يَا مَنْ عَلَيْهِ الْعَسِيْرُ يَسِيْرٌ يَا غَنِيًّا عَنِ التَّفْسِيْرِ نَشْكُوْا اِلَيْكَ مَالَا يَخْفٰى عَلَيْكَ وَنَسْئَلُكَ مَالَا يَعْسُرُ عَلَيْكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا دَائِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ جَمْعَنَا هٰذَا اِلَّا بِذَنْبٍ مَغْفُوْرٍ وَسَعْيٍ

مَشْكُوْرٍ وَعَمَلٍ صَالِحٍ مَقْبُوْلٍ وَتِجَارَةٍ لَنْ تَبُوْرَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفُوْرُ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِجَاهِ سَيِّدِ الْوُجُوْدِ عَلَيْهِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَسَلَامٍ۔

وَبِسِرِّ اَسْرَارِ الْفَاتِحَةِ الشَّرِيْفَةِ۔

بسم اللہ سے لے کر آمین تک پڑھتے تھے اور سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر دُعا کو ختم فرماتے تھے۔

السلسلہ الشریفہ

النقشبندیہ المجددیہ الغفوریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱) اِلٰهِی بِحُرْمَةِ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲) اِلٰهِی بِحُرْمَةِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَضْرَتِنَا اَبِی بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۳) اِلٰهِی بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۴) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا الْاِمَامْ الْقَاسِمِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۵) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا الْاِمَامِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۶) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَبِیْ یَزِیْدِ الْبِسْطَامِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۷) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَبِی الْحَسَنِ الْخَرْقَانِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۸) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَبِی الْقَاسِمِ الْجُرْجَانِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۹) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَبِیْ عَلِیِّ الْفَارْمَدِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۰) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَبِیْ یُوْسُفَ الْهَمْدَانِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۱) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا عَبْدِالْخَالِقِ الْغِجْدَوَانِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۲) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدٍ عَارِفِ الرِّیْوَجَرِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۳) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مَحْمُوْدِ الْفَغْنَوِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۴) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا عَزِیْزَانِ عَلِیِّ الرَّامِیْتَنِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۵) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا بَابَا السَّمَاسِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۶) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَمِیْرِنِ الْكُلَالِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۷) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا شَیْخِ الْمَشَائِخِ مُحَمَّدٍ بَهَاءِ الدِّیْنِ الْبُخَارِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۸) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا عَلَاءِ الدِّیْنِ الْعَطَّارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۱۹) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا یَعْقُوْبَ الصَّرخِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۰) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا عُبَیْدِ اللّٰهِ الْاَحْرَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۱) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدِنِ الزَّاهِدِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۲) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا دُرْوِیْشْ مُحَمَّدْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۳) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدِنِ الْاَمْكَنْكِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۴) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا عَبْدِ الْبَاقِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۵) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا وَ مَوْلٰنَا اَحْمَدَ الْفَارُوْقِیِّ السَّرْهَنْدِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۶) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدِ الْمَعْصُوْمِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۷) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدٍ سَیْفِ الدِّیْنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۸) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدٍ مُحْسِنِ الدِّهْلَوِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۲۹) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا نُوْرِ مُحَمَّدِ الْبَدَایُوْنِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۰) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مَظْهَرِ جَانِ جَانَانْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۱) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا عَبْدِ اللّٰهِ شَاهِ الدِّهْلَوِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۲) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَبِیْ سَعِیْدِ الْاَحْمَدِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۳) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا اَحْمَدَ سَعِیْدِ الْمَدَنِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۴) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا دُوْسْتْ مُحَمَّدِ الْقَنْدَهَارِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۵) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدٍ عُثْمَانَ الدَّامَانِیِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۶) اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الدِّیْنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ۔

(۳۷) اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا مُحَمَّدٍ فَضْلِ عَلِیِّ الْقُرَیْشِیِّ الْمِسْکِیْنِ فُوْرِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ۔

(۳۸) اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِالْغَفُوْرِ الْعَبَّاسِیِّ الْمَدَنِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ۔

(۳۹) اِلٰھِیْ بِحُرْمَةِ حَضْرَتِنَا وَ مَوْلٰنَا عَبْدِاللّٰہِ شَاہِ الْبُوْنَیْرِیِّ ثُمَّ الْکَرَاشَوِیِّ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمِ الْحَقِیْرَ الْفَقِیْرَ السَّیِّدَ نَصِیْر حُسَیْنِ النَقْشَبَنْدِی الْمُجَدَّدِی الْغَفُوْرِیْ وَارْزُقْهُ کَمَالًا فِیْ مَرْتَبَةِ الْاِحْسَانِ وَالْاِسْتِقَامَةَ عَلَی الشَّرِیْعَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَالسُّنَّةِ النَّبَوِیَّةِ وَ وَفِّقْهُ لِمَا تُحِبُّهٗ وَ تَرْضَاہُ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ مُنَوَّرًا بِنُوْرِ الْعِرْفَانِ وَ اَدْخِلْنِیْ مَعَ الصَّالِحِیْنَ فِیْ غُرُفَاتِ الْجِنَانِ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

اسباق سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ

(دن میں ایک بار اور رات میں ایک بار پڑھیں)

استغفار ---------- ایک سو مرتبہ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

درود شریف ---------- ایک سو مرتبہ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کلمہ تمجید ایک سو مرتبہ۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ آخر میں صرف ایک مرتبہ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

تہلیل لسانی ---------- بارہ سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

تہلیل لسانی پڑھنے کا طریقہ:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سو مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ملا کر بعد میں یہ دُعا پڑھے' یا اللہ! میرا مقصد تو اور تیری رضا ہے۔ مجھے اپنی محبت اور معرفت عنایت فرما۔ اِسی طرح بارہ تسبیح پڑھے۔

شجرہ شریف

نقشبندیہ، مجددیہ، غفوریہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْئٍ مَّعْلُوْمٍ لَّکَ۔

	مقام و تاریخ وصال
حمد کل ہے رب کی ذاتِ کبریا کے واسطے	
اور درود و نعت مولا مصطفیٰ ﷺ کے واسطے	
(۱) اے خدا تو اپنی ذاتِ کبریا کے واسطے	۱۲/ ربیع الاول ۱۱ھ
فضل کر مجھ پر محمد مجتبیٰ ﷺ کے واسطے	مدینہ منورہ
(۲) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یارِ غار مصطفیٰ ﷺ	۲۲/ جمادی الثانی ۱۳ھ
صدق دے کامل تو ایسے پُر صفا کے واسطے	مدینہ منورہ
(۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ شمس برج معرفت	۱۰/ رجب ۳۳ھ
درد اپنا دے مجھے اس جاں فدا کے واسطے	مدائن
(۴) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ تھے پوتے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے	۲۴/ جمادی الاول ۱۰۱ھ
عالی ہمت کر مجھے اُس ذوالعلا کے واسطے	مدائن
(۵) حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ امام اتقیا و اصفیا	۱۵/ رجب ۱۴۸ھ
مطمئن مجھ کو بنا اُس ذی عطا کے واسطے	بقیع شریف

(۶) قطب عالم غوث اعظم شیخ اکبر با یزید رحمۃ اللہ علیہ	۱۴/ شعبان ۲۶۱ھ
نورِ عرفاں دے مجھے نور الورا کے واسطے	بسطام
(۷) خواجہ حضرت بوالحسن رحمۃ اللہ علیہ جو ساکن خرقان تھے	۱۵/ رمضان ۴۲۵ھ
ذکر قلبی دے مجھے اس یارِ رضا کے واسطے	خرقان
(۸) حضرت خواجہ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ جو تھے گرگان کے	۴۵۰ھ
ہو گناہوں سے رہائی پر حیا کے واسطے	.....
(۹) فار مدی شیخ عالم خواجہ حضرت بو علی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴/ ربیع الاول ۴۷۷ھ
دے مجھے اعمال صالح اولیاءؒ کے واسطے	طوس
(۱۰) حضرت خواجہ ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ جو تھے ہمدان کے	۲۷/ رجب ۵۳۵ھ
نفس ہو مغلوب میرا مقتدا کے واسطے	مرد
(۱۱) غجدوانی خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ شیخ کمال	۱۲/ ربیع الاول ۵۷۵ھ
دل منور کر مرا شمس الضحیٰ کے واسطے	غجدان
(۱۲) حضرت خواجہ محمد عارف رحمۃ اللہ علیہ ریوگری	یکم شوال ۶۱۶ھ
اپنا عارف کر مجھے اُس پیشوا کے واسطے	ریوگر
(۱۳) ساکن انجیر لغنہ یعنی محمود رحمۃ اللہ علیہ ولی	۱۷/ ربیع الاول ۷۱۱ھ
دے مجھے توفیق حق اس بے بہا کے واسطے	راکنی
(۱۴) حضرت خواجہ عزیزاںؒ علی رحمۃ اللہ علیہ رامیتنی	۲۷/ رمضان ۷۱۸ھ
نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے	خوارزم
(۱۵) خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ عاشق ذاتِ خدا	۱۰/ جمادی الآخر ۷۵۵ھ
عشق سے پُر دل ہو اس عاشق خدا کے واسطے	سماس
(۱۶) میر میراں حضرت شاہ کلال و متقی	۱۵/ جمادی الآخر ۷۷۲ھ
کر روا سب حاجتیں اس پُر سخا کے واسطے	سوخار

(۱۷) حضرت خواجہ بہاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ جو تھے نقشبند	۳/ ربیع الاول ۷۹۱ھ
کر منقش دل مرا نور اھدی کے واسطے	بخارا
(۱۸) حضرت خواجہ علاؤ الدین رحمۃ اللہ علیہ جو عطار تھے	۲۰/ رجب ۸۰۲ھ
دل معطر ہو مرا اس خوش لقا کے واسطے	جغانیہ
(۱۹) حضرت یعقوب رحمۃ اللہ علیہ چرخی بیکسوں کے دستگیر	۵/ صفر سنہ ھ
میری غفلت دور کر اس با عطا کے واسطے	بلغنون
(۲۰) حضرت خواجہ عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ جو احرار تھے	۲۹/ ربیع الاول ۸۹۵ھ
دمبدم ہو عشق زائد دلربا کے واسطے	سمرقند
(۲۱) حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ زہد کمال	یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ
مجھ کو زاہد کر دے اس شاہ ولا کے واسطے	وخش
(۲۲) خواجہ درویش محمد میر درویشاں ہوئے	۱۹/ محرم الحرام ۹۷۰ھ
خاص درویشوں سے کر اس حق نما کے واسطے	القراء
(۲۳) خواجگی خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ واقف اسرار حق	۲۲/ شعبان ۱۰۰۹ھ
مجھ کو بھی خواجہ بنا مرد خدا کے واسطے	
(۲۴) حضرت خواجہ محمد رحمۃ اللہ علیہ باقی باللہ رازداں	۱۵/ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ
راز داں مجھ کو بنا اس دلکشا کے واسطے	دہلی
(۲۵) حضرت خواجہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحر علم	۲۸/ صفر ۱۰۳۴ھ
مجھ کو صبر و شکر دے بدر الدجیٰ کے واسطے	سرہند
(۲۶) عروۃ الوثقیٰ محمد خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ اہل دل	۹/ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ
دل مرا تو کر منور دل صفا کے واسطے	سرہند
(۲۷) خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب سیف تھے جو دین کے	۲۰/ جمادی الثانی ۱۰۹۵ھ
سر کٹے حرص و ہوا کا ذی لقا کے واسطے	سرہند

(۲۸) حافظ محسن رحمۃ اللہ علیہ ولی دہلوی تھے باخدا	۱۱۱۹ھ
معرفت دے مجھ کو اس شمس الہدیٰ کے واسطے	کشمیر
(۲۹) سید نور محمد رحمۃ اللہ علیہ تھے بدایونی بزرگ	۱۱/ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ
عشق سے سینہ جلے سید صفا کے واسطے	دہلی
(۳۰) مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ تھے حبیب اللہ شہید	۱۰/ محرم الحرام ۱۱۹۵ھ
رکھ شریعت پر مجھے پیر ہدیٰ کے واسطے	دہلی
(۳۱) خواجہ عبداللہ شاہ جو تھے مجدد دہلوی	۲۲/ صفر ۱۲۴۰ھ
خاص بندوں سے بنا اُس پارسا کے واسطے	دہلی
(۳۲) بُو سعید احمد رحمۃ اللہ علیہ کو جو غوث زماں تھے یگماں	یکم شوال ۱۲۵۰ھ
مجھ کو بھی اسعد بنا اس باوفا کے واسطے	دہلی
(۳۳) خواجہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ دہوی مدنی ہوئے	۲/ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ
ذوق وشوق اپنا تو دے اُس اولیاء کے واسطے	بقیع شریف
(۳۴) حاجی دوست محمد رحمۃ اللہ علیہ ساکن قندھار تھے	۲۲/ شوال ۱۲۸۴ھ
قلب ذاکر رکھ میرا اُس خوش ادا کے واسطے	موسیٰ زئی
(۳۵) خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ جو قطب وقت تھے	۲۲/ شعبان ۱۳۱۴ھ
مجھ کو بھی ویسا بنا شیر خدا کے واسطے	موسیٰ زئی
(۳۶) شہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ صاحب تھے امیر صوفیاں	۲۶/ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ
مجھ کو صوفی کر خدا اس باصفا کے واسطے	موسیٰ زئی
(۳۷) حضرت فضل علی رحمۃ اللہ علیہ جو نورِ حق میں غرق تھے	یکم رمضان ۱۳۵۴ھ
میرا دل پُر نور کر اس پُر ضیا کے واسطے	مسکین پور
(۳۸) راہ میں تیری فدا تھے حضرت عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ	یکم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ
میرے دل کو کر غنی اس ذی غنا کے واسطے	بقیع شریف

(۳۹) تھے رضائے حق کے طالب سیدی عبداللہ شاہ
قلب صافی ہو عطا اس با صفا کے واسطے
۱۹۹۱ء کراچی

(۴۰) دین کی نصرت میں کوشاں جان و دل سے ہیں نصیر
ان کو بھی توفیق دے اس جان فدا کے واسطے
۱۹۹۸ء کراچی

التجا بدرگاہ خدائے تعالیٰ

کر قبول برکت سے ان ناموں کے ہر جائز دعا
یا رب اپنی رحمت بے انتہا کے واسطے
میرا دل رکھ دائماً ذاکر بذکر اسم ذات
اے خُدا جملہ مقدس اصفیاء کے واسطے
نیکیوں سے دور با دریائے عصیاں غرق ہوں
دے رہائی اے خُدا مجھ مبتلا کے واسطے
اے خُدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا
اپنے اکمل جود اور فضل و سخا کے واسطے
میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خُدا راحم بنا
اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یا الٰہی کارِ شیطانی سے مجھ کو دور رکھ
ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا
اے خُدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے واسطے

آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (ثلاثا)

اَللّٰهُمَّ اٰمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

شجرہ قادریہ غفوریہ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ

الٰهی بحرمت راز و نیاز شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰهی بحرمت راز و نیاز باب علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ داؤد عطار رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت خواجہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت خواجہ علاؤ الدین طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت خواجہ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت خواجہ مخدوم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت میراں شاہ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شاہ نور الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت خواجہ شاہ آہیار رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت خواجہ بہاؤ الدین موسیٰ جی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شاہ یاقوتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شیخ احمد قدوس شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت مولانا محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شاہ عباس الیاس مغربی چرم پوش رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت میراں شاہ قادر قیص رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت میراں شاہ مکارم رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت سید شاہ فاضل قلندر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شاہ عبدالقادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شیخ مظفر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت شاہ سبزبانی پتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت لعل شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمتہ راز و نیاز حضرت سید شاہ سرمست رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت گوہر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عابد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید شاہ رسول رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مسکین شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شمس الضحیٰ، شمس العارفین و پیر فضل الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مولانا حاجی الحرمین الشریفین سید احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مجدد وقت، قطب الارشاد شیخ عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید عبداللہ شاہ الحسینی زَادَ اللّٰہُ قَدْرَہٗ، وَرَزَقَہُ اللّٰہُ غَایَۃَ مَا تَمَنَّاہُ

اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِہٖ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

نشاطِ رُوح ازیں اسباق بادا ☆ مفید کار ایں اوراق بادا

اسباق طریقہ عالیہ قادریہ غفوریہ

الاول نفی و اثبات = اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۱۰۰ مرتبہ

الثانی مجرد اثبات = اِلَّا اللّٰہُ ۱۰۰ مرتبہ

الثالث اسم ذات = اَللّٰہُ ۱۰۰ مرتبہ

الرابع = ھُوْ ۱۰۰ مرتبہ

الخامس = اِلَّا ھُوْ ۱۰۰ مرتبہ

السادس = ھُوَ اللّٰہُ ۱۰۰ مرتبہ

السابع = اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ ۱۰۰ مرتبہ

الثامن = اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ وَ اَسْئَلُہُ التَّوْبَۃَ ۱۰۰ مرتبہ

التاسع اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ۱۰۰ مرتبہ

خلاصۃ السلوک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اوّل مسائل ضروری و عقائد اہل سنت و جماعت حاصل کرے پھر ان رذائل کو دور کرے: حرص، غصہ، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ۔ اور یہ اخلاق پیدا کرے: صبر و شکر، قناعت، توکل، رضا، شرع کا پابند رہے، اگر گناہ ہو جائے تو جلدی توبہ و استغفار کرے، نماز جماعت کا پابند رہے، کسی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو، خلاف شرع فقراء سے بچے، اپنے آپ کو سب سے کمتر جانے، بات نرمی سے کرے، سکوت و خلوت کو محبوب جانے، نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کہ عبادت میں ضعف ہو جائے، فقر و فاقہ سے تنگ دل نہ ہو، مخلوق سے نرمی برتے، اُن کی خطا اور قصور سے درگزر کرے، کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے، عیب پوشی کرے، اپنے عیوب پیش نظر رکھے، کم ہنسے اور زیادہ روئے، عذابِ الٰہی اور اس کی بے نیازی سے لرزاں رہے، موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے، غیر مشروع مجالس میں نہ جائے، رسوم جہل سے بچے، اپنے اعمال پر مغرور نہ ہو، اولیاء کرام کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے، گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصال ثواب کرے، غرباء و مساکین اور علماء و صلحاء کی صحبت رکھے، اپنے مرشد و مربی روحانی کا ادب و فرمان کامل طور پر بجا لائے اور ہمیشہ استقامت کی دُعا کرتا رہے۔

یادداشت

تاریخ وفات حضرت فضل علی قریشی مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

یکم رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

پیر برحق' مرشد ماداقف راز خفی!	کرد از دنیائے فانی گوشہ عزلت قبول
بود قطب پاکداماں مولوی فضل علی!	بندۂ واعظ چنیں' بنوشت تاریخ وصال

تاریخ خلافت حضرت عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ 'یوم الجمعہ ۲۵/ رجب المرجب

۱۳۴۸ھ بوقت ضحیٰ بمقام دہلی

تاریخ وفات حضرت عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

شب یک شنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ بوقت ۴ بجے شب (وقت عربی) ۱۷/ مئی ۶۹

رہنمائے راہ دیں عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ	بزم جنت یافت از راہ بقیع

تاریخ خلافت حضرت سید عبداللہ شاہ غفرلہ'

از حضرت مسکین پوری رحمۃ اللہ علیہ

یوم یک شنبہ صفر المظفر ۱۳۵۴ھ بمقام مسکین پور شریف بوقت چاشت

و از حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ

یوم الاحد' ۴/ محرم الحرام ۱۳۷۳ بمقام مدینہ منورہ بوقت اشراق

از
کتاب سلسلہ نقشبندیہ غفوریہ مع فوائد و مسائل ضروریہ

صفات شیخ و آداب مرید

(ابریز باب ششم "قصیدہ رائیہ" سید احمد بن مبارکؒ)

(۱) وَلِلشَّیْخِ اٰیَاتٌ اِذَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ
فَمَا ھُوَ اِلَّا فِیْ لَیَالِ الْھَوٰی یَسْرِیْ

شیخ تربیت کے لیے چند ظاہرہ علامتیں ہیں جب وہ اِس میں نہ ہوں تو وہ شیخ نہیں بلکہ خواہشات کی اندھیری میں چلتا ہے۔

(فائدہ) علاماتِ ظاہرہ یہ ہیں: اِس کا سینہ ہر انسان کے حسد سے پاک ہو' برائی کا بدلہ بھلائی سے دیتا ہو' مریدوں کی غلطیوں سے درگزر کرتا ہو (اگر اس میں شریعت اجازت دیتی ہو)۔

(۲) اِذَا لَمْ یَکُنْ عِلْمٌ لَدَیْہِ بِظَاھِرٍ
وَلَا بَاطِنٍ فَاضْرِبْ بِہٖ لُجَجَ الْبَحْرِ

جب نہ ہو اِس کے پاس علم ظاہر اور نہ علم باطن تو پھینک دو اس کو سمندر کی گہرائی میں۔

ف علم ظاہر سے مراد علم فقہ اور توحید ہے اور علم باطن سے اللہ کی معرفت ہے۔

(۳) وَاِنْ کَانَ اِلَّا اَنَّہٗ غَیْرُ جَامِعٍ
لِوَصْفَیْھِمَا جَمْعًا عَلٰی اَکْمَلِ الْاَمْرِ

اور اگر ملے شیخ لیکن علم ظاہر و باطن کا جامع نہیں ہے اور دونوں میں درجہ

کمال پر نہیں پہنچتا ہے۔

(۴) فَاَقْرَبُ اَحْوَالِ الْعَلِيْلِ اِلَى الرَّدٰى
اِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْهُ الطَّبِيْبُ عَلٰى خُبْرٍ

تو مُرید کا حال قریب ہے ہلاکت کیلئے، جب کہ نہیں ہے اس کا طبیب اس سے باخبر اور ماہر۔

ف مطلب یہ ہے کہ شیخ طبیب روحانی ہے۔ جب وہ مُرید کے مرض کو بہ سبب قصور علم کے نہ جانے تو مُرید ہلاک ہو جائے گا جیسا کہ طبیب جسمانی جب کہ فن علاج میں ماہر نہ ہو تو مریض کو اس کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا ہے۔

(۵) وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اِلَّا الْوُجُوْدُ اَقَامَهٗ
وَاَظْهَرَهٗ مَنْشُوْرُ الْوِيَةِ النَّصْرِ

اور وہ شیخ جس کو اپنے شیخ سے اجازت نہیں ملی ہو لیکن لوگوں نے اس کو شیخ تسلیم کیا ہو اور اُس کے مُریدین میں علاماتِ فتح ظاہر ہو چکی ہوں۔

(۶) فَاَقْبَلَ اَرْبَابُ الْاِرَادَةِ نَحْوَهٗ
بِصَدْقٍ يَحُلُّ الْعُسْرَ فِيْ جَامِدِ الصَّخْرِ

پس مُریدین نے صدق کے ساتھ اس کی طرف رخ کیا ہو ایسا صدق کہ پتھر میں سوراخ آسان کرتا ہے۔

(۷) وَاٰيَتُهٗ اَنْ لَا يَمِيْلَ اِلٰى هَوًى
فَدُنْيَاهُ فِيْ طَيٍّ وَاُخْرَاهُ فِيْ نَشْرٍ

اور اس کی نشانی یہ ہے کہ خواہشات کی طرف مائل نہ ہو، دنیا کے کام کو لپیٹ لے اور دین کے کام کو پھیلائے۔

ف غرض یہ ہے کہ جو شیخ اپنے شیخ سے مجاز نہ ہو جیسا کہ اس کی تکمیل سے قبل فوت ہو جائے۔ اور یہ مقام مشیخت پر بیٹھ جائے اور اس کی تربیت سے اللہ پاک

مریدین کے نفوس کا تزکیہ فرمائے' تو یہ شیخ بھی مقبول ہے۔ اس کی تکمیل رجال غیب یا خضر علیہ السلام کے توسل سے ہوتی ہوگی۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ دنیا کا لالچ اس میں نہیں ہوگا۔ اس سے اعراض کرے گا اور آخرت اور اعمال صالحہ کی ترغیب دے گا۔

(۸) وَاِنْ کَانَ ذَاجَمْعٍ لِاَکْلِ طَعَامِہٖ
مَرِیْدٌ فَلَا تَصْحَبْہُ یَوْمًا مِنَ الدَّھْرِ

اور اگر شیخ تربیت لوگوں کو کھانے کے لیے اکٹھا کرتا ہے تو خبردار ایک منٹ بھی اس کے ساتھ مت رہو۔

ف مطلب یہ ہے کہ طالب مولیٰ تو اپنے تزکیہ نفس اور قرب مولیٰ کا طالب ہوتا ہے اور وہ نعمت تو یہاں ہے نہیں۔ لہٰذا فوراً دوسرا شیخ جس کی صحبت سے یہ نعمت ملے تلاش کرے۔ اور اس شیخ کے پاس اپنا وقت ضائع نہ کرے۔ آہ افسوس آج کل بازاری پیروں کا بازار گرم ہے۔

(۸) وَلَا تَسْاَلَنَّ عَنْہُ سِوٰی ذِیْ بَصِیْرَۃٍ
خَلِیٍّ مِنَ الْاَھْوَاءِ لَیْسَ بِمُغْتَرٍ

اور مت پوچھو شیخ تربیت سے مگر وہ جو صاحب بصیرت ہو' خالی ہو خواہشات سے' نہ ہو دھوکہ میں۔

ف مطلب یہ ہے کہ شیخ تربیت وہ ہے جس میں یہ تین صفات جمع ہوں اوّل یہ کہ صاحب بصیرت ہو۔ یعنی محض سالک نہ ہو بلکہ معاملۂ قلوب سے واقف ہو۔ دوم یہ کہ خالی ہو ہوا سے یعنی متعصب نہ ہو۔ کیونکہ متعصب تربیت کا اہل نہیں ہے۔ سوم یہ کہ دھوکہ میں نہ ہو۔ بلکہ اصطلاح قوم سے یعنی شیخ تربیت کی شرائط سے واقف ہو۔

(۱۰) فَمَنْ صَدَاَتْ مِرْاٰۃُ نَاظِرِ فَھْمِہٖ
اَرَتْہُ بِوَجْہِ الشَّمْسِ مِنْ کَلَفِ الْبَدْرِ

پس جس کی نظر پر کالا پردہ پڑا ہو تو وہ کالا داغ جو کہ چاند میں ہے سورج میں دیکھے گا۔

(۱۱) وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ يَدْرِي الْعُرُوْضَ فَرُبَّمَا
يَرَى الْقَبْضَ فِي التَّطْوِيْلِ مِنْ اَقْبَحِ الْكَسْرِ

اور جو آدمی علمِ عروض نہیں جانتا تو وہ قبض کو تطویل میں قبیح دیکھے گا۔

ف مطلب یہ ہے کہ جو آدمی صاحبِ بصیرت نہ ہو تو وہ شیخ کامل میں بھی عیب دیکھتا ہے تو اس سے دور ہو جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی عیب نہیں سورج جیسا صاف ہے۔

شعرِ اوّل سے یہاں تک شیخ تربیت کے اوصاف بیان ہوگئے جس کا خلاصہ یہ ہوا کہ شیخ اگر خالی ہو علمِ ظاہر اور باطن سے یا دونوں علم ہوں مگر درجہ کفایت سے کم ہوں تو اس کی صحبت میں مُرید کے لیے کوئی خیر نہیں اور اگر دونوں علم بقدرِ ضرورت موجود ہوں اور صفاتِ مذکورہ بھی اس میں ہوں تو وہ مستحقِ مشیخت ہے۔ صفاتِ مذکورہ یہ ہیں: کہ اپنے شیخ سے اس کو اجازت مل گئی ہو یا اجازت سے پہلے شیخ وفات پا چکا ہو لیکن اس میں علاماتِ خیر ہوں دنیوی لالچ نہ ہو۔ شریعت پر مستقیم ہو۔ مُریدوں کے اندر ترقیاتِ دینی پائی جائیں تو یہ بھی شیخ تربیت بن سکتا ہے۔ البتہ اگر مُریدین میں دینی ترقی نہ پائی جائے اور شیخ کے لنگر اور طعام کی بنا پر اس کے پاس جمع رہیں تو یہ تضییعِ وقت ہے اور اگر لنگر بھی چلتا ہو اور صحیح تربیت بھی کرتا ہو تو بہت اچھا ہے۔ اب اس کے بعد وہ آداب بیان فرماتے ہیں جو مُرید کو اپنے شیخ کی صحبت میں حصولِ فائدہ کے لیے ضروری ہیں۔

(۱۲) وَلَا تَقْدَمَنَّ قَبْلَ اِعْتِقَادِكَ اَنَّهُ
مُرَبٍّ وَّلَا اَوْلٰى مِنْهُ فِي الْعَصْرِ

اے مُرید شیخ کے پاس بمقصد بیعت اس وقت تک مت جا، جب تک تیرا اعتقاد یہ نہ ہو کہ تربیت میں اس سے بہتر زمانہ میں اور کوئی نہیں ہے۔

(۱۳) فَإِنَّ رَقِيبَ الْإِلْتِفَاتِ لِغَيْرِهِ
يَقُولُ لِمَحْبُوبِ السِّرَايَةِ لَا تَسْرِ

اس لیے کہ شیخ جب مُرید سے دوسرے شیخ کی طرف التفات دیکھتا ہے وہ بولتا ہے سالک کو آگے مت جا۔

ف یعنی مُرید اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے شیخ پر اگرچہ نفس الامر میں اس کے شیخ سے رفیع المرتبت بھی ہو، نظر نہ رکھے، بلکہ یہ مُرید اپنا اعتقاد اپنے شیخ کے ساتھ ہی وابستہ رکھے ورنہ تو اس کا شیخ اپنی توجہ اس سے ہٹا لے گا۔ تو مُرید کو کوئی فائدہ نہ اپنے شیخ سے پہنچے گا نہ دوسرے شیخ سے اسی لیے کہا گیا ہے۔

"یک در گیر و محکم گیر"

(۱۴) وَمِنْ بَعْدِهِ الشَّيْخُ الَّذِي هُوَ قُدْوَةٌ
يُلْقِي مُرَادَ الْحَقِّ فِي السِّرِّ وَالْجَهْرِ

اور بعد حصول تربیت کے شیخ جو کہ مقتدا ہے دے دے گا تجھ کو مطلب حق کا باطن میں اور ظاہر میں۔

(۱۵) فَقُمْ وَاجْتَنِبْ مَاذَمَّهُ الْعِلْمُ وَاجْتَلِبْ
لِمَا خَصَّهُ بِالْمَدْحِ فَهُوَ جَنَى الدُّرِّ

پس اُٹھ اور دور رہ اس سے جس کو علم نے منع کیا ہو اور حاصل کر اس کو جس کی مدح کی ہو علم نے۔ پس یہ موتی چننا ہے۔

ف یعنی جب کہ دیوے تجھ کو اللہ پاک ایسا شیخ تربیت تو اس کی خدمت اور صحبت میں ڈٹا رہ اور اس کو اللہ کی طرف حصول معرفت کے لیے وسیلہ بنا۔ امید ہے اللہ پاک تجھے کامیاب بنا دے گا۔ تو خلاصہ یہ ہے کہ مذموم شرعی سے دور رہ اور ممدوح

شرعی کو مضبوط پکڑ۔ یہی ہے مقصد اور یہی ہے تقویٰ۔

(۱۶) وَاَنْ تَسْمُ نَحْوَ الْفَقْرِ نَفْسُكَ فَاطْرَحْ
هَوَاهَا وَجَانِبْهُ مُجَانَبَةَ الشَّرِّ

اور بڑھا ہمت کو فقر کی طرف اور نفس کی خواہشات کو پھینک دے اور ان سے دور رہ جیسا کہ شر سے دور رہتا ہے۔

ف یعنی فقر کا راستہ جو کہ عین تصوف کا راستہ ہے ہمت کے ساتھ اختیار کر اور جس راستہ کو تیرا نفس پسند کرے اس کو چھوڑ دے بعض وقت نفس انسان کو کچھ عبادات اور اوراد بتاتا ہے اور اس کو بہت پسند بھی کرتا ہے لیکن جو اوراد شیخ بتا دے اس پر عامل رہ۔وہی قرب حق کا ذریعہ بن سکتا ہے جو کشتہ حکیم دیتا ہے وہی قوت بڑھاتا ہے وہ کشتہ جو انسان خود اپنی طبیعت سے استعمال کرتا ہے بسا اوقات جان لیوا ثابت ہوتا ہے' بہت سے مُرید جب کہ شیخ مربی ان کو ان کی پسند کے وظائف سے منع کرتا ہے تو وہ یہی بولتے ہیں کہ دِل ان کو چھوڑنا نہیں چاہتا ہے میں تو چاہتا ہوں کہ شیخ مجھے اور زیادہ وظائف بتادے لیکن یہ حضرت تو مجھے کمی کی طرف لاتے ہیں تو یہ نفسانی وسوسہ ہے جس سے مُرید ترقی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ آمین۔اور اس میں اکثر ریا شامل ہو جاتی ہے جس سے اس کا بہت سا عمل نیست و نابود ہو جاتا ہے اور نفلی عبادت اگر انسان نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا سوال تو نہیں کیا جاتا ہے لیکن اگر ریا اس میں شامل ہوگئی ہے تو پھر اس پر عتاب پڑے گا۔

(۱۷) وَضَعْهَا بِحِجْرِ الشَّيْخِ طِفْلاً فَمَا لَهَا
خُرُوْجٌ بِلَا فَطْمٍ عَنِ الْحِجْرِ وَالْحَجْرِ

اور رکھ لے اپنے آپ کو شیخ کی گود میں تاکہ تربیت کرے تیری مثل تربیت والدہ کے بچے کو۔

ف یعنی جیسا کہ بچہ جسمانی پرورش میں ماں کا محتاج ہے جب تک ماں اس کو اپنی گود سے جدا نہ کرے تو بچہ جدا نہیں ہوتا ہے۔ اسی طرح مُرید تربیت روحانی میں شیخ کا محتاج ہے، جب تک شیخ اس کو الگ نہ کرے، اسی کی گود میں رہے۔

(۱۸) وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ سَلْبَ الْاِرَادَۃِ وَصْفُہٗ
فَلَا یَطْمَعَنَّ فِیْ شَمِّ رَائِحَۃِ الْفَقْرِ

اور وہ مُرید جو کہ شیخ کی تربیت میں اپنے ارادہ کو ختم نہ کرے تو فقر کی بُو سونگھنے کی طمع نہ کرے۔

ف مُردہ بدست زندہ یعنی جیسے میت غاسل کے سامنے مسلوب الارادہ ہوتی ہے کہ غسل کے وقت اس کی کروٹیں پلٹاتا ہے اور اس پر پانی ڈالتا ہے یہاں تک کہ میت پاک ہو جاتی ہے، نمازِ جنازہ اس پر پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مُرید شیخ تربیت کے سامنے رہے تاکہ شیخ تربیت اس کی روحانی نجاستوں سے اس کو پاک کرے اور اس کو اللہ کا صحیح بندہ بنا دے۔

(۱۹) وَھٰذَا وَاِنْ کَانَ الْعَزِیْزُ وُجُوْدُہٗ
وَلٰکِنَّہٗ فِی الْعَزْمِ خَالٍ مِّنَ الْعُسْرِ

اور یہ اگرچہ کم ہے وجود اس کا لیکن اس کے حصول کا ارادہ اگر مضبوط ہے تو سختی سے خالی ہے۔

ف یعنی مُرید کا اپنے ارادوں کو شیخ کے ارادہ کے لیے چھوڑنا (جو کہ فقر کی دولت کے حصول کے لیے ضروری ہے) بہت مشکل ہے لیکن اگر مُرید ہمت کرے تو کوئی مشکل نہیں ہے۔

(۲۰) فَاِنَّ رَقِیْبَ الْاِلْتِفَاتِ لِغَیْرِہٖ
یَقُوْلُ لِمَحْبُوْبِ السِّرَایَۃِ لَا تَسْرِ

نوٹ: اس شعر کا ترجمہ اور فائدہ شعر نمبر ۱۳ پر دیکھیے۔

(۲۱) وَلَا تَعْتَرِضْ يَوْمًا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ
كَفِيْلٌ بِتَشْتِيْتِ الْمُرِيْدِ عَلٰى هَجْرِ

اور شیخ پر کبھی اعتراض مت کرو اس لیے کہ شیخ پر اعتراض مُرید کو شیخ سے الگ کر دے گا۔

ف یعنی شیخ پر اعتراض اس لیے بُرا ہے کہ شیخ تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربیت مخلوق کے لیے مامور ہیں۔ تو شیخ پر اعتراض مُرید کو شیخ سے جدا کر دے گا اور رسول سے بھی اور اللہ سے بھی۔

(۲۲) وَمَنْ يَعْتَرِضْ وَالْعِلْمُ عَنْهُ بِمَعْزِلٍ
يَرَى النَّقْصَ فِيْ عَيْنِ الْكَمَالِ وَلَا يَدْرِ

اور جو اعتراض کرتا ہے شیخ پر تو وہ علم سے دور ہے نقصان دیکھتا ہے کمال میں اور حال یہ ہے کہ جانتا نہیں۔

ف یعنی اپنے شیخ پر یا اہل طریقت پر اعتراض جو کرتا ہے یہ نادانی ہے کیونکہ معاملہ الٹا کرتا ہے۔ کمال کو نقصان سمجھتا ہے اور حال یہ ہے کہ شیخ حق پر ہوتا ہے۔ موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا قصہ خود اس حقیقت کو واضح کر دیتا ہے کہ خضر علیہ السلام کا فعل بظاہر اچھا نہیں ہوتا تھا اور موسیٰ علیہ السلام اس پر اعتراض کرتے تھے لیکن جب خضر علیہ السلام اس کام کی مصلحت بتا دیتے تھے تو موسیٰ علیہ السلام خاموش ہو جاتے تھے لیکن انجام یہ ہوا کہ خضر علیہ السلام نے کہا کہ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ کہ بس میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ تو مُرید شیخ کے ہر کام کو صواب پر محمول کرے اپنی طرف لاعلمی منسوب کرے تاکہ جدائی کی نوبت نہ آئے اور محروم نہ ہو۔

(۲۳) وَمَنْ لَّمْ يُوَافِقْ شَيْخَهٗ فِيْ اِعْتِقَادِهٖ
يَظَلُّ مِنَ الْاِنْكَارِ فِيْ لَهَبِ الْجَمْرِ

اور جو اعتقاد میں شیخ کی موافقت نہ کرے تو انکار کی وجہ سے آگ کے

شعلوں میں پڑ جائے گا۔

ف یعنی مُرید کو چاہیے کہ شیخ کے ہر فعل کو بہتر سمجھے اس لیے کہ اس میں اس کا فائدہ ہے اور اگر شیخ کی مخالفت کرے اور اس کو خطا پر سمجھے تو نتیجہ جدائی ہو گا اور وہ مُرید کے لئے آتش سوزاں ہے۔ اللہ محفوظ رکھے۔ شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مُرید کو چاہیے کہ شیخ کو شریعت پر مستقیم سمجھے اور اس کے حالات کو اپنی میزان میں نہ تولے۔

(۲۴) فَذُو الْعَقْلِ لَا يَرْضٰى سِوَاهُ وَاِنْ نَاٰئٌ
عَنِ الْحَقِّ نَاٰىَ اللَّيْلِ عَنْ وَاضِحِ الْفَجْرِ

پس صاحب عقل اپنے شیخ کے بغیر راضی نہیں ہوتا ہے اگرچہ وہ مُرید کے خیال میں دور حق سے ہو مثل دوری رات کے دن سے۔

ف یعنی جب عقل سلیم اور طبع مستقیم ہو تو وہ شیخ سے اس فعل پر جو بظاہر حق سے دور ہو جدا نہیں ہوتا بلکہ وہ خیال کرتا ہے کہ شیخ کے پاس اس امر کا صحیح ثبوت ہے جو مجھے معلوم نہیں امید ہے اللہ پاک مجھے اس پر مطلع فرمائے گا۔

(۲۵) وَلَا تَعْرِفَنَّ فِیْ حَضْرَةِ الشَّيْخِ غَيْرَهٗ
وَلَا تَمْلَاَنَّ عَيْنًا مِنَ النَّظَرِ الشَّزْرِ

اور شیخ کی مجلس میں شیخ کے علاوہ کسی کو مت دیکھ اور اپنی نظر شیخ کے دائیں بائیں مت ڈال۔

ف مطلب یہ ہے کہ شیخ کی مجلس میں اور کسی کی طرف التفات مت کر اگرچہ وہ غیر تیرا قریبی رشتہ دار ہو یا مخلص دوست ہو کیونکہ جتنا ادب شیخ کے حضور میں مُرید بجالاتا ہے اتنا ہی ثمر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مُرید کو ملتا ہے۔

(۲۶) وَلَا تَنْطِقَنَّ يَوْمًا لَدَيْهِ فَاِنْ دَعَا
اِلَيْهِ فَلَا تَعْدِلْ عَلَى الْكَلِمِ النَّزْرِ

اور بات مت کر کسی وقت شیخ کے حضور لیکن وہ پوچھے تجھ سے تو جواب میں طوالت مت کر۔

ف یعنی شیخ کے ساتھ بقدر ضرورت بات کر، زیادہ باتیں شیخ کے رعب اور ہیبت کو دل سے نکال دیں گی۔ ہاں! اگر شیخ کا تقاضا ہو تو پھر طوالت بقدر ضرورت غیر مضر ہے۔

(۲۷) وَلَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِهٖ
وَلَا تَجْهَرُوْا جَهْرَ الَّذِيْ هُوَ فِيْ قَفْرٖ

اور شیخ کی آواز سے اپنی آواز کو اُونچا مت کر اور دیہاتیوں کی طرح زور زور سے مت بول۔

ف یہ بھی مُرید کو ادب کا سبق دیا جاتا ہے کہ شیخ کی مجلس میں بلند آواز سے بات مت کر اور غیر مہذب الفاظ سے شیخ کو یاد مت کر جب بھی بولنا ہو تو یوں بول "یا سیدی یا مولائی یا ولی اللہ و غیر ذلک" اور درحقیقت یہ اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

(۲۸) وَلَا تَرْفَعَنَّ بِالضِّحْكِ صَوْتَكَ عِنْدَهٗ
فَلَا قُبْحَ اِلَّا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاسْتَقْرٖ

اور اُونچی آواز سے مت ہنس شیخ کے سامنے اس سے بُرا اور قبیح اور کوئی کام نہیں۔

ف مقصد صاحب قصیدہ کا آداب بیان کرنا ہے تاکہ مُرید ان آداب کے لحاظ سے جلد مقامِ سلوک میں ترقی کرے تو جتنے آداب سابقہ اشعار میں گزر گئے سب سے اہم ادب یہ ہے کہ مُرید شیخ کی مجلس میں نہ ہنسے کیونکہ ہنسی دِل کو مردہ بناتی ہے اس

لیے کہا گیا ہے اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضَّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ زور رہو ہنسی سے کیونکہ یہ دل کو مردہ کر دیتی ہے اور مقصود شیخ کی صحبت سے دل کو زندہ کرنا ہے۔ اسی لیے عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے ان اللہ یبغض الضحاک من غیر عجب اللہ تعالیٰ بغیر تعجب کے ہنسنے والے کو مبغوض رکھتا ہے۔

(۲۹)
وَلَا تَقْعُدَنَّ قُدَّامَہٗ مُتَرَبِّعًا
وَلَا بَادِیًا رِجْلًا فَبَادِرْ اِلَی السَّتْرِ

اور چار زانو شیخ کے سامنے مت بیٹھا کر اور نہ ٹانگیں کھول کر پس جلدی کر ڈھانکنے کی طرف۔

ف مُرید کو بیٹھنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے کہ شیخ کے سامنے چار زانو مت بیٹھ۔ یہ خلافِ ادب ہے۔ جبریل امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو زانو بیٹھتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی زیادہ تر بیٹھنے کا یہی طریقہ تھا اور علماء و زاہدین اور اہل معرفت اور یقین کا بھی یہی طریقہ ہے اور چار زانو بیٹھنا متکبرین کا طریقہ ہے اور ہماری نجات اور ترقی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔

(۳۰)
وَلَا بَاسِطًا سَجَّادَۃً بِحُضُوْرِہٖ
فَلَا قَصْدَ اِلَّا السَّعْیُ لِلْخَادِمِ الْبَرِّ

اور شیخ کی موجودگی میں اپنے لیے مصلّی مت بچھا اس لیے کہ اچھے خادم کا مقصد سوائے خدمت کے اور کچھ نہیں۔

ف مطلب یہ ہے کہ مُرید کا مقصد خدمت شیخ ہوتا ہے ظاہراً و باطناً وہ اِدھر متوجہ ہوتا ہے اور اسی میں اس کا فائدہ ہے لیکن جب یہ اپنے لیے مصلّی بچھائے گا تو یہ دلیل ہے اس کی راحت طلبی پر اور اس کے علاوہ مساوات کا بھی توہم پیدا ہوتا ہے جو کہ بُرا ہے۔

(۳۱)
وَسَجَّادَۃُ الصُّوْفِیِّ بَیْتُ سُکُوْنِہٖ
وَلَا وَکْرَ اِلَّا اَنْ یَّطِیْرَ عَنِ الْوَکْرِ

اور مُرید کے مصلے کا مقام اس کا اپنا گھر ہے۔ تاکہ اس کی مجلس میں لوگوں کو جمع کرلے جب تک کہ وہاں سے نہ ہٹے۔

ف یعنی جیسا کہ شیخ کے سامنے مصلیٰ بچھانا منع ہے اسی طرح شیخ کی مجلس میں اپنے پاس لوگوں کو جمع کرنا منع ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے شیخ کی' ہاں اگر مجاز ہو اور شیخ کی مجلس سے الگ اس کے پاس لوگ فیض کی خاطر جمع ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں بلکہ بہتر ہے جیسا کہ پرندہ کے جب پَر ہو جاتے ہیں تو وہ گھونسلہ چھوڑ کر اپنے دانہ پانی کے لیے خود اُڑتا ہے ماں باپ اس کی تربیت سے بے فکر ہو جاتے ہیں۔

(۳۲) وَمَا دُمْتَ لَمْ تُفْطَمْ فَلَا فَرْجِيَّةٌ عَلَيْكَ وَلَا تَلْقِيْ عَلَيْهَا بِمُسْتَحِرٍ

اور جب تک تجھے شیخ الگ نہ کرے تو مت ڈال عباء اپنے اوپر اور اسے پہننے کی جرأت نہ کر اور اس لباس سے دھوکے میں نہ ڈال۔

ف یعنی اے مُرید جب تک شیخ تیری تربیت میں لگا ہوا ہے اور تو اپنے کمال پر نہیں پہنچا ہے تو نہیں چاہئے تجھے وہ لباس استعمال کرنا جو کہ عرف میں مشائخ کے لیے مخصوص ہے کیونکہ عوام اس دھوکہ میں پڑ جائیں گے کہ تو بھی خواص میں داخل ہوگیا حال یہ ہے کہ ابھی تو طفل مکتب ہے تو خبردار کسی کو دھوکہ میں مت ڈال اور مشائخ کا لباس پہننے کی جرأت نہ کر۔

(۳۳) وَلَا تَرَيَنَّ فِي الْاَرْضِ دُوْنَكَ مُؤْمِنًا وَلَا كَافِرًا حَتّٰى تَغِيْبَ فِي الْقَبْرِ

اور مت دیکھ زمین پر اپنے سے کمتر کسی کو خواہ مومن ہو یا کافر جب تک کہ تو قبر میں نہ پہنچے۔

ف انسان ہر کسی کو اپنے سے بہتر سمجھے وہ خواہ مومن ہو یا کافر۔ مومن کا بہتر ہونا

تو ظاہر ہے کافر کو اس لیے اپنے سے بہتر سمجھے کہ اعتبار خاتمہ پر ہے۔ ممکن ہے کہ وہ کافر اخیر وقت میں نعمت اسلام سے سرفراز ہو جائے اور یہ مومن اس وقت اس دولت سے محروم ہو جائے۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ اور یہ عقیدہ موت تک رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان اپنی ہستی کو مٹادے اپنے کو کچھ نہ سمجھے' دوسرے پر بدگمان نہ ہو۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا اچھے دو اشعار فرمائے ہیں ؂

مرا پیر دانا و مرشد شہاب دو اندرز فرمود بررویٔ آب
یکے آنکہ برخویش خود بیں مباش دگر آنکہ برغیر بد بیں مباش

مجھے میرے دانا پیر نے جب ہم کشتی میں سوار تھے دو نصیحتیں فرمائیں ایک یہ کہ اپنے کو اچھا نہ سمجھے دوسرے یہ کہ اوروں کو برا نہ سمجھے ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ خود بینی کے بت کو توڑ دو اور بدبینی کے خیال کو چھوڑ دو۔ یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے غایت تواضع یہ ہے کہ انسان گھر سے نکلے' جتنا چلے پھرے اور کسی سے ملے اپنے سے کمتر کسی کو نہ دیکھے' یہاں تک کہ گھر واپس آجائے۔

(۳۴) فَاِنَّ خِتَامَ الْاَمْرِ عَنْکَ مُغَیَّبٌ
وَمَنْ لَّیْسَ ذَا خُسْرٍ یَّخَافُ مِنَ الْمَکْرِ

اس لیے کہ انجام کار تیرے علم میں نہیں ہے اور جو صاحب خسارہ نہیں ہے وہ بھی خسارہ سے ڈرتا ہے۔

ف یعنی خسارہ والا تو ہے ہی خسارہ میں اس میں تو کلام نہیں ہے۔ بلکہ صاحب عمل صالح کو بھی ہمیشہ خوف میں رہنا چاہئے۔ ایمان بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ہے۔

جتنا آدمی کا ایمان مضبوط ہوگا' جتنے ہی اس کے اعمال صالحہ زیادہ ہوں گے' اتنا ہی خوف اس کو زیادہ ہوگا۔ عشرہ مبشرہ باوجود بشارتِ جنت کے' اللہ پاک سے ڈرتے

رہتے تھے۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں نماز کے لیے مسجد میں جاتا ہوں تو زنار میری کمر پر ہوتا ہے اور ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ زنار مجھے مندر یا گرجا میں نہ لے جائے۔ جب مسجد میں داخل ہو جاتا ہوں تو وہ زنار ٹوٹ جاتا ہے اور یہ معاملہ پانچ بار میرے ساتھ ہوتا ہے۔

(۳۵) وَلَا تَنْظُرَنَّ يَوْمًا اِلَى الْخَلْقِ اِنَّهٗ
يَخِلِيْ طَلِيْقُ الصُّوْفِيِّ كَدْرِ الْاَسْرِ

اور لوگوں کی طرف ایک سیکنڈ بھی مت دیکھ اس لیے کہ یہ دیکھنا ایک صاف ستھرے کو میلا کچیلا کر دیتا ہے۔

ف یعنی مُرید کو چاہئے کہ اپنے تمام اعمال و افعال اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہو، لوگوں کو دکھانا مقصود نہ ہو تاکہ ریا سے محفوظ رہے۔ ریا عمل کو ضائع کرتا ہے۔ بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آخرت کی مٹھاس وہ شخص نہیں پا سکتا جو چاہے کہ مجھے لوگ پہچان لیں۔ یعنی بزرگ سمجھیں۔ بعض بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ اللہ پاک کے نزدیک وہ آدمی منزلت اور قرب نہیں پا سکتا جس کا خیال ہو کہ لوگ مجھے بزرگ سمجھیں۔

(۳۶) وَاِنْ نَظَمَ الْحَقُّ الْكَرَامَاتِ اَسْطُرًا
فَلَا تُبْدِيَنَّ حَرْفًا لِغَيْرِكَ مِنْ سَطْرِ

اور اگر کرامات کا سلسلہ اللہ تیرے لیے شروع کرے تو کسی کو اس کے حرف سے آگاہ مت کر۔

(۳۷) سِوَى الشَّيْخِ لَا تَكْتُمْهُ سِرًّا فَاِنَّهٗ
بِسَاحَةِ كَشْفِ السِّرِّ يَجْرِيْ عَلٰى بَحْرِ

سوائے شیخ کے کہ مت چھپا کوئی راز اس سے اس لیے کہ شیخ کشف اسرار میں دریا پر چلتا ہے۔

Scanned by CamScanner

ف یعنی اسرار اللہ کے فضل سے مُرید کو منکشف ہو جائیں تو شیخ کو بتلاتا رہے اس لیے کہ شیخ بمنزلہ طبیب حاذق کے ہے اس سے مُرید اپنا راز نہ چھپائے۔ اس لیے عوارف میں لکھا ہے مُرید کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جو واردات اور کرامات مُرید پر ظاہر ہو جائیں اگر اس کے بیان کرنے میں عار نہ ہو تو صراحتاً عرض کر دے۔ اگر عار ہو تو کنایتاً بتا دے لیکن شیخ کے لیے یہ ادب ہے کہ مُرید کے راز کو محفوظ رکھے وہ راز شیخ اور اللہ پاک کے سوا کسی کو معلوم نہ ہو۔ اس لیے کہا گیا ہے صُدُوْرُ الْاَحْرَارِ قُبُوْرُ الْاَسْرَارِ بزرگوں کے سینے رازوں کے دفینے ہوتے ہیں۔

(۳۸) وَفِی الْکَشْفِ اِنْ کُوْشِفْتَ رَاجِعَهٗ اِنَّهٗ
لِتَوْضِيْحِ مَا كُوْشِفْتَ مُبْتَسِمُ الثَّغْرِ

اور کشف میں اگر کوئی راز کھل جائے تو شیخ سے رجوع کرے کہ وہ اس کی توضیح خوشی اور ہنسی سے کرے گا۔

ف یعنی تیری اس ترقی پر شیخ خوش ہو جائے گا اس کو اپنی تربیت کا اثر معلوم ہو جائے گا کہ اللہ پاک نے بار آور بنایا اور بڑی محبّت سے اس کی توضیح بیان فرمائے گا۔

(۳۹) وَلَا تَنْفَرِدْ عَنْهُ بِوَاقِعَةٍ جَرَتْ
فَفِيْ غِشَا عَيْنَاكَ وَالسَّمْعُ فِيْ وَقْرِ

اور جو واقعہ تجھے پیش آیا ہے اس میں شیخ سے الگ مت ہو کیونکہ تیری آنکھ پر پردہ ہے اور کان میں گرانی۔

ف یعنی شیخ سے الگ مت ہو اس لیے کہ تو ضعیف البصر، ضعیف السمع ہے اور شیخ قوی البصر، قوی السمع ہے وہ معاملہ کو پرکھ سکتا ہے، اِس لیے کہ اس کا علم وسیع ہے اگر وہ واقعہ صحیح ہے تو شیخ اِس کو برقرار رکھے گا، اگر غلط ہے تو اس کا ازالہ کر دے گا۔

(۴۰) وَفِرَّ اِلَيْهِ فِي الْمُهِمَّاتِ كُلِّهَا
فَاِنَّكَ تَلْقَى النَّصْرَ فِيْ ذٰلِكَ الْفَرِّ

اور ساری مہمات میں شیخ کی جانب رجوع کر اس لیے کہ اس مراجعت میں نصرت و حمایت تیرے ساتھ ہوگی۔

ف عوارف میں لکھا ہے کہ مرید یہ اعتقاد رکھے کہ شیخ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کے لیے دروازہ ہے اسی سے اللہ کے پاس جاؤں گا اور اس سے نکلوں گا اور اس کی طرف لوٹوں گا اور اپنی ساری حوائج دینی و دنیوی شیخ کو بتاتا رہے اور یہ عقیدہ رکھے کہ شیخ میرے لیے اللہ کی طرف رجوع کرے گا جیسا کہ میں نے شیخ کی طرف رجوع کیا اور شیخ کیلئے اللہ کی طرف دروازہ کھلا ہوا ہے تو وہاں سے لیتا ہے اور اسی کے موافق مجھ میں تصرف کرتا ہے۔ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کرتا ہے کیونکہ شیخ اللہ کا امین ہے، مرید کی حوائج کے لیے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے جیسا کہ اپنی حوائج میں رجوع کرتا ہے۔

(۴۱) وَلَا تَکُ مِمَّنْ یَحْسُنُ الْفِعْلُ عِنْدَهٗ
فَیَفْسُدُ اِلَّا اَنْ یَّفِرَّ اِلَی الْکَسْرِ

اور ان لوگوں میں سے مت ہو جن کو اپنا فعل اچھا نظر آ جائے پس فاسد ہو جائے گا تیرا عمل مگر بھاگ عاجزی کی طرف۔

ف اس بیت میں سالک کو عُجب سے ڈرایا ہے کہ اگر تو اپنے عمل کو عُجب کی نگاہ سے دیکھے گا تو یاد رکھ کہ عمل تیرا فاسد ہو جائے گا اور اگر عاجزی اختیار کی اور کہا کہ یااللہ یہ عمل تیرے فضل سے میں نے کیا۔ اگر تو توفیق نہ دیتا تو کبھی اس پر قادر نہ ہوتا، تو اللہ راضی ہو جائے گا اور تیرا عمل قبول فرمائے گا۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسان کا ہر وہ عمل جس کو وہ عجب کی نگاہ سے دیکھے یہ عدمِ قبولیت کی دلیل ہے اور جس عمل کو عجب کی نگاہ سے نہ دیکھا یہ قبولیت کی دلیل ہے۔ اس پر یہ آیت دلیل ہے وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ عمل صالح اللہ پاک

اوپر لے جاتا ہے یعنی قبول فرماتا ہے اور جب اوپر گیا تو تیرے پاس عجب کے لیے کیا رہا۔

(۴۲)
وَمَنْ حَلَّ مِنَ الصِّدْقِ اِلَى تَابَةٍ مَنْزِلاً
يَرَى الْعَيْبَ فِيْ اَفْعَالِهِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ

اور جو پہنچ گیا صدقِ رجوع الی اللہ سے منزل پر تو دیکھتا ہے اپنے افعال میں عیب اور حال یہ ہے کہ وہ بری ہے۔

ف یعنی جب انسان اللہ کی طرف صحیح رجوع کرتا ہے تو وہ افعال جو اس کو قرب خداوندی تک پہنچاتے ہیں ان میں وہ عیب دیکھتا ہے اور اس کو وصول الی اللہ کے لیے ناکافی سمجھتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ افعال عیب سے بری ہیں۔ اس لیے کہ وہ افعال ظاہراً و باطناً شریعت اور حقیقت میں صحیح ہیں۔ مگر سالک یہ خیال کرتا ہے کہ شاید کوئی نقص اس میں آیا ہو جو کہ قرب میں رکاوٹ ہو۔ ابو یعقوب اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس کو اللہ پاک اپنا دوست بناتا ہے تو وہ اپنے اخلاص میں تقصیر دیکھتا ہے اور اذکار میں غفلت اور صدق میں نقصان اور فقر میں عدمِ رعایت۔ تو اپنے سارے احوال اس کے نزدیک ناپسند ہو جاتے ہیں اور کوشش کرتا ہے کہ میرے سارے احوال قابل قبول ہو جائیں۔ ابو عمر اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عبودیت میں اس وقت تک قدم صحیح نہیں جب تک انسان اپنے سب افعال کو ریا نہ سمجھے اور احوال کو دعویٰ تاکہ مغرور نہ ہو جائے اسی لیے تو بایزید بسطامی سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا ایک بار کلمہ توحید صاف ہو جائے یعنی قبول ہو جائے تو اس کے بعد مجھے کوئی فکر نہیں۔

دعواتِ فضلیہ

یہ کتاب یعنی "دعواتِ فضلیہ" شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور العباسی المدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے جو کہ آپ نے اپنے شیخ حضرت مولانا محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی خواہش پر تحریر فرمائی۔ منجملہ دیگر مفید مضامین کے اس میں شیخ ممدوح نے سات دن کی ماثورہ دعائیں جمع فرمائی ہیں جو کہ نہایت پُر تاثیر ہیں۔ سالکان طریقت کو چاہئے کہ ان دعاؤں کو وظیفہ حیات بنائیں۔ سیدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات میں چونکہ مذکورہ دعائیں رہی ہیں اس لیے افادہ عام کے لیے یہ دعائیں یہاں درج کی جاتی ہیں۔:

القسم الاول

اَلْحِزْبُ الْاَوَّلُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

پہلی منزل بروز جمعہ

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ

بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذات گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ○ اٰمِيْنُ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار' نہایت رحم والا' مہربان اور روز جزا کا حاکم ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا نہ اُن کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا (اے خدا) قبول فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ○ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○

اے رب ہمارے قبول کر ہم سے تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے' ہم پر توجہ

فرما' بلاشبہ تو ہی توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

اے پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر و استقلال نازل فرما اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے۔

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ○ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَآ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ○

سنا ہم نے اور مانا ہم نے بخشش مانگتے ہیں ہم تیری اسے ہمارے پروردگار اور تیری طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہم کو اس کے وبال میں نہ پکڑ اور اے ہمارے پروردگار جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں جس طرح اُن پر تو نے احکام سخت کا بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال اور اے ہمارے پروردگار اتنا بوجھ جس کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا اور ہمارے قصوروں سے درگزر کر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مددگار ہے پس ان لوگوں کے مقابلے میں جو کافر ہیں ہماری مدد کر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ

رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ○ رَبَّنَا اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ○

اے ہمارے پروردگار ہم کو راہ راست پر لانے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت کا خلعت عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے' اے ہمارے پروردگار تو اس دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کرے گا' بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناتوانی اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے اور تاوان (قرض) اور گناہ سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور فتنہ سے آگ کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے اور مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے۔

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِىْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

اے اللہ! دھو دے میرے گناہ برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرے دل کو گناہوں سے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسا فصل کر دے جیسا مشرق اور مغرب میں تو نے فصل کیا

-۷

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْقَسْوَۃِ وَالْغَفْلَۃِ وَالْعَیْلَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَاءِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُکَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ۔

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے اور سستی اور بزدلی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں میں قبر کے عذاب سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگ دستی سے اور ذلت و خواری سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری محتاجی سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضدا ضدی سے اور سنانے سے اور دکھانے سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بارِ قرضہ سے۔ اے اللہ! تیری پناہ پکڑتا ہوں میں فکر سے اور غم سے اور کم ہمتی سے اور سستی اور اور بخل سے اور بزدلی سے اور بارِ قرضہ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بخل سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں بزدلی سے

اور تیری پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچوں اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذابِ قبر سے۔

اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا۔

اے میرے رب دے میرے نفس کو پرہیزگاری اس کی اور پاک کر اس کو تو اُن سب سے بہتر ہے جنہوں نے اس کو پاک کیا تو ہی دوست اس کا اور مولا اس کا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

یا اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دُعا سے جو مستجاب نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

یا اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں بزدلی سے اور بخل سے اور بڑی عمر سے اور دل کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے آقا اور سردار محمد ﷺ پر

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری ہو جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور اُن کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت کاملہ نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

اَلْحِزْبِ الثَّانِیْ لِیَوْمِ السَّبْتِ

دوسری منزل بروز شنبہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے آقا اور سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری ہو جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور اُن کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل ہو اُن کی آل اور اصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

اے ہمارے پروردگار ہم تجھ پر ایمان لائے تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

کہہ اے اللہ مالک مُلک کے دیتا ہے تو مُلک جس کو چاہے اور چھین لیتا ہے مُلک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے زندہ کو مُردے سے اور نکالتا ہے مُردہ کو زندہ سے اور رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ○

اے میرے پروردگار اپنی جناب سے مجھ کو بھی نیک اولاد عنایت فرما کہ تو سب کی دعائیں سنتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ○

اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم اس چیز پر جو تُو نے اُتاری اور پیروی کی ہم نے رسول کی، پس ہم کو بھی شاہدوں کی فہرست میں شامل فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○

اے رب ہمارے بخش دے ہمارے گناہ اور زیادتی ہمارے کاموں میں اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو کافروں کے مقابلے میں۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے یہ بے فائدہ پاکی ہے تجھ کو پس بچا ہم کو آگ کے عذاب سے۔

رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

اے ہمارے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو بہت ہی خوار کیا اور وہاں گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

اے ہمارے پروردگار ہم نے ایک منادی کرنے والے یعنی پیغمبر کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے، پس اے ہمارے پروردگار ہمارے قصور معاف فرما اور ہم پر سے ہمارے گناہ دور کر اور نیک بندوں کے ساتھ ہمارا بھی خاتمہ بالخیر کر۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝

اے ہمارے رب جیسے جیسے نعمتوں کے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے کئے ہیں ہم کو نصیب کر، ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کر تحقیق تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ اَنْتَ

اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ۔

یااللہ! میں بوسیلہ تیری عزت کے پناہ پکڑتا ہوں نہیں کوئی معبود سوائے تیرے اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو اور تو ہے وہ زندہ جس کو کبھی موت نہ آئے گی اور جن اور انس تمام مرجائیں گے یا اللہ ہم تیری پناہ پکڑتے ہیں بلا کی مشقت اور بد بختی کے پالینے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ۔

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام کی برائی سے جو نہیں کیا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے اور تیرے عذاب کے اچانک آ جانے سے اور تیرے تمام غصوں سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اپنی شنوائی کی برائی سے اور اپنی بینائی کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنی شہوت کی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

اے اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے محتاجی اور فاقہ اور ذلت سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔

اے اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور پناہ پکڑتا ہوں کسی چیز پر گر پڑنے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ گڑبڑ میں ڈال دے مجھے شیطان موت کے وقت اور پناہ پکڑتا ہوں میں اس سے کہ مروں جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ مروں میں زہریلے جانور کے کاٹنے سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق اور اعمال سے اور نفسانی خواہشوں اور بیماریوں سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

اے اللہ! ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ سب بھلائیاں جو مانگی ہیں تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیری مدد سے ان بری چیزوں سے جن سے پناہ مانگی ہے تیرے نبی محمد ﷺ نے اور تو ہی ہے لائق مدد طلب کئے جانے کے اور تجھ ہی تک پہنچا دینا ہے اور نہیں ہے بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور اُن کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت نازل ہو اُن کی آل اور اُن کے اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

اَلحِزْبُ الثَّالِثُ لِيَوْمِ الْاَحَدِ

تیسری منزل بروز اتوار

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان اور رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت کاملہ اور سلامتی نازل فرما ان کی آل و اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار

کے موافق۔

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا○

اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے نجات دے جہاں کے رہنے والے ظالم ہوں اور اپنی طرف سے (کسی کو) ہمارا حامی اور ہمارا مددگار بنا۔

رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○

اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایسا خوان نازل فرما جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے عید ہو اور تیری نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو ہی سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ○ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ○

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے تو ہمیں تصدیق کرنے والوں میں لکھ اور ہم امیدوار ہیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو صالحین کے ساتھ (جنت میں) داخل کرے گا۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ○ رَبَّنَآ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ○ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ○

اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالمین (کے زمرہ) میں شامل نہ فرما' اے ہمارے پروردگار تو ہی ہمارا کارساز ہے' پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب

سے بہتر مغفرت کرنے والا ہے اور ہمارے لیے اس دنیا اور آخرت (دونوں) میں بھلائی لکھ دے۔ بیشک ہم تیری طرف رجوع ہوئے۔ اے ہمارے رب بیشک تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور اللہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○

اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر تو ہماری مغفرت نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو ہم البتہ نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ۔

اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے پڑوسی سے رہنے کی جگہ میں' اس لیے کہ صحرائی پڑوسی (عارضی ہوتا ہے) بدلتا رہتا ہے۔ میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے ساتھ کفر اور قرض سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے دباؤ اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کے طعن سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ

دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں علم بے نفع، دل بے خشوع اور دعاء بے قبول اور نفس بے سیر اور بھوک سے کیونکہ وہ بری ہم خواب (آرام میں مخل ہونے والی) ہے اور خیانت سے کہ وہ بری خصلت ہے اور سستی اور بخل اور بزدلی اور بڑھاپے سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچوں اور دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنَجِّيَاتِ اَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری مغفرت کے اسباب اور تیرے امر (یعنی عذاب) سے نجات دینے والے اسباب اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کے حصول اور بہشت (میں داخلہ) کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کے سائل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا يُسْمَعُ۔

اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع کا طلب گار ہوں اور علم بے نفع سے پناہ کا خواہاں ہوں۔ اے اللہ! میں علم بے نفع اور عمل نامقبول اور قلب بے خشوع اور دُعاء نامقبول سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ

عَنْ دِیْنِنَا۔

اے اللہ! ہم مرتد ہو جانے (کی بُرائی) سے اور اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈالے جانے سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ کے عذاب سے اور ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں اور دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔

اے اللہ! ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دُعا سے جو شرفِ قبول حاصل نہ کرے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ خَطَئِیْ وَعَمَدِیْ۔

اے اللہ! میرے غیر ارادی اور خود ارادی گناہوں کو معاف کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بُرے دن اور بُری رات اور بُری گھڑی اور بُرے ساتھی اور جائے رہائش کے بُرے پڑوسی (کے شر) سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَيِّئِ الْاَسْقَامِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص' جنون' جذام اور تمام بری بیماریوں سے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں ضد و مخالفت' نفاق اور اخلاق رذیلہ سے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔

اے اللہ! اپنے معاملات میں میری خطا' نادانی اور زیادتی کو معاف فرما اور ان تمام اُمور میں بھی جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (میرے ساتھ یہی معاملہ فرما)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَ خَطَئِیْ وَ عَمَدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

اے اللہ! میرے ان تمام گناہوں کو جن میں میری سعی کو دخل تھا یا نہ تھا اور بے ارادہ صادر ہوئے یا ارادہ سے معاف فرما (میں معترف ہوں) یہ سب مجھ میں ہیں تو ہی سب سے پہلا اور تو ہی سب سے پچھلا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ۔

اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت کی طرف پھیر دے۔ اے اللہ! مجھے ہدایت فرما اور مجھے راہ راست پر لگا دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درست روی کا طلب گار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ نازل فرما اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور ان کی آل اور اصحاب پر بھی نزولِ رحمت ہو ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے مطابق۔

اَلْحِزْبُ الرَّابِعُ لِيَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

چوتھی منزل بروز پیر

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری ہو جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت نازل فرما ان کی آل واصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ○ رَبِّ اغْفِرْلِيْ

وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○

اے ہمارے پروردگار ہم کو صبر کا خوگر بنا دے اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔ اے میرے رب میری اور میرے بھائی کی مغفرت فرما اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو ہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ○ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ○

ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب ہم کو ظالموں کا تختہ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں (کے ظلم و ستم) سے نجات دے۔ اے میرے پروردگار میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے ان اُمور کا سوال کروں جن کا مجھے علم نہیں اور اگر تُو میری مغفرت نہ فرمائے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔ اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی میرا کارساز ہے دُنیا اور آخرت میں، مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل فرما۔ بیشک میرا پروردگار دُعا کا سننے والا ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اے میرے پروردگار مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری دُعا قبول فرما اے ہمارے پروردگار جس دن حساب لیا جائے گا اُس دن میری

اور میرے والدین اور تمام مومنین کی مغفرت فرما۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا○

اے میرے پروردگار ان دونوں (یعنی میرے والدین) پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے (شفقت سے) بچپن میں میری پرورش کی۔

رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا○

اے میرے پروردگار! مجھ کو اچھی جگہ داخل کر اور مجھ کو اچھی طرح نکال اور اپنی جانب سے مجھے غلبہ اور مدد دے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا○

اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی رحمت خصوصی سے نواز اور ہمارے کام میں ہدایت و بھلائی عطا فرما۔

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي○ وَيَسِّرْ لِيٓ اَمْرِي○ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا○ اَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ○ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ○ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيْهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي اٰخِرَتِي الَّتِي فِيْهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَ عَافِنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ۔

اے میرے پروردگار میرا سینہ کھول دے اور میرے کام میں آسانی فرما' اے میرے پروردگار میرے علم میں زیادتی فرما' مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں' تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں اے میرے پروردگار مجھے تنہا نہ چھوڑ درآنحالیکہ تو بہترین وارث ہے' اے میرے پروردگار حق کے ساتھ فیصلہ کردے اور ہمارا پروردگار مہربان ہے ان باتوں میں اس سے مدد مانگی جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو خداوندا میں تجھ سے رہنمائی' پرہیزگاری' پاکدامنی اور تونگری کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ میرے دین کو جو میرے معاملات کی حفاظت کا سبب ہے' درست فرما اور میری دنیا کو بھی جس میں میری معاش ہے اُستوار فرما اور میری آخرت کو جو میری جائے رجوع ہے بہتر بنا دے اور زندگی کو ہر بھلائی میں ترقی کا سبب قرار دے اور موت کو ہر بُرائی سے خلاصی کا سبب بنا دے اے میرے پروردگار میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق دے اور ہدایت دے اے میرے پروردگار میری مدد فرما اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ کر اور مجھے ہدایت فرما اور راہ یابی میرے لیے آسان فرما دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے مقابلے میں میری مدد فرما۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ ذَکَّارًالَّکَ شَکَّارًا لَّکَ رَھَّابًالَّکَ مِطْوَاعًا لَّکَ مُطِیْعًا اِلَیْکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا۔

اے میرے پروردگار مجھے ایسا بنا دے کہ میں تجھے بہت زیادہ یاد کروں' تیرا بہت شکر کروں' تجھ سے بے حد خائف رہوں' تیرا بے انتہا فرمانبردار اور مطیع ہوں' تجھ ہی سے سکون پانے والا اور تیری طرف متوجہ اور رجوع رہوں۔

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حُوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ۔

اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھو دے اور میری دُعا

قبول کر اور میری حجت ثابت کر دے اور میری زبان کو درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت فرما اور میرے سینے کی کدورت دور فرما دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ۔

اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما' ہم سے راضی ہو جا اور ہم سے قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما دے اور ہمیں دوزخ سے بچا اور ہمارے سارے حالات درست فرما دے۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ○ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا۔

اے اللہ ہمارے دلوں میں اُلفت پیدا فرما اور ہمارے درمیان اصلاح فرما دے اور ہمیں سلامتی کے راستوں پر لگا دے اور ہمیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آ اور ظاہری و باطنی بُرائیوں سے ہمیں دور رکھ اور ہماری سماعتوں و بصارتوں اور ہمارے دلوں اور ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما کیونکہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور کر دے ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا اور اُس پر تیری ثنا کرنے والا اور اس کے قابل بنا دے اور اسے ہم پر تمام کر دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ وَ

اَسْئَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَخُلُقًا مُسْتَقِیْمًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَاتَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔

اے اللہ میں تجھ سے ہر امر میں ثباتِ قدم کا طلب گار اور تجھ سے اعلیٰ درجہ کی صلاحیت کا سائل ہوں اور تجھ سے تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کی خوبی عطا کرنے کی درخواست کرتا ہوں اور تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم اور استوارِ اخلاق عطا کرنے کا خواہاں ہوں اور تجھ سے اُس برائی (میں مبتلا ہونے) سے پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور تجھ سے اس بھلائی کا طلبگار ہوں جسے تو جانتا ہے اور ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے (تُو تو سب کچھ جانتا ہے) کہ بلاشبہ تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے اور ظاہری و باطنی اور وہ تمام گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَایَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا۔

خداوند ہمیں اپنی خشیت عطا فرما کہ وہ ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے باعث تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور وہ یقین پیدا فرما جس سے ہم پر دنیا کے مصائب آسان ہو جائیں اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہماری شنوائی اور ہماری بینائی اور ہماری قوت سے متمتع فرما دے اور ان کو ہمارا وارث بنا دے اور ہم پر ظلم کرنے والوں سے ہمارا انتقام لے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمارے دین میں مصیبت نہ پیدا فرما اور دنیا کو بھی ہمارا اہم ترین مقصد اور ہماری معلومات کا منتہا اور ہماری پسند کی انتہا نہ بنا دے اور ہم پر اسے مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل کی جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل فرما ان کی آل و اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

اَلْحِزْبُ الْخَامِسُ لِيَوْمِ الثُّلَاثَاءِ

پانچویں منزل بروز منگل

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل فرما ان کی آل و اصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ○ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ○

اے رب میرے مجھ کو بابرکت جگہ اُتار کہ تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے ظالموں میں شامل نہ کر۔

رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ○ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ○

اے میرے پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ○ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ○

اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما کہ تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا کَانَ غَرَامًا○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا○

اے ہمارے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دُور رکھ کہ اس کا عذاب تکلیف دہ ہے۔ بلاشبہ وہ بدترین جگہ اور بُرا مقام ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا○

اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک عنایت فرما اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُکْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ○ وَاجْعَلْ لِّیْ

لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

اے میرے پروردگار! بخش مجھ کو حکم اور مجھے صالحین میں شامل فرما دے اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک جاری کر دے اور مجھے جنت نعیم کے وارثوں میں بنا دے اور جس دن لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں مجھے رسوا نہ کر جس دن کہ مال اور اولاد کچھ فائدہ نہ دیں گے مگر اس کو جو اللہ کے پاس پاک دل لے کر آیا۔

رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ۝ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے اہل و عیال کو ان کاموں سے نجات دے جو یہ لوگ کرتے ہیں، اے میرے پروردگار میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما اور مجھے اور میرے ساتھی مومنین کو نجات دے۔

اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ۔

اے اللہ! ہمیں بڑھا اور ہمیں نہ گھٹا اور ہمیں عزت عطا فرما اور ذلیل نہ کر اور ہمیں عطا فرما اور محروم نہ کر اور ہمیں ترجیح دے اور ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہو جا۔ اے اللہ! میری بھلائی میرے دل میں ڈال دے اور مجھے اپنے نفس کے شر سے محفوظ رکھ۔

اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى رُشْدِ اَمْرِيْ۔

اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ اور مجھے میرے کام کی

اصلاح کی ہمت عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ۔

اے اللہ! میرے پوشیدہ، علانیہ، سہواً اور عمداً اور نادانستہ (صادر شدہ) گناہوں کی مغفرت فرما۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

میں اللہ سے دُنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَ حُبَّ الْمَسٰكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِيْ وَ تَرْحَمَنِيْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلٰى حُبِّكَ۔

میں اللہ سے دُنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے، بُرائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کی توفیق کا خواستگار ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور اس بات کا سائل ہوں کہ جب تو کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ فرمائے تو مجھے اس آزمائش سے دوچار ہونے سے قبل وفات دے اور میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے عمل کی محبت کا طلبگار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

اے اللہ میرے لیے اپنی محبت کو میری ذات اور میرے اہل و عیال کے لیے آبِ خنک سے زیادہ عزیز کر دے۔

اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا

تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ۔

اے اللہ! جس طرح تو نے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی اسی طرح اس کام میں مجھے ہمت و قوت عطا فرما جو تیرا پسندیدہ ہے۔ اے اللہ! میری جن ناپسندیدہ چیزوں کو تو نے مجھ سے دور کر دیا ہے تو ان سے اس میں گنجائش پیدا کر دے جنہیں تو پسند کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِيْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِيْ۔

اے اللہ! میری سماعت و بصارت کو میرے لیے فائدہ مند بنا دے اور ان دونوں کو میرا وارث بنا دے اور ظالم کے مقابلے میں میری مدد فرما اور اس سے میرا انتقام لے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ۔

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَ مُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ فِيْ اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا جو نہ پلٹے اور ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو اور ہمیشہ کی جنت کے اعلیٰ درجات میں محمد ﷺ کی رفاقت کا سائل ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ اِيْمَانٍ وَاِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا تُتْبِعُهُ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کے ساتھ تندرستی اور حسن اخلاق کے ساتھ ایمان کا اور ایسی کامیابی کا جس کے ساتھ فلاح و بہبود ہو اور تیری رحمت اور تیری

جانب سے عافیت و مغفرت کا اور خوشنودی کا طلبگار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ۔

اے اللہ! تو نے مجھے جو علم دیا ہے اُسے میرے لیے نافع بنا دے، مجھے ان اُمور کا علم دے جو میرے لیے نافع ہوں اور میرے علم میں ترقی عطا فرما، ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کی حمد (ضروری) ہے اور میں اللہ سے اہل دوزخ کی حالت سے پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوةَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْئَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ وَ کَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُکَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُکَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَائِکَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ۔

اے اللہ میں تیرے علم غیب اور تیری مخلوق پر قدرت کے واسطے سے اس وقت تک مجھے زندہ رکھنے کا طلب گار ہوں جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہو اور اس وقت مجھے وفات دے جبکہ تیرے علم کے اعتبار سے میرے لیے وفات بہتر ہو اور میں پوشیدہ و علانیہ (ہر حال میں) تیری خشیت اور خوشی و غصہ (ہر حال میں) قول (و فعل) کے اخلاص کا سائل اور ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو طلبگار ہوں اور قضا پر راضی رہنے اور موت کے بعد پُر سکون عیش اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا خواہاں

ہوں اور تجھ سے ضرر رساں تکلیف اور گمراہ کن آزمائش سے پناہ کا طلب گار ہوں۔

اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَالَمْ اَعْلَمْ۔

اے اللہ! ہمیں زینت ایمان سے آراستہ اور ہمیں راہ یاب اور ہدایت یافتہ راہنما بنادے۔ اے اللہ میں تجھ سے دنیوی و اُخروی اور ہر اُس بھلائی کا جس کا مجھے علم ہو یا نہ ہو طلبگار ہوں اور دنیوی و اُخروی ہر اُس بُرائی سے جس کا مجھے علم ہو یا نہ ہو تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ عَبْدُکَ وَ نَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَمِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْعَمَلٍ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ لِّیْ خَیْرًا وَاَسْئَلُکَ مَا قَضَیْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَہٗ رُشْدًا۔

اے اللہ میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے مانگی تھی اور ہر اُس بُرائی سے پناہ کا طالب ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی تھی۔ اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور ایسے قول و عمل کا جو اس سے قریب تر کردے طلبگار ہوں اور دوزخ اور ایسے قول و عمل سے جو اس سے قریب کردے پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے ہر قضا کو میرے لیے خیر بنا دینے کا خواستگار ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر اس امر میں انجامِ کار کو بہتر بنا دینے کا سائل ہوں جو تُو نے

میرے لیے مقدر فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور اُن کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل فرما اُن کی آل و اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

اَلْحِزْبُ السَّادِسُ لِيَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ

چھٹی منزل بروز بدھ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت و سلامتی نازل فرما ان کی آل و اصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ○

اے میرے پروردگار تو مجھے ان تمام انعامات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے شکر ادا کرنے اور تیری رضا کے بموجب اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں (کے زمرہ) میں شامل فرمادے۔

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ۔

اے میرے پروردگار میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرمادے۔

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ○

اے میرے پروردگار مجھے ظالم قوم (کے ظلم) سے نجات دے۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ○

اے میرے رب میں ہر اس بھلائی کا محتاج ہوں جو تو مجھ پر نازل فرمائے۔

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ○

اے میرے پروردگار مجھے مفسد قوم پر غالب کردے۔

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ○

شام و صبح (کے اوقات میں) جو تم پر آتے ہیں اللہ ہی کی پاکی ہے۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ○ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ کَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ○ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ○

اور اسی کی حمد (کی جاتی) ہے آسمانوں اور زمین میں اور سہ پہر اور دوپہر (کے اوقات) میں وہ زندہ کو مُردہ سے اور مُردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اُس کی

موت (خشکی) کے بعد زندہ (تروتازہ) کرتا ہے اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔ اے میرے پروردگار مجھے سعادت مندوں میں سے (اولاد) عطا فرما۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ○

آپ فرما دیجئے کہ اے اللہ زمین اور آسمانوں کے خالق اور پوشیدہ و ظاہر کے عالم تو ہی اپنے بندوں کے اختلافی اُمور میں فیصلہ فرمائے گا۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ○ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ○ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ○

اے ہمارے پروردگار تو اپنے علم اور رحمت کے اعتبار سے ہر شے کو محیط ہے پس تو ان لوگوں کی مغفرت فرما جو تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری راہ پر چلے اور انہیں عذابِ دوزخ سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے پروردگار ان کو اور ان کے نیک باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد (یعنی فروع) کو ہمیشہ رہنے کی جنت میں جن کا تُو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے داخل فرما بلاشبہ تو ہی غالب اور باحکمت ہے اور اُن کو تکالیف سے بچا اور اُس دن جنہیں تو نے تکالیف سے بچالیا بلاشبہ تُو نے اُن پر رحم ہی فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

اے اللہ تمام اُمور میں ہمیں حسن انجام سے ہمکنار کر اور دنیا کی رسوائی اور

آخرت کے عذاب سے ہمیں پناہ دے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا۔

اے اللہ کھڑے ہونے' بیٹھنے' سونے (کی تمام حالتوں) میں مجھے اسلام پر قائم اور اسلام کے واسطے سے مجھے محفوظ رکھ اور کسی دشمن و حاسد کو میرے ساتھ تمسخرو طعن کا موقع نہ دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدِکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَآ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ وَاَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ ھُوَبِیَدِکَ کُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَادَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اے اللہ میں تجھ سے ہر بھلائی کا کہ اس کے خزانے تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اُس شے کی بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے اور ہر اُس بھلائی کا طلبگار ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ اے اللہ! کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر و رنج دور کئے بغیر اور کوئی قرض ادا کئے بغیر اور دنیا و آخرت کی کوئی حاجت پوری کئے بغیر نہ چھوڑ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ۔

اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر میری مدد فرما۔ اے اللہ!

اپنے عطا کردہ رزق پر مجھے قانع بنا دے اور اس میں میرے لیے برکت پیدا کر دے اور ہر اس چیز پر میرا نگراں بن جا جو میرے سامنے نہیں ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ۔

اے اللہ میں تجھ سے پاک زندگی، درست موت اور ایسی واپسی کا طلبگار ہوں جس میں رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ رِضَاکَ ضُعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَا صِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَھٰی رِضَائِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْئَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْئَ بَعْدَکَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ نَاصِیَتُھَا بِیَدِکَ۔

اے اللہ! میں ضعیف ہوں تو اپنی مرضیات میں میرے ضعف کو قوت سے بدل دے اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے خیر کی طرف لے جا اور اسلام کو میری پسندیدگی کا منتہیٰ قرار دے۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں، قوی کر دے اور میں ذلیل ہوں باعزت کر دے اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما۔ اے اللہ! تو ہی اول ہے جس کے پہلے کوئی نہیں اور تو ہی وہ آخر ہے جس کے بعد کوئی نہیں میں تجھ سے ہر چوپائے کی بُرائی سے کہ اس کی قسمت کا تو مالک ہے پناہ چاہتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَسْئَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَاءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، عمدہ دعا، اچھی کامیابی اور اچھے عمل، بہتر ثواب، اچھی زندگی اور بہتر موت (عطا فرمانے) کا طلب گار ہوں مجھے ثابت قدم رکھ میرے (اعمال صالحہ کے) پلڑوں کو بھاری کر دے اور میرے ایمان کو مضبوط کر دے اور میرا درجہ بلند کر دے، میری نماز قبول فرما اور میری خطا بخش دے اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجات مانگتا ہوں، آمین۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَ خَوَاتِمَهٗ وَ جَوَامِعَهٗ وَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَ ظَاهِرَهٗ وَ بَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے آغاز و اختتام اور اس کے تمام احوال یعنی اس کے اول و آخر اور ظاہر و باطن میں اپنی توفیق اور مدد میرے شامل حال رکھنے اور جنت کے بلند درجات عطا فرمانے کا طلبگار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَ خَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَ خَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَ خَیْرَ مَا بَطَنَ وَ خَیْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر کام اور اپنے ہر فعل اور ہر عمل اور باطن و ظاہر (ہر ایک) میں خیر ہی خیر اور جنت کے مقامات عالیہ کا طالب ہوں، آمین۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَ تَضَعَ وِزْرِیْ وَ تُصْلِحَ اَمْرِیْ وَ تُطَهِّرَ قَلْبِیْ وَ تُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَ تُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَ تَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے میرا ذکر بلند کرنے اور میرا بوجھ اتارنے اور میرے معاملات کی درستگی اور میرے دل کی صفائی و پاکیزگی اور میری شرمگاہ کی حفاظت کرنے اور میرے دل کو منور کرنے اور میرے گناہوں کی مغفرت فرمانے اور جنت

کے اعلیٰ مراتب عطا فرمانے کا سوال کرتا ہوں۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَ فِیْ مَمَاتِیْ وَ فِیْ عَمَلِیْ وَ تَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَاَسْئَلُکَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ۔ اٰمِیْنَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے میری سماعت و بصارت اور میری جان اور میرے تن اور میرے اخلاق اور میرے اہل و عیال اور میری زندگی اور میری موت اور میرے عمل میں برکت و بھلائی کا طلبگار ہوں اور میری نیکیاں قبول فرمالے اور میں تجھ سے جنت کے بلند درجات مانگتا ہوں۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِیْ۔

اے اللہ! میرے سن رسیدہ ہونے اور میری عمر کے ختم ہونے تک اپنا وسیع ترین رزق مجھ کو عطا فرما۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْغِنٰی وَغِنَا مَوْلَایَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اور اپنے اعزاء و اقارب کے لیے غنا کا طالب ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا۔

اے اللہ! مجھے بہت صبر کرنے والا، بے حد شکر گزار بنادے اور مجھے اپنی نظر میں ذلیل اور لوگوں کی نظروں میں بزرگ بنادے۔

اَللّٰھُمَّ ضَعْ فِیْ اَرْضِنَا بَرَکَتَھَا وَزِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا۔

اے اللہ! ہماری (یعنی ہمیں عطا کردہ) زمین میں برکت، تازگی اور سکون عطا

فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَنْحَلُّ بِھَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِھَا الْکُرَبُ وَ تُقْضٰی بِھَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِھَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے آقا اور سردار محمد ﷺ پر (ایسی رحمت) جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور سختیاں دور ہو جائیں اور جس سے حاجتیں حاصل کی جائیں اور جس سے پسندیدہ مقاصد اور بہترین انجام حاصل ہوں اور اُن کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور (رحمت نازل فرما) ان کی آل اور اصحاب پر ہر لحہ اور ہر سانس میں اپنی معلومات کی شمار کے مطابق۔

اَلْحِزْبُ السَّابِعُ لِيَوْمِ الْخَمِيْسِ

ساتویں منزل بروز جمعرات

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَ سَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہو جائیں اور حاجتیں پوری ہو جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہو جائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت نازل فرما ان کی آل و اصحاب پر ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○

اے میرے پروردگار تو مجھے ان تمام انعامات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے شکر کرنے اور تیری خوشنودی کے بموجب اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما اور میرے لیے میری اولاد میں صلاح اور تقویٰ پیدا فرما دے میں نے تیری طرف رجوع کیا اور میں فرمانبرداروں میں ہوں۔ اے ہمارے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کی جنھوں نے ایمان میں ہم سے سبقت کی مغفرت فرما اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ و حسد نہ پیدا ہونے دے' اے ہمارے پروردگار بلاشبہ تو ہی بڑا شفیق و مہربان ہے۔

رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ○ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○

اے ہمارے پروردگار ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنا اور اے پروردگار ہمیں معاف فرما بیشک تو ہی غالب اور باحکمت ہے۔

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

اے ہمارے پروردگار ہمارے لیے ہمارے نور کو کامل کر دے اور ہماری مغفرت فرما بلاشبہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ○

اے میرے رب میری اور میرے والدین کی اور ہر اُس شخص کی جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مومنین اور مومنات کی مغفرت فرما۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بے حد رحمت والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ○

آپ فرما دیجئے کہ صبح کے خالق کی پناہ میں آتا ہوں ہر اُس شے کی بُرائی سے جو اُس نے پیدا کی اور شب تاریک کی بُرائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں (تعویذوں) پر پھونکنے والوں کی بُرائی سے اور حاسد کی بُرائی سے جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان' نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ○ مَلِكِ النَّاسِ○ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ○ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ○

آپ فرما دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار' لوگوں کے بادشاہ (حقیقی) اور لوگوں کے معبود (برحق) کی پناہ چاہتا ہوں وسوسہ انداز (اور نام خدا سن کر پیچھے) ہٹ جانے

والے کی برائی سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرتا ہے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

اے اللہ پاکی تیرے ہی لیے (خاص) ہے اور اس (جنت) میں ان کی دعا (بوقت ملاقات) سلام (علیکم) ہوگی اور ان کا آخری قول یہ ہوگا کہ خدا رب العالمین ہی کیلئے حمد (اور اسی کیلئے شکر) ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ فَلَا شَىْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَىْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَىْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا شَىْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِىَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ۔

اے اللہ تو ہی ایسا اول ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی نہیں اور ایسا آخر ہے کہ تیرے بعد کوئی نہیں اور ایسا ظاہر ہے کہ تجھ سے زیادہ ظاہر و برتر کوئی نہیں اور ایسا باطن ہے کہ تجھ سے (زیادہ باطن اور) ماورا کوئی نہیں۔ ہم تجھ سے اپنے قرض کی ادائیگی اور محتاجی اور مفلسی کو دور کرنے کا سوال کرتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِىْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ۔

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے صالح ترین اُمور میں تیری ہدایت اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ کا سائل ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ وَاَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِىْ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ عَلَىَّ اِنَّكَ اَنْتَ رَبِّىْ۔

اے اللہ میں اپنے گناہ کی مغفرت اور میں اپنے صالح ترین اُمور میں تیری ہدایت کا طلب گار ہوں اور میں تیری طرف رجوع ہوتا اور توبہ کرتا ہوں پس تو میری طرف توجہ فرما اور میری یہ توبہ قبول کر بلاشبہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔

اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ۔

اے اللہ تو مجھے اپنا ہی آرزو مند بنا لے اور میرے سینے میں بے پایاں وسعت و غنا پیدا کر دے اور اپنے عطیات میں میرے لیے برکت پیدا فرما دے اور (میرے حقیر اعمال) مجھ سے قبول فرما کہ یقیناً تو ہی میرا رب ہے۔

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَ يَا سَيِّدَنَا وَ يَا مَوْلَانَا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ أَنْ لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ۔

اے وہ کہ جس نے جمیل کو عیاں اور قبیح کو مخفی کر دیا۔ اے وہ کہ گناہ پر (فوری) گرفت نہیں کرتا اور پردہ دری نہیں کرتا' اے بڑے معاف کرنے والے' اے بہتر درگزر کرنے والے' اے وسیع مغفرت والے' اے رحمت کے ساتھ ہاتھوں کو بڑھانے والے' اے ہر پوشیدہ کے مالک' اے ہر شکایت کے آخری سننے والے' اے کرم کے ساتھ درگزر کرنے والے' اے بڑے احسان والے' اے استحقاق سے قبل نعمتوں کا آغاز فرمانے والے' اے ہمارے پروردگار اور اے ہمارے آقا اور اے ہمارے مالک اور اے ہمارے اُمیدوں کے مقصود میں تجھ سے اے اللہ اس بات کا سائل ہوں کہ تو مجھے آگ میں نہ جلا۔

تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَظُمَ حِلْمُكَ فَعَفَوْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ بَسَطْتَ يَدَكَ فَاَعْطَيْتَ فَلَكَ

اَلْحَمْدُ رَبَّنَا وَجْهُكَ اَكْرَمُ الْوُجُوْهِ وَجَاهُكَ اَعْظَمُ الْجَاهِ وَعَطِيَّتُكَ اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَاَهْنَاهَا تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ الضُّرَّ وَتَشْفِى السَّقِيْمَ وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ وَلَا يَجْزِى بِاٰلَائِكَ اَحَدٌ وَلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ۔

تیرا نور (یعنی قرآن) کامل ہوگیا اور تو نے راہنمائی فرمائی پس حمد تیرے ہی لیے (اور فقط تیرے ہی لئے) ہے اور تیرا حلم عظیم تر ہے کہ تو نے معاف فرمایا پس تیرے لیے ہی ثنا ہے' تیرا ہاتھ کشادہ ہے کہ تو نے دیا' پس تیرے ہی لیے شکر و ستائش ہے۔ اے ہمارے پروردگار تیری ذات سب سے معزز ہے اور تیرا مقام بلند ترین مقام ہے اور تیرا عطیہ بڑی فضیلت کا اور بے حد خوشگوار عطیہ ہے' اے ہمارے پروردگار تیری اطاعت کی جاتی ہے جسے تو (حسن) قبول (عطا) فرماتا ہے اور تیری نافرمانی بھی کی جاتی ہے کہ تو اس کو معاف فرماتا ہے اور تو بے قرار کی پکار سنتا ہے اور اس کی درخواست قبول کرتا ہے اور اس سے تکلیف کو دور کر دیتا ہے۔ بیمار کو شفا بخشتا ہے گناہ کی مغفرت فرماتا ہے اور توبہ کو قبول فرماتا ہے اور کوئی بھی تیری نعمتوں کا بدلہ نہیں اُتار سکتا اور کسی کی تعریف و ثنا سے تیری مدح کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَاِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل و رحمت کا سائل ہوں کہ جس کا تو ہی تنہا مالک ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ مَا اَخْطَاْتُ وَتَعَمَّدْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ۔

اے اللہ میرے تمام گناہ خواہ وہ مجھ سے سہواً یا عمداً یا پوشیدہ یا علانیہ یا نادانستہ

یا دانستہ سرزد ہوئے ہوں بخش دے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَظُلْمَنَا وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَانَا وَعَمَدَنَا وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا۔

اے اللہ ہمارے تمام گناہ اور ظلم خواہ وہ ہمارے قصد سے صادر شدہ یا بے قصد صادر شدہ ہوں اور سہوًا و عمدًا صادر شدہ گناہ بخش دے اور یہ سب ہم میں موجود ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَهَزْلِيْ وَجِدِّيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ بَرَكَةَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ فِيْمَا حَرَمْتَنِيْ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيْلَ الْاَقْوَمَ۔

اے اللہ! میرے سہوًا اور میرے بالارادہ اور بے مقصد اور مقصد سے صادر شدہ گناہوں کو بخش دے اور مجھے عطا کردہ اشیاء کی برکت سے محروم نہ فرما اور جس سے تو نے مجھے محروم کیا ان میں مجھے آزمائش میں نہ ڈال اے میرے پروردگار میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے راہ راست پر لگا دے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا۔

اے اللہ! محمد ﷺ نبی کے رب (ان ہی کا واسطہ) میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غیظ و غضب کو دور کر دے اور جب تک کہ تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھ۔

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِيْ حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ۔

اے اللہ! موت کے وقت ایمان کی حجت (کلمہ لا الٰہ الا اللہ) تلقین فرما۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلٰوةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ

بِهَا الْكُرَبُ وَ تُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَ نَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ۔

اے اللہ! رحمت کاملہ اور سلام تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور جس سے تکالیف دور ہو جائیں اور جس کے ذریعہ حاجتیں پوری کی جائیں اور پسندیدہ مقاصد اور بہترین انجاموں کو حاصل کیا جائے اور اُن کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت نازل فرما اُن کی آل اور اصحاب پر اور ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے موافق۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعویذات و عملیات

چند ایسے عملیات و تعویذات درج کئے جاتے ہیں جو بزرگوں کے معمول میں ہیں اور شرع شریف کے خلاف نہیں ہیں تاکہ خدائے تعالیٰ کے نام کی برکت سے شفا بھی ہو اور دین بھی بچا رہے اور مال و آبرو کا نقصان بھی نہ ہو لیکن سالک کو چاہئے کہ بلا اجازتِ شیخ اس کام میں مشغول نہ ہو کیونکہ اس میں سراسر نقصان ہے ہاں کبھی کبھار کسی خاص ضرورت کے وقت کوئی تعویذ وغیرہ لکھ کر خود استعمال کرنا یا کسی کو دینا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا ہے۔

تعویذ لکھتے وقت ان باتوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید کی آیت بے وضو مت لکھو' نہانے کی ضرورت میں بھی مت پڑھو اور جس کاغذ پر قرآن مجید کی آیت لکھ کر تعویذ بناؤ اُس کاغذ پر ایک اور سادہ کاغذ لپیٹ دو تاکہ تعویذ لینے والا اگر بے وضو ہو تو اس کو ہاتھ میں لینا درست ہو اور چینی کی تشتری بھی آیت لکھ کر بے وضو کے ہاتھ میں مت دو' بلکہ تم خود پانی میں گھول دو اور جب تعویذ سے کام نہ رہے اس کو پانی میں گھول کر کسی ندی' نہر یا کنوئیں میں چھوڑ دو۔

بعض لوگ خون سے تعویذ لکھتے ہیں سو شریعت میں بہنے والا خون مثل پیشاب کے ناپاک ہے اس سے تعویذ لکھنا ناجائز اور بہت بڑی بات ہے اور ایسا تعویذ اگر بازو پر بندھا ہو یا جیب میں پڑا ہو تو نماز بھی درست نہ ہوگی۔ اسی طرح بعضے تعویذ و

عملیات میں تصویریں بنائی جاتی ہیں، بعضے قرآن مجید الٹا لکھتے ہیں، بعضے قرآن مجید کے اندر اور عبارتیں اس طور سے داخل کر دیتے ہیں کہ قرآنِ پاک کی ترتیب و نظم میں خلل واقع ہو جاتا ہے یہ سب حرام اور معصیت ہے۔ بعض تعویذوں کا استعمال اس طرح کیا جاتا ہے کہ جس سے ان کی بے ادبی ہوتی ہے مثلاً کوئی تعویذ کسی کے آنے جانے کی جگہ دفن کیا جاتا ہے تاکہ اس کے اوپر آمدورفت ہو یا اور جس طریقے سے بھی بے حرمتی و بے تعظیمی ہوتی ہو سب ناجائز ہے۔

تعویذ اور جھاڑ پھونک تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے ایک یہ کہ تعویذ اور افسون کلام اللہ اور اس کے صفات سے ہو اور دوسری یہ کہ عربی زبان میں ہو یا اس زبان میں جس کے معنی معلوم ہوں۔ تیسری یہ کہ یہ اعتقاد ہو کہ افسونِ بالذات مؤثر نہیں بلکہ بتقدیرِ الٰہی اثر کرتا ہے اور افسون (منتر وغیرہ) تین قسم کا ہے ایک وہ کہ جس کا مطلب اور معنی معلوم نہیں تو اس سے پرہیز کرنا واجب ہے کہ مبادا اس میں شرک ہو، دوسرے یہ کہ بکلام الٰہی اور بصفاتِ ربّانی ہو تو جائز ہے پھر اگر احادیث میں منقول ہے تو وہ مستحب ہے۔ تیسری قسم یہ کہ اسماء ربانی کے سوا فرشتہ یا ولی یا جلیل القدر مخلوقات چنانچہ عرش کے نام سے ہو تو اس سے پرہیز واجب نہیں اور اگر شرع میں اس کی اجازت نہیں تو اس کا ترک کرنا بہتر ہے مگر جبکہ متضمن تعظیم ہو جیسا کہ غیر اللہ کا حلف تو اب پرہیز کرنا لائق ہے (غایۃ الاوطار) جو تعویذ جداگانہ غلاف میں ہو یعنی تعویذ پر منڈھا ہوا نہ ہو تو اس کا پاخانہ میں لے جانا مکروہ تحریمی نہیں اور پرہیز کرنا یعنی باہر رکھ جانا بہتر ہے۔ (از غایۃ الاوطار)

تعویذات و عملیات کو مؤثر حقیقی نہ سمجھے بلکہ اس کا اثر خدائے تعالیٰ کی طرف سے جانے اور اگر کسی کافر کو تعویذ دینا ہو تو بہتر ہے کہ آیات قرآنی نہ لکھے بلکہ یا تو وہ حروف جدا جدا لکھ دے یا ان حروف کے ہندسے لکھ دے یا اور کچھ جائز عبارت لکھ دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) برائے محافظت از جمیع آفات و بلیات ارضی و سماوی:

معمول: سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، چہار قل پڑھ کر دم کرنا از حد مفید ہے۔
(منقول از فوائد عثمانی ص ۱۴۶)

(۲) برائے دفع سحر و جادو برائے دفع زہر گزیدن مار: (سانپ کے کاٹے کیلئے)

مندرجہ بالا معمول نمک پر پڑھ کر کھلانا اور زخم پر لگانا نہایت مفید اور مجرب ہے۔ (دفع سحر و جادو کیلئے) روزانہ تین مرتبہ یہی معمول پڑھ کر تمام وجود پر دم کرے۔

(۳) اگر کسی کو دیوانہ کتا کاٹ لے؟

اگر کسی کو دیوانہ کتا کاٹ لے تو سورۃ فاتحہ اور چہار قل پڑھ کر دم کرے از حد مجرب ہے۔

(۴) برائے جمیع امراض و اسقام و آلام و دفع جن و آسیب و بد نظر وغیرہ:

از حد مفید ہے۔ معمول یہ ہے: سورۃ فاتحہ، چاروں قل۔ آیت وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قَدَّسَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ صَاحِبَ هٰذَا الْمَرَضِ بِحَوْلِكَ وَ قُدْرَتِكَ وَ جَبَرُوْتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اِس تمام مجموعہ کو پڑھ کر دم کریں اور پلائیں۔

(۵) برائے سخت امراض:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الْهَامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰه التَّامَّاتِ الْهَامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَحْضُرُوْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ یَا شَافِیْ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ لکھ کر بازو یا گلو میں باندھے اگر تمام وجود یا اعضا میں کسی جگہ درد ہو تو اس تعویذ کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے اکثر اس پانی کو پلائیں اور کسی قدر پانی بچا کر روغن تلخ میں ڈال کر اس جگہ کو اس روغن سے چرب کریں بفضلہ تعالیٰ خیر ہو جائے گی۔

(۶) تعویذ برائے حفظ طفل از جمیع آفات:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ

مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَةٍ وَعَیْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں ڈالے۔ یہ عمل جن و آسیب کیلئے بھی مفید ہے۔

(۷) برائے محافظت فصل زراعت:

کاغذ پر لکھ کر کورے سفالہ میں بند کر کے اس کو زراعت کے تختہ میں دفن کر دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا رَزَّاقَ الْعِبَادِ یَا خَلَّاقَ الْخَلَائِقِ یَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ یَا مُنْبِتَ الزَّرْعِ فِی الْاَرْضِ وَالنَّبَاتِ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ اِدْفَعْ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ شَرَّ الْهَوَامِ وَالْوُحُوْشِ وَ شَرِّ الْفَارَةِ وَالْخَنَازِیْرِ الْمُفْسِدَةِ وَ ارْزُقْنَا رِزْقًا حَسَنًا وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۸) تعویذ اسماء اصحاب کہف:

برائے برکت و امان از غرق و حرق و سرق و غارت وغیرہ ذالک از امراض و حاجات۔ ان اسماء کو لکھ کر مکان، کشتی یا متاع میں یا اپنے پاس رکھے امانِ الٰہی میں رہے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ یَمْلِیْخَا مَکْسَلْمِیْنَا مَیْلَسْنَامَرْ تُوْشَ دَبْدَ تُوْشَ شَادَ تُوْشَ مَرْطُوْنَسْ اِسْمِ کَلْبِهِمْ قِطْمِیْرُ۔

حضرت خواجہ محمد عثمانی دامانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اسمائے اصحاب کہف کتابوں میں چند طریقوں سے لکھے ہیں لیکن مجھے اپنے پیر سے اسی طریق پر پہنچے ہیں۔

[۱] بعض نسخوں میں مذکورہ جملہ اس طرح ہے:۔ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَمِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ الخ

(۹) تعویذ برائے شفا ہر درد:

اس آیۂ شریفہ کو تین روز متواتر کاغذ پر لکھ کر پانی میں حل کر کے اس پانی کو پلائیں اور درد کی جگہ مالش کریں۔ انشاء اللہ مفید ہوگا: لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ يَا شَافِيْ۔

(۱۰) تعویذ برائے حاملہ ہونے عورت کے اور جننے فرزند نرینہ کے:

اسم يَا مُبْدِئُ کو نو ٹکڑے کاغذ پر لکھیں جس وقت عورت حیض سے فارغ ہو، اول مہینے میں تین رات مجامعت کریں اور صبح کو ہر روز ایک ایک تعویذ پئیں۔ اس ترکیب سے تین ماہ میں یہ نو عدد تعویذ نوش کریں اور اس آیۂ شریفہ کو لکھ کر عورت کو دیں کہ وہ گلے میں اس طرح لٹکائے کہ وہ تعویذ آیۂ شریفہ کا دو انگشت زیر ناف آویزاں رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عورت حاملہ ہو کر فرزند نرینہ جنے گی۔ وہ آیتہ شریفہ یہ ہے: اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ يَا زَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اِسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اِبْنًا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ۔

(۱۱) تعویذ برائے حمل خشک شدہ:

جس عورت کا حمل خشک ہوگیا ہو اُس کے لیے یہ تعویذ چینی کے برتن میں لکھے، چالیس روز بلاناغہ اس کو یہ تعویذ پلائے بفضلہٖ تعالیٰ حمل نمو حاصل کر کے ظاہر

ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۱۲) تعویذ برائے دفع تپ ہر قسم:

کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَہٗ زَکَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ نِدَآءً خَفِیًّا○ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَھَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَکُنْ بِدُعَآئِکَ رَبِّ شَقِیًّا وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ لکھ کر گردن میں باندھیں اور تین تعویذ یا حفیظ اللہ کاغذ پر لکھ کر تین روز ایک ایک کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ تپ رفع ہوگی۔

(۱۳) تعویذ برائے تپ سوم:

اول تپ کے شروع ہونے میں بروزِ نوبت اول و آخر درود شریف اور ایک بار سورۂ رعد پڑھ کر دم کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائے گی۔ پس چاہئے کہ سہ نوبت کو دم تمام کرے اگرچہ اول یا دوسری نوبت پر آرام ہو جائے۔ اگر تینوں نوبت پر دم نہ کریں گے تو چند روز بخار پھر عود کر آئے گا۔

(۱۴) تعویذ برائے دفع بواسیر ہر قسم:

یَا رَحِیْمَ کُلِّ صَرِیْخٍ وَمَکْرُوْبٍ وَغِیَاثَہٗ وَمَعَاذَہٗ یَا رَحِیْمُ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ لکھ کر کمر میں باندھیں۔

(۱۵) ایضاً:

اگر صبح و شام سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ہفت بار پڑھتا رہے تو بہتر ہے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو صرف بسم اللہ شریف صبح و شام پڑھ کر اپنے جسم پر ناف سے زانو تک آگے پیچھے ہاتھ پھیر کر دم کرے۔

(۱۶) برائے دفع درد باؤ:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْبَاعِثُ وَاَنَا الْمَبْعُوْثُ وَمَنْ يَدَعُ الْمَبْعُوْثُ اِلَّا الْبَاعِثَ يَا رَبِّ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ لکھ کر درد کی جگہ باندھیں۔

(۱۷) تعویذ برائے زود فروشی مال:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ لکھ کر مال و متاع میں رکھیں۔

(۱۸) برائے تیزی ذہن و کشائش مطالعہ:

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ بِعِلْمِكَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِيْ بِطَاعَتِكَ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ قبل از شروع سبق ہفت بار پڑھ کر اپنے وجود پر دم کریں۔

(۱۹) تعویذ برائے گریہ کودک

ط ط ط ط ط ط ھ ھ ھ ھ ھ ھ ھ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ

خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ لکھ کر گلو میں باندھیں۔

(۲۰) تعویذ برائے دفع طحال :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا يَا طِحَالُ اِرْجِعْ اِلٰى مَكَانِكَ بِحَقِّ اَبِىْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لکھ کر طحال کی جگہ پر باندھیں۔

(۲۱) ایضاً :

ہفت پارچہ کرپاس نیل کچھ پانی سے تر کر کے طحال پر رکھیں اور اس کرپاس پر خزف نو آب نارسیدہ رکھ کر اس خزف میں آگ کی چنگاری رکھ کر اس دائرہ تعویذ ✡ کو رکھیں انشاء اللہ طحال زائل ہو جائے گی۔

(۲۲) ایضاً :

بروز یک شنبہ ایک قرصِ گل طحال کے برابر بنا کر طحال کی جگہ پر رکھیں۔ دست راست میں چاقو لے کر ایک بار سورۂ الم نشرح با تسمیہ پڑھ کر چاقو سے اس قرص کو کاٹیں اور اس طرح سات دفعہ کریں لیکن اول و آخر درود شریف زیادہ کریں۔ اس معمول کو تین یک شنبہ کریں۔ انشاء اللہ طحال کٹ جائے گی۔

(۲۳) معمول برائے کاٹنے یرقان کے

روز یک شنبہ برگ کلاں سبز گھاس کے لا کر ایک طرف مریض یرقان کے ہاتھ میں دیں کہ وہ پکڑ لے اور دوسری طرف خود بائیں ہاتھ میں لے کر اپنے داہنے ہاتھ میں چاقو لے کر ایک دفعہ سورۃ القریش با تسمیہ پڑھ کر چاقو سے اس گھاس کو کاٹیں

اس طرح سات دفعہ کریں لیکن اول و آخر میں درود شریف زیادہ کریں۔ اس معمول کو بھی تین اتوار عمل میں لائیں۔ انشاء اللہ یرقان رفع ہو جائے گا۔

(۲۴) ذکر ختم حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ

شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ برائے حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات دینی و دنیاوی مجرب ہے۔ اول و آخر درود شریف سو مرتبہ درمیان میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ صرف پانچ سو مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیے حتی کہ مقصد حاصل ہو جائے اور مشکلات حل ہو جائیں۔ اس ختم کا ثواب بروح پر فتوح حضرتِ ممدوح کو بخش کر اپنی حاجات کیلئے بواسطہ جنابِ ایشاں بارگاہ الٰہی جل شانہ سے استدعا کرے انشاء اللہ مطالب سرانجام پائیں گے۔

(۲۵) معمول برائے خیر و برکت

اُمورِ دین اور کشائش و فراخی معاش و ترقی رزق کے لیے ہزار بار بلاناغہ رات دن میں پڑھیں بہت مفید اور نہایت مجرب ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ۔

(۲۶) تعویذ برائے حب:

دائیں بازو پر باندھ کر اس پر عطر و خوشبو لگائیں۔ اس تعویذ کی اجازت مخالفت زوجین کے لیے ہے اس کے بغیر اجازت نہیں اگر کوئی شخص سوائے زوجین کے کسی دوسری جگہ پر اس کا عمل کرے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ بجائے نفع کے نقصان اُٹھائے گا۔

۱ ۱۴ ۶ ۸ ۷ ۱۱ ۸

یحبونھم کحب اللہ یاغفار	والذین آمنوا اشد حباللہ یاکریم	والقیت علیک محبۃ منی یاکریم	انہ لحب الخیر لشدید یاودود
انہ لحب الخیر لشدید یاودود ۱۲	والقیت علیک محبۃ منی یاکریم ۷	والذین آمنوا اشد حبا للہ یارحیم ۲	یحبونھم کحب اللہ یالطیف ۱۳
والذین آمنوا اشد حبا للہ یالطیف ۲	یحبونھم کحب اللہ یارحمٰن ۹	انہ لحب الخیر لشدید یارحیم ۱۶	والقیت علیک محبۃ منی یارحمٰن ۳
والقیت علیک محبۃ منی یارحمٰن ۱۵	انہ لحب الخیر لشدید [illegible]	یحبونھم کحب اللہ یاکریم ۵	والذین آمنوا اشد حبا للہ یارحیم ۱۰

(۲۷) تعویذ لِکُلِّ شَیٔ (ہر مقصد کے لئے)

ع ہ ہ ہ

حم حم حم حم حم حم حم اللہ اللہ حم الامر وجاء النصر فعلینا لا ینصرون

وصلے اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ اللہ سیدنا محمد والہ واصحابہٖ اجمعین

(۲۸) تعویذ برائے بقائے حمل :

یا قابض یا قابض یا قابض

یا قابض یا قابض یا قابض

یا قابض یا قابض یا قابض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَّاٰتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

(۲۹) تعویذ برائے دردِ سر:

یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ
یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ
یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ
یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ
یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ
یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ

یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۳۰) تعویذ برائے دفع دردِ چشم:

یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ
یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ یَابُدُّوحُ

یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ

یَارُوحُ یَارُوحُ یَارُوحُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

(۳۱) تعویذ برائے بجا شدنِ ناف :

الٰہی بحرمت حضرت ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت عثمان ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت علی ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ
فَلَا تَعْتَدُوْھَا
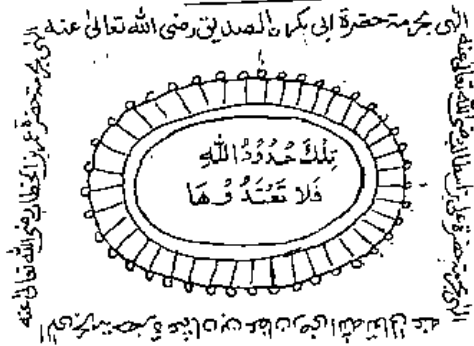
(۳۲) تعویذ حضرت علی رضی اللہ عنہ

تعویذ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت قبلہ قلبی و روحی فداہ حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا۔ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' فرماتے ہیں کہ جو شخص اس طلسم کو اپنے پاس رکھے وہ سحر و بلا و امراض سے حفظ خدائے تعالیٰ میں رہے گا، باعزت و آبرو رہے گا، فتوحات غیبی و فیوضات لاریبی اس پر متوجہ ہوں گے۔

خمس ھاء ات و خط فوق خط	و صلیب حولہ سبع نقط
ثم ھمزات اذا عددتھا	فھی سبع لا یری فیھا الغلط
ثم واوثم ھاء بعدہ	ثم صاد ثم میم فی الوسط
یشفی الاسقام والداء الذی	عجزت عنہ الاطباء النمط

ھ ھ ھ ھ ھ

ا ب ج د ھ و ز ح ط ی
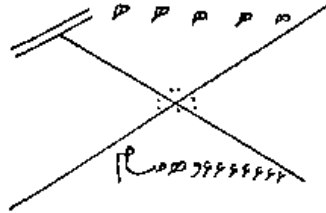
(۳۳) سر اور دانت کے درد اور ریاح کے لیے:

ایک پاک تختی پر ریت بچھا کر ایک میخ سے اس پر لکھو ابجد ھوز حطی اور میخ کو زور سے الف پر دباؤ اور درد والا اپنی انگلی زور سے درد کی جگہ رکھے اور تم ایک دفعہ الحمد پڑھو اور اس سے درد کا حال پوچھو' اگر اب بھی درد ہو تو اسی طرح ب کو دباؤ۔ غرض ایک ایک حرف پر اسی طرح عمل کرو انشاء اللہ حروف ختم نہ ہونے پائیں گے کہ درد جاتا رہے گا۔

اس سے آگے کے تعویذات بہشتی زیور اور القول الجمیل وغیرہ سے منقول ہیں۔

(۳۴) ہر قسم کے درد کیلئے خواہ کہیں ہو:

یہ آیت مع بسم اللہ تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں یا کسی تیل وغیرہ پر پڑھ کر مالش کریں یا باوضو لکھ کر باندھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○

(۳۵) دماغ کا کمزور ہو جانا:

پانچوں نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر گیارہ مرتبہ يَا قَوِيُّ پڑھیں۔

(۳۶) نگاہ کی کمزوری کے لیے:

پانچوں نمازوں کے بعد يَا نُوْرُ گیارہ بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم

کرکے آنکھوں پر پھیرلیں۔

(۳۷) زبان میں ہکلاپن یا ذہن کم ہونا:

فجر کی نماز پڑھ کر ایک پاک کنکری منہ میں رکھ کر یہ آیت اکیس بار پڑھیں۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ اور روزانہ ایک بسکٹ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لکھ کر چالیس روز کھلانے سے بھی ذہن بڑھتا ہے۔

(۳۸) برائے ہول دلی:

یہ آیت مع بسم اللہ لکھ کر گلے میں باندھیں ڈورا اتنا لمبا رہے کہ تعویذ دل پر پڑا رہے اور دل بائیں طرف ہوتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

(۳۹) پیٹ کے درد کے لیے:

یہ آیت پانی وغیرہ پر تین بار پڑھ کر پلائیں یا لکھ کر پیٹ پر باندھیں۔ ﴿لَا فِیْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا یُنْزَفُوْنَ﴾۔

(۴۰) ہیضہ اور ہر قسم کی وباء طاعون وغیرہ کے لیے:

ایسے دنوں میں جو چیزیں کھائیں پئیں اُن پر پہلے تین بار سورۃ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھ کر دم کرلیا کریں انشاء اللہ حفاظت رہے گی اور جس کو ہو جائے اس کو بھی کسی چیز پر دم کرکے کھلائیں پلائیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

(۴۱) تلی بڑھ جانا:

یہ آیت مع بسم اللہ لکھ کر تلی کی جگہ باندھیں۔ ﴿ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾۔

(۴۲) ناف ٹل جانا:

یہ آیت مع بسم اللہ لکھ کر ناف کی جگہ باندھیں' ناف اپنی جگہ آجائے گی اور اگر بندھا رہنے دیں تو پھر نہ ٹلے گی۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۝

(۴۳) برائے بخار:

اگر بغیر جاڑے کے بخار ہو تو یہ آیت لکھ کر باندھیں اور اسی کو پڑھ کر دم کریں قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اور اگر جاڑے سے ہو تو یہ آیت لکھ کر گلے میں یا بازو پر باندھیں: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖبهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

(۴۴) پھوڑا پھنسی یا ورم:

پاک مٹی پنڈول وغیرہ چاہے ثابت ڈھیلا' چاہے پسی ہوئی مٹی لے کر اس پر یہ دُعا تین بار پڑھ کر تھوک دے۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور اس پر تھوڑا پانی چھڑک کر وہ مٹی کی جگہ یا اس کے آس پاس دن میں دو چار بار ملا کرے۔

(۴۵) سانپ' بچھو اور بھڑ وغیرہ کا کاٹ لینا:

ذرا سے پانی میں نمک گھول کر اس جگہ ملتے جائیں اور قُلْ يٰٓا پوری سورت پڑھ کر دم کرتے جائیں بہت دیر تک ایسا ہی کریں۔

(۴۶) سانپ کا گھر میں نکلنا یا آسیب ہونا:

چار کیلیں لوہے کی لے کر ایک ایک پر یہ آیت پچیس پچیس بار دم کر کے گھر

کے چاروں کونوں پر زمین میں گاڑ دیں انشاء اللہ تعالیٰ سانپ اس گھر میں نہ رہے گا اور اس گھر میں آسیب کا اثر بھی نہ ہوگا۔ وہ آیت یہ ہے: اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○

(۴۷) باؤلے کتے کا کاٹ لینا:

یہی آیت جو اُوپر لکھی گئی ہے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ سے رُوَيْدًا تک ایک روٹی یا بسکٹ کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ کر ایک ٹکڑا ہر روز اس شخص کو کھلائیں انشاء اللہ تعالیٰ ہڑک نہ ہوگی۔

(۴۸) بانجھ ہونا:

چالیس لونگیں لے کر ہر ایک پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے اور جس دن عورت پاکی کا غسل کرے اسی دن سے ایک لونگ روزانہ سوتے وقت کھانا شروع کرے اور اس پر پانی نہ پئے اور کبھی کبھی میاں کے پاس بیٹھے اُٹھے' آیت یہ ہے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ انشاء اللہ تعالیٰ اولاد ہوگی۔

(۴۹) حمل گر جانا:

ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا عورت کے قد کے برابر اس میں نو گرہ لگائے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھ کر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ حمل نہ گرے گا اور اگر کسی وقت تاگا نہ ملے تو کاغذ پر لکھ کر پیٹ پر باندھیں' آیت یہ ہے: وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔

(۵۰) برائے مسان و بخار :

جس بچہ کو مسان کی بیماری ہو تو اس پر الحمد اکتالیس مرتبہ ساتھ وصل میم بسم اللہ کے الحمد کے ساتھ پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا وہ مرض جاتا رہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ نیز الحمد شریف چالیس بار پڑھ کر دم کر کے بخار والے کے مُنہ پر چھینٹے مارنا مفید ہے۔

(۵۱) بچہ زندہ نہ رہنا :

اجوائن اور کالی مرچ آدھ آدھ پاؤ لے کر پیر کے دن دوپہر کے وقت چالیس بار سورۃ والشمس اس طرح پڑھے کہ ہر دفعہ کے ساتھ درود شریف پڑھے اور جب چالیس بار ہو جائے پھر ایک دفعہ درود شریف پڑھے اور اجوائن اور کالی مرچ پر دم کرے اور شروع سے یا جب سے خیال ہوا ہو دودھ چھڑانے تک روزانہ تھوڑا تھوڑا دونوں چیزوں سے کھالیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اولاد زندہ رہے گی۔

(۵۲) ہمیشہ لڑکی ہونا :

اس عورت کا خاوند یا کوئی دوسری عورت اس کے پیٹ پر انگلی سے کنڈل یعنی دائرہ ستر بار بنائے اور ہر دفعہ یَا مَتِیْنُ کہے انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔

(۵۳) بچے کو نظر لگ جانا یا رونا یا سوتے میں ڈرنا یا کمیرڈہ وغیرہ :

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور یہ دُعا لکھ کر گلے میں ڈال دے : اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ انشاء اللہ تعالیٰ سب آفتوں سے حفاظت رہے گی۔

(۵۴) چیچک :

ایک نیلا گنڈہ سات تار کا لے کر اس پر سورۂ رحمٰن جو ستائیسویں پارہ میں ہے پڑھے اور جب اس آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہنچے اس پر دم کر کے ایک گرہ لگائے۔ سورۃ کے ختم ہونے تک اکتالیس گرہیں ہو جائیں گی پھر وہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دے۔ اگر چیچک سے پہلے ڈال دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ چیچک سے حفاظت رہے گی اور اگر چیچک نکلنے کے بعد ڈالیں تو زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

(۵۵) ہر طرح کی بیماری کے لیے :

چینی کی تشتری پر سورۂ الحمد اور یہ آیتیں لکھ کر روزانہ مریض کو پلایا کریں بہت ہی تاثیر کی چیز ہے۔ آیاتِ شریفہ یہ ہیں: وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنَ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ

(۵۶) محتاج اور غریب ہونا :

بعد نمازِ عشاء اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح یَا مُعِزُّ پڑھ کر دُعا کیا کرے اور چاہے یہ دوسرا وظیفہ پڑھ لیا کرے، بعد نمازِ عشا اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف اور درمیان میں چودہ تسبیح اور چودہ دانے یَا وَهَّابُ پڑھ کر دُعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فراغت اور برکت ہوگی۔

(۵۷) آسیب لپٹ جانا :

ان آیتوں کو بیمار کے کانوں میں پڑھ کر دم کرے اور پانی پر پڑھ کر اس کو

پلائے۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور سورۂ والسماء والطارق سات بار پڑھ کر کان میں دم کرنا اور داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر (اقامت) کہنا بھی آسیب کو بھگا دیتا ہے[1]

(۵۸) کسی طرح کا کام اٹکنا:

بارہ روز تک اس دُعا کو بارہ سو دفعہ پڑھ کر ہر روز دُعا کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ کیسا ہی مشکل کام ہو پورا ہو جائے گا۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ۔

(۵۹) دیو کا شبہ ہو جانا:

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور زیادہ پانی پر دم کر کے اس میں نہلائیں اور یہ دُعا چالیس روز تک چینی کی تشتری پر لکھ کر پلائیں يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ انشاء اللہ تعالیٰ جادو کا اثر جاتا رہے گا اور یہ دُعا ہر بیمار کے لیے مفید ہے جس کو حکیموں نے جواب دے دیا ہو۔

(۶۰) خاوند کا ناراض یا بے پروا رہنا:

بعد نمازِ عشاء کے گیارہ دانے سیاہ مرچ کے لے کر اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں گیارہ تسبیح يَا لَطِيْفُ يَا وَدُوْدُ کی پڑھیں اور خاوند کے مہربان ہونے کا خیال رکھیں۔ جب سب پڑھ چکیں تو ان مرچوں پر دم کر کے تیز

[1] بعض کے نزدیک سورۂ فاتحہ زیادہ کرتے ہیں۔

آگ میں ڈال دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں انشاء اللہ تعالیٰ خاوند مہربان ہوگا اور کم سے کم چالیس روز کریں۔

(۶۱) دودھ کم ہونا:

یہ دونوں آیتیں نمک پر سات بار پڑھ کر ماش کی دال میں کھلائیں۔ پہلی آیت وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ دوسری آیت وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُّسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِيْنَ دوسری آیت اگر آٹے کے پیڑے پر پڑھ کر گائے، بھینس کو کھلائیں تو خوب دودھ دیتی ہے۔

(۶۲) حفاظت حمل:

اگر کسی عورت کا حمل اکثر گر جاتا ہو یا کسی صدمہ کی وجہ سے کسی مرتبہ ایسا خطرہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر حاملہ کے گلے میں اس طرح ڈال دیں کہ وہ تعویذ پیٹ پر پڑا رہے۔ آیات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ○ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ○ رَبِّ اِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

(۶۳) نظر بد:

اگر نظر بد کا احتمال ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر گلے میں ڈال دیں: بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ۝

(۶۴) ایضاً:

کلماتِ ذیل بھی نظرِ بد کا اثر دور کرنے کے لیے خصوصیت سے گلے میں ڈالتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(۶۵) برائے مرگی:

اور جو شخص مرگی میں مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے اور اس میں یک شنبہ (اتوار) کی پہلی ساعت میں اس تختی کے ایک طرف یہ کھدوالے يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ اور دوسری طرف یہ کھدوائے يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ۔

(۶۶) برائے دردِ سر:

دردِ سر خواہ آدھا سیسی کا ہو یا دوسری طرح کا' آیاتِ ذیل لکھ کر درد کے موقع پر باندھ دیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ (پوری سورت) لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

(۶۷) برائے دردِ زہ:

کلمات و آیات ذیل کو گڑ پر پڑھ کر کھلائیں یا لکھ کر سفید کپڑے میں باندھ کر حاملہ کی بائیں ران میں باندھ دیں اور بعد فراغت فوراً کھول دیں انشاء اللہ ولادت میں بہت سہولت ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ○ اَهْيًا اِشْرَاهِيًّا اَللّٰهُمَّ سَهِّلْ عَلَيْهَا الْوِلَادَةَ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ۔

(۶۸) آسیب:

اگر کسی پر آسیب کا شبہ ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر دم کرکے مریض پر چھڑک دیں اور اگر گھر میں اثر ہو تو ان کو پانی پر پڑھ کر گھر کے چاروں گوشوں میں چھڑک دیں۔ آیات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۱) سُوْرَةِ فَاتِحَةْ پوری۔ (۲) الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْنَ۔ (۳) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الخ۔ (۴) آيَتُ الْكُرْسِيِّ پوری۔ (۵) لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ تا آخر سورۂ بقر۔ (۶) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الآيَة۔ (۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ۔ (۸) فَتَعَالَى اللّٰهُ تا ختم سورۂ مومنون۔ (۹) آیاتِ شروع صافات تا لازب۔ (۱۰)۔ تین آیات آخر سورۂ حشر۔ (۱۱) وَاَنَّهٗ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا الخ۔ سورۂ جن۔ (۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری۔ (۱۳) سورۂ فلق پوری۔ (۱۴) سورۂ الناس پوری۔

(۶۹) ایضاً برائے آسیب:

کلماتِ ذیل کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے (اس عمل کا نام حرزِ ابی دجانہ ہے) نہایت مجرب ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ

الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِيْنَ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ تَكُ عَاشِقًا مُوْلَعًا اَوْفَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْرَاعِيًا حَقًّا مُبْطِلًا هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِىْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ تُغْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا تُنْصَرُوْنَ حٰمٓعٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَ بَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اس کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔

(۷۰) ایضاً:

اگر آسیب کا اثر گھر میں معلوم ہو تو آیاتِ ذیل پچیس بار کیلوں پر پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

(۷۱) ایضاً:

اس نقش کو مع عبارتِ زیریں کے تین تعویذ لکھیں اور اس کو اس طرح فتیلہ بنائیں کہ دو کا ہندسہ نیچے رہے اور آٹھ کا ہندسہ اوپر رہے پھر پاک روئی میں لپیٹ کر کورے چراغ میں کڑوا تیل ڈال کر مریض کے پاس اوپر کی طرف سے یعنی ہندسہ (۸) کی طرف سے روشن کریں اول روز ایک فتیلہ جلائیں پھر ایک دن ناغہ کر کے دوسرا پھر ایک دن ناغہ کر کے تیسرا۔

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

فرعون۔ قارون۔ ہامان۔ شداد۔ نمرود ابلیس علیہم اللعنۃ
واتباع ایشاں اگر نگریزند سوختہ شوند

(۷۲) برائے دفع سحر:

آیاتِ ذیل لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور پانی پر پڑھ کر اس کو پلائیں۔ اگر نہلانا نقصان نہ کرتا ہو تو ان ہی آیات کو پانی پر پڑھ کر اس سے مریض کو نہلائیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور سورۂ فلق پوری اور سورۂ الناس پوری۔

(۷۳) برائے دفع مرگی:

ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ○ رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ○ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ○

(۷۴) ردِ غائب:

اگر کسی کا لڑکا یا اور کوئی لاپتہ کہیں چلا گیا ہو تو اس کے واپس آنے کے لیے آیاتِ ذیل لکھ کر اس تعویذ کو کالے یا نیلے کپڑے میں لپیٹ کر گھر میں جو کوٹھری زیادہ تاریک ہو اس میں دو پتھروں کے درمیان اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس پر کسی کا پاؤں نہ پڑے۔ پتھر نہ ہوں تو چکی کے دو پاٹوں میں دبا دیں اور لفظ فلاں بن فلانہ کی

جگہ اس لاپتہ کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھیں۔ پہلے سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی لکھ کر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِیْھِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِیْھِمَا وَمَا عَلٰی عَبْدِکَ فُلَانِ بْنِ فَلَانَۃَ اَضْیَقَ مِنْ حَلْقِہٖ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پھر لکھے اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ سے فَمَا لَہٗ مِنْ نُوْرٍ تک وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُحِیْطٌ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاٰیٰتِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دیگر برائے ردِ غائب:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَوْ کَظُلُمٰتٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشٰہُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِہٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَہٗ لَمْ یَکَدْ یَرٰھَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ اِنَّا رَادُّوْہُ اِلَیْکَ فَرَدَدْنٰہُ اِلٰٓی اُمِّہٖ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ○ یٰبُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِھَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ حَتّٰٓی اِذَا ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَیْھِمْ اَنْفُسُھُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّآ اِلَیْہِ ثُمَّ تَابَ عَلَیْھِمْ لِیَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ یَا

هَادِيَ الضَّالِّ وَيَا رَادَّ الضَّالَّةِ اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ فُلَانٌ۔ لفظ فلاں کی جگہ اُس لاپتہ کا نام لکھیں۔

(۷۵) پیشاب رک جانا یا پتھری ہو جانا

کلماتِ ذیل کو لکھ کر ناف پر باندھ دیا جائے۔ رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْلَنَا حَوْبَنَا وَ خَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَاءِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ۔

(۷۶) برائے غنا:

يَا وَهَّابُ بعد نمازِ عشا اس طرح پڑھے کہ اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے اور درمیان میں چودہ سو چودہ بار اسم مذکور اور بعد میں یہ دُعا پڑھے يَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
(اس عمل کا نام حضرت مولانا محمد یعقوب رحمۃ اللہ علیہ "کیمیائے درویشاں" فرمایا کرتے تھے۔)

(۷۷) انجاح حاجت:

تمام مشکلات کے حل کے لیے اسم يَا لَطِيْفُ بعد نمازِ عشا گیارہ سو گیارہ مرتبہ پڑھے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے اور پھر دُعا کرے۔

(۷۸) برائے تپ و لرزہ ہر قسم:

اِس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ ہر قسم کا تپ و لرزہ دفع ہو گا۔ نقش یہ ہے:

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	الرحیم	الرحمٰن	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن
الرحمٰن	اللہ	بسم	الرحیم

(۷۹) ایام ماہواری کی کمی:

اگر ایام ماہواری میں کمی ہو اور اس سے تکلیف ہو تو آیاتِ ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ○ اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ۔

(۸۰) ایام ماہواری کی زیادتی کے لیے:

اگر کسی کو ایام ماہواری زیادہ آتے ہوں اور اس سے تکلیف ہو تو آیاتِ ذیل لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ تعویذ رحم پر پڑا رہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

(۸۱) برائے امان و پناہ از ہر آفت:

یہ دعا صبح و شام پڑھا کرے: بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْ لَمْ

یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ وَاِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

(۸۲) برائے افزائش شیر جانوراں:

اگر کوئی گائے، بھینس وغیرہ دودھ نہ دیتی ہو تو آٹے کے ایک پیڑے پر آیاتِ ذیل پڑھ کر اس جانور کو کھلا دیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰہِ یَبْغُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ○ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ○

(۸۳) برائے تھنیلا:

بعض اوقات عورتوں کے پستان میں بوجہ زیادتی دودھ وغیرہ درد اور دکھن ہوتی ہے تو اس دُعا کو چھنی ہوئی راکھ پر سات بار اس طرح پڑھیں کہ ہر بار پڑھ کر اس راکھ یا مٹی میں تھوک دیں پھر پانی سے اس کو پتلا کر کے درد کی جگہ لیپ کر دیں۔

اگر پھوڑے پھنسی پر لگایا جائے تب بھی مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔

(۸۴) برائے آسیب زدہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

(از قطب عالم مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) اسماء اصحاب کہف بہ عبارتِ ذیل کاغذ پر لکھ کر جس مکان میں مریض یا مریضہ ہو اس کی دیواروں پر جگہ جگہ چسپاں کر دیئے جائیں اور بیس کا مندرجہ بالا نقش ایک کاغذ پر لکھ کر مریض کو دکھایا جائے۔ وہ دیکھنے سے گھبرائے اور انکار کرے گا مگر زبردستی اس کی نظر اس پر ڈلوائی جائے اور جبراً نقش کو تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ اسماء اصحاب کہف یہ ہیں:

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ يَمْلِيْخَا۔ مَكْسَلْمِيْنَا۔ كَشْفُوطَطْ۔ طَبْيُوْنُسْ، كَشَافَطْيُوْنُسْ۔ اَذَرْ فَطْيُوْنُسْ۔ يَوَانِسْ بُوْسْ وَ كَلْبُهُمْ قِطْمِيْرُ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَّ لَوْشَاءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

(۸۵) گنڈا برائے مسان۔

(از حضرت مولانا خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ) نیلے تاگے کے اکتالیس تاگے عورت کے قد کی برابر لمبے لے کر اس پر سورۂ الحمد مع بسم اللہ اکتالیس بار پڑھے اور ہر دفعہ اس تاگے پر دم کر کے ایک گرہ لگاتا رہے۔ حمل کے زمانے میں ماں کے پیٹ پر اس گنڈہ کو باندھ دے اور بعد پیدا ہونے کے بچہ کے گلے میں ڈال دے اور اگر حمل کے وقت نہ باندھ سکے تو بچہ ہی کے گلے میں ڈالنے سے بھی انشاء اللہ وہی فائدہ ہوگا۔

(۸۶) گنڈا برائے آسیب زدہ :

گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت کچا ڈیڑھ گز لمبا لے کر اکتالیس بار آیت ذیل پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر اس کے اندر دم کر کے بند کر دیں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِنَّھُمۡ یَکِیۡدُوۡنَ کَیۡدًا وَّاَکِیۡدُ کَیۡدًا فَمَھِّلِ الۡکٰفِرِیۡنَ اَمۡھِلۡھُمۡ رُوَیۡدًا۔

(۸۷) گنڈا برائے سہولت دنداں :

سات تار کا بارہ گرہ لمبا کچا سوت نیلا یا سیاہ لے کر سورۃ اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ پوری سات بار پڑھیں اور ہر دفعہ گرہ لگا کر حسب معمول دم کریں پھر ہر گرہ پر جدھر ختم کر کے گرہ لگائی گئی ہے اس کے اوپر سے اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّھَا وَحُقَّتۡ وَاِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ وَاَلۡقَتۡ مَافِیۡھَا وَتَخَلَّتۡ ایک بار دم کرتے چلے جائیں پھر ایک ایک بار اس طرف سے جہاں اب ختم کیا ہے قُلۡ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پوری سورت دم کرتے ہوئے چلے آئیں۔

(۸۸) گنڈا برائے حفاظت حمل :

گیارہ تار نیلا یا سیاہ سوت ڈیڑھ گز لمبا لے کر سورۃ یٰسٓ پوری پڑھیں اور ہر مبین پر ایک گرہ لگا کر دم کریں پھر اس کو حاملہ کے پیٹ پر باندھ دیں (کل سات گرہ ہوں گی) حمل اسقاط سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۸۹) جھاڑ برائے اورسا :

(جس کو بیٹھا اور پسلی چلنا بھی کہتے ہیں) چاقو سے ایک زمین پر سات لکیریں اس طرح کھینچ کر | | | | | | | اور بچّہ کا پیٹ اپنی طرف کر کے کپڑا اُٹھا کر دائیں ہاتھ میں چاقو لے کر بچّہ کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے ان لکیروں پر لاتا رہے اور سات

بار یہ آیت پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ اور بچّہ کے پیٹ اور سینہ پر دم کرے اور کبھی کبھی چاقو کو آہستہ سے اس کی پسلی سے چھواتا ہوا (جو چل رہی ہے) اور پیٹ کو چھواتا ہوا زمین تک لائے سات دفعہ دُعا پڑھ کر ایک لکیر سے ان ساتوں لکیروں کو کاٹ دے۔ پھر اسی طرح سات دفعہ پڑھے اور دوسری لکیر سے کاٹ دے اسی طرح ہر سات دفعہ پر ایک لکیر سے کاٹتا رہے۔ جب سات لکیریں ہو جائیں بس دم کر کے بچّہ کو اٹھا دیا جائے اور بچّہ کو پیشاب کروا دیں۔ صبح و شام تین روز تک جھاڑا جائے باذن اللہ مرض دفع ہو جائے گا۔

(۹۰) برائے دورۂ کمیرہ:

جب بچّہ کو مسان کا دورہ پڑ رہا ہو تو سات بار الحمد للہ پوری اور سات بار اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ پوری اور سات بار درود شریف نماز والا پڑھ کر دم کرے اور پڑھتے ہوئے انگشت شہادت کو سینہ اور پیٹ پر پھیرتا رہے۔

(۹۱) برائے اختلاجِ قلب:

آیاتِ ذیل کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالیں کہ قلب پر پڑی رہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وَرَبَطْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِھَا لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیَرْبِطَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ

(۹۲) گنڈا برائے بواسیر خونی:

کچا سوت سرخ رنگ ڈیڑھ گز لمبا اکیس تار لے کر سورۂ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ پوری اکیس بار پڑھ کر گرہ لگاتا اور دم کرتا رہے پھر اُلٹی طرف سے ہر گرہ

ے لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ○ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ○ ایک بار دَم کر دے پھر سیدھی طرف سے ایک بار ہر گرہ پر وَقِیْلَ یَآ اَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیَا سَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَ غِیْضَ الْمَآءُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ دَم کرتا چلا آئے اور بواسیر والے کی کمر پر باندھ دیا جائے' باذن اللہ بہت جلد آرام ہو جائے گا۔

(۹۳) حفاظت از مار و کژدم وغیرہ موذی جانوروں کے لیے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ بارہ بار صبح و شام اوّل و آخر درود شریف گیارہ بار پڑھا جائے۔ اعتقاد کامل ہو۔

(۹۴) ایضاً :

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تین تین بار صبح و شام۔

(۹۵) برائے عقیمہ :

ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت لکھے : وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا پھر اس تعویذ کو عورت کی گردن میں باندھے۔

(۹۶) ایضاً' برائے حمل :

اوّل الحمد شریف بعدہ اسمائے اصحابِ کہف (جو پیچھے درج ہیں) تین تین بار پڑھ کر چھ عدد چھوہاروں پر دَم کریں اور دے دیں اور ہدایت کریں کہ بعد غسل حیض

ایک عدد چھوہارا روزانہ بیوی کھائے اور ایک عدد چھوہارا خاوند بھی کھائے اور رات کو ہم بستری کرے' انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

(۹۷) برائے خنازیر:

جس کی گردن میں کنٹھ مالا ہو تو تانت پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دُعا پھونکے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظْمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجَوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظْرِ اللّٰہِ وَبَھَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ پھر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

(۹۸) ہر بیماری کے لیے:

رسول اللہ ﷺ سے ان آیتوں کا پڑھنا ثابت ہے اور فرمایا کہ آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت جب یہ آیات پڑھی جائیں تو بیماری خُدا کے فضل سے دور ہو۔ وہ آیات یہ ہیں: وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ سے جَمِیْعًا تک اور یَسْـَٔلُوْنَکَ عَنِ الْجِبَالِ سے وَلَا اَمْتًا تک اور لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ سے خَشْیَۃِ اللّٰہِ تک اور ہر آیت کے بعد یہ کہتا جائے کہ فَکَیْفَ اَنْتِ یَا اَیَّتُھَا الْعِلَّۃُ۔

(۹۹) جو بچہ کسی طرح نہ چلتا ہو۔

اگر یہ نقش لکھ کر اور کسی خوشبو کی دھونی دے کر اس بچہ کے گلے میں ڈال

دیں تو انشاء اللہ چلنے لگے گا اسی طرح اگر سفر میں جائے تو اپنے بازو پر باندھ لے انشاء اللہ نقصان نہ ہوگا۔

ال	م	ت	ین
۴۰۱	۵۹	۳۲	۳۹
۵۸	۳۹۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴	۵۷	۳۹۹

(۱۰۰) جس حاملہ کے بچّہ نہ پیدا ہوتا ہو:

جس حاملہ کے بچّہ نہ پیدا ہوتا ہو تو یہ آیات اور دُعا اور نقش سکوری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں انشاء اللہ پیدائش فورا ہوگی وہ دُعا اور آیات اور نقش یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ سے الْعَظِيْمُ تک۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ؀

ب	ط	د
ز	ہ	ج
و	ا	ح

(۱۰۱) برائے غنائے دلی و کشائش ظاہری و باطنی: (تعویذات منقول از القول الجمیل)

ہر روز گیارہ سو مرتبہ یَا مُغْنِیْ اور سُوْرَۃُ مُزَّمِّلْ شریف چالیس بار پڑھنے پر ہیشگی کرے اگر چالیس بار نہ ہو سکے تو گیارہ بار پڑھے۔ بعض بزرگوں سے مزمل شریف کا اکتالیس بار پڑھنا منقول ہے اور بعض سے عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار اس طرح کہ پہلی رکعت میں اکیس بار اور دوسری میں بیس بار پڑھے

اور ایک یہ ہے کہ سنت فجر کے بعد ایک بار اور پانچوں نمازوں کے بعد دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جائے۔ یہ سب طریقے مجرب ہیں۔

(۱۰۲) برائے فاقہ :

جو شخص سورۂ واقعہ کو ہر رات پڑھے اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

(۱۰۳) ایضاً :

فاقہ کے لیے ہر روز سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنا مفید ہے۔

(۱۰۴) رات کو جاگنے کے لیے :

جو شخص اپنے سوتے وقت سورۂ کہف کی آخری آیتیں پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کرے کہ اس کو جگا دے جس وقت کا ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو اسی وقت جگا دے گا۔ وہ آیات یہ ہیں : اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

(۱۰۵) برائے خوفِ حاکم :

جو شخص کسی صاحب حکومت سے ڈرے اس کو چاہئے کہ یوں کہے : كٓهٰيٰعٓصٓ كُفِيْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِيْتُ اور كٓهٰيٰعٓصٓ کے کہتے

وقت ہر حرف کے تلفظ پر داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے یعنی کَاف کہتے وقت سب سے چھوٹی انگلی بند کرے ھَا پر دوسری یَا پر تیسری عَیْن پر چوتھی اور صٓ پر انگوٹھا بند کرے اور حٰمٓ عٓسٓقٓ کے ہر حرف پر بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو بند کئے ہوئے اس حاکم کے سامنے جاکر کھول دے، انشاء اللہ مہربان ہوگا۔

(۱۰۶) گم شدہ چیز کے لیے:

جس کی کوئی چیز کھو جائے تو وہ یَا حَفِیْظُ ایک سو اُنیس بار بغیر کمی و زیادتی کے پڑھے پھر یہ آیت یَا بُنَیَّ اِنَّھَآ اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّۃٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَۃٍ اَوْفِی السَّمٰوٰتِ اَوْفِی الْاَرْضِ یَأْتِ بِھَا اللّٰہُ ایک سو اُنیس بار پڑھے۔ حق تعالیٰ اس کی گم ہوئی چیز کو اس کے پاس پھیر لائے گا۔

(۱۰۷) ایضاً:

کسی کی چیز یا لڑکے وغیرہ کے گم ہونے پر درود شریف لکھ کر دیا جائے کہ اُونچی جگہ درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکائے۔

(۱۰۸) برائے حاجت روائی:

حاجت روائی کے لیے سورۂ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد کے لام سے ملا دے۔ اتوار کے دن فجر کی سنت اور فرض کے درمیانی وقفہ میں شروع کرے۔ پہلے دن ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس بار کم کرتا جائے یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑھے۔

(۱۰۹) نمازِ حاجات:

مشکل حاجتوں کے بر لانے کے لیے چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ○ کو سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار پڑھے اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ سو بار پڑھے اور اپنی حاجت کی دُعا کرے انشاء اللہ العزیز قبول ہوگی۔

(۱۱۰) برائے بخار:

خصوصاً پُرانے بخار کے لیے یہ افسوں ایک کاغذ پر لکھ کر بازو پر باندھ دے۔ انشاء اللہ جلد اچھا ہو جائے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بَرَآءَۃٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی اُمِّ مِلْدَمٍ اِلَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَ تَشْرَبُ الدَّمَ وَ تَهْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمٍ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَهُوْدِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوْسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامِ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّآ اَکَلْتِ لِفَلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ لَحْمًا وَلَا شَرِبْتِ لَهٗ دَمًا وَلَا هَشِمْتِ لَهٗ عَظْمًا وَتَحَوَّلِیْ عَنْهُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِنَ

اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیٌٔ مِنْکَ وَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ (فلاں بن فلانہ کی جگہ مریض کا اور اس کی ماں کا نام لکھے۔)

(۱۱۱) ایضاً:

بخار والے پر ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورۂ مجادلہ تین بار پڑھے۔

(۱۱۲) برائے سرخ بادہ:

جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو اس دُعا سے سات بار جھاڑے اور پڑھتے وقت چھری سے اشارہ کرتا جائے۔ دُعا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الْحَکِیْمِ الْکَرِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ اَیَّتُھَا الْحُمْرَۃُ جَاءَ تْکَ جُنُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَیْمَانُ اَیَّتُھَا الرِّیْحُ اَجِیْبِیْ دَاعِیَ اللّٰہِ وَمَنْ لَّمْ یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ فَمَالَہٗ مِنْ مَلْجَاءٍ وَمَالَہٗ مِنْ ظَھِیْرٍ بِسْمِ اللّٰہِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّیِّبِ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰہُ یَکْفِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ تَعْتَرِیْکَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

(۱۱۳) برائے اسقاط جنین :

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اس کے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَاتَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ اور قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور دم کرے۔

(۱۱۴) دنبل اور پھوڑے وغیرہ کے لیے : (منقول از بیاض حضرت مرشدیؒ)

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ نو بار اوّل و آخر درود شریف پڑھ کر ملتانی مٹی پر دم کر کے لگائیں۔

(۱۱۵) جس کو پیشاب میں ریگ آتی ہو :

اس کو یہ آیت لکھ کر پلائیں وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا وَ حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا۔

(۱۱۶) فتیلہ برائے آسیب زدہ :

یہ فتیلہ اسی حالت میں دیا جائے جبکہ جن یا آسیب کسی طرح نہ جاتا ہو۔ اَمْلِيْخٌ قَمْلِيْخٌ تَمْلِيْخٌ يَا اَمْلِيْخٌ تَمْلِيْخٌ قَمْلِيْخٌ کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو لمبائی کی صورت میں تہہ کر کے نیچے کالے کپڑے کا ٹکڑا رکھ کر قدرے حرمل (کالا دانہ) اور ہینگ رکھ کر اوپر ڈورا لگایا جائے۔

(۱۱۷) برائے معمولی دنبل :

اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف درمیان میں گیارہ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کرے۔

(۱۱۸) خراب اور بڑے دنبل کے لیے :

اوّل و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف درمیان میں اکتالیس مرتبہ الحمد شریف پڑھ کر دم کریں اور مکھن وغیرہ پر دم کر کے لگائیں۔

(۱۱۹) تعویذ برائے عام امراض :

۱۱۱۵ ے H ۱۱۱۱ ھ ف لکھ کر گلے میں ڈال دیں۔

گر ہمی خواہی کہ گردی درد و عالم ارجمند
دائماً باشی غلامِ خاندانِ نقشبند

خاتمہ الکتاب

یہ عاجز ذرہ بے مقدار خداوند قدوس کا شکر بجالاتا ہے کہ اُس نے اپنے دوست کی سوانح عمری لکھنے کی توفیق عنایت فرمائی۔ ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بعض مخلصین کے تقاضے کے تحت حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری لکھنے کا کام شروع کیا۔ شروع کرنے سے قبل یہ کام نہایت مشکل معلوم ہوتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد شامل حال ہونے کی وجہ سے یہ کام آسان ہوگیا۔

ع مشکلے نیست کہ آسان نہ شود

اللہ تعالیٰ اِس کتاب کو اپنے دربارِ عالی میں قبول فرمائے اور اس کو مفید عام و خاص بنائے۔ آمین۔

حضرت مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ میرے لیے کیا لایا تو میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو پیش کروں گا۔ یہ وہی قاضی ثناء اللہ پانی پتی ہیں جنہوں نے تفسیر مظہری لکھ کر مفسرین قرآن کی صف میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا۔

اِس عاجز سے اگر اللہ تعالیٰ نے سوال کیا کہ میرے لیے کیا لایا تو میں اِس کتاب کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کروں گا۔

قارئین حضرات! سیدی و مولائی حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی یہ عاجز موصوف کی حیاتِ مبارکہ میں ہی قلمبند کیا کرتا تھا۔ اِس بات کا علم حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی تھا۔ غالباً ۱۹۸۹ء میں اِس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ عمرہ کی توفیق بخشی اِسی سفر مبارک میں جو حالات و واردات حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اس عاجز پر ہوئے اس کا تذکرہ گذشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔ انہی

دنوں ایک عجیب بات پیش آئی جس کے لئے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ اس کو بھی اپنی کتاب میں لکھ لو۔ بات یہ تھی کہ ایک مرتبہ ظہر کی نماز کے لیے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ خدام کے ہمراہ حرم شریف تاخیر سے تشریف لائے نماز کے لیے جب سب تیار ہوگئے تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اِس عاجز سے فرمایا کہ امامت آپ فرمائیں اور فرمایا کہ اپنی کتاب میں یہ بھی لکھیں کہ بیت اللہ شریف کے سامنے اللہ تعالیٰ نے امامت کی توفیق عنایت فرمائی۔ حیاء کی وجہ سے یہ اَمر میں نے اس کتاب میں درج نہیں کیا لیکن بار بار دل میں خلش ہوتی تھی کہ شیخ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہئے چنانچہ امتثالِ اَمر کے طور پر یہ واقعہ لکھ دیا گیا۔

ایک نہایت اہم بات اس کتاب میں لکھنے سے رہ گئی تھی اس کا تذکرہ بھی یہ عاجز تحدث بالنعمۃ کے طور پر کرتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زندگی کے آخری ایام میں یہ عاجز حسب معمول حلقہ ذکر کرا کے شیخ کی خدمت میں روز حاضری دیتا تھا اور مصافحہ کر کے رخصت ہو جاتا تھا۔ ایک دن حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس عاجز سے بہت خوش تھے۔ حسب معمول جب اس عاجز نے مصافحہ کیا تو حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ہاتھوں کو زور سے دبایا اور پکڑے رکھا اور چاہتے تھے کہ کوئی اہم دُعا کریں۔ چنانچہ سوچ کے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تمہیں سلسلہ نقشبندیہ کا انچارج بنادے۔"

یہ دُعا سن کر اس عاجز کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کون سی سعادت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس دعا کو جو کہ ممدوح نے سفر آخرت کے وقت فرمائی اس عاجز کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین!

احقر: نصیر حسین